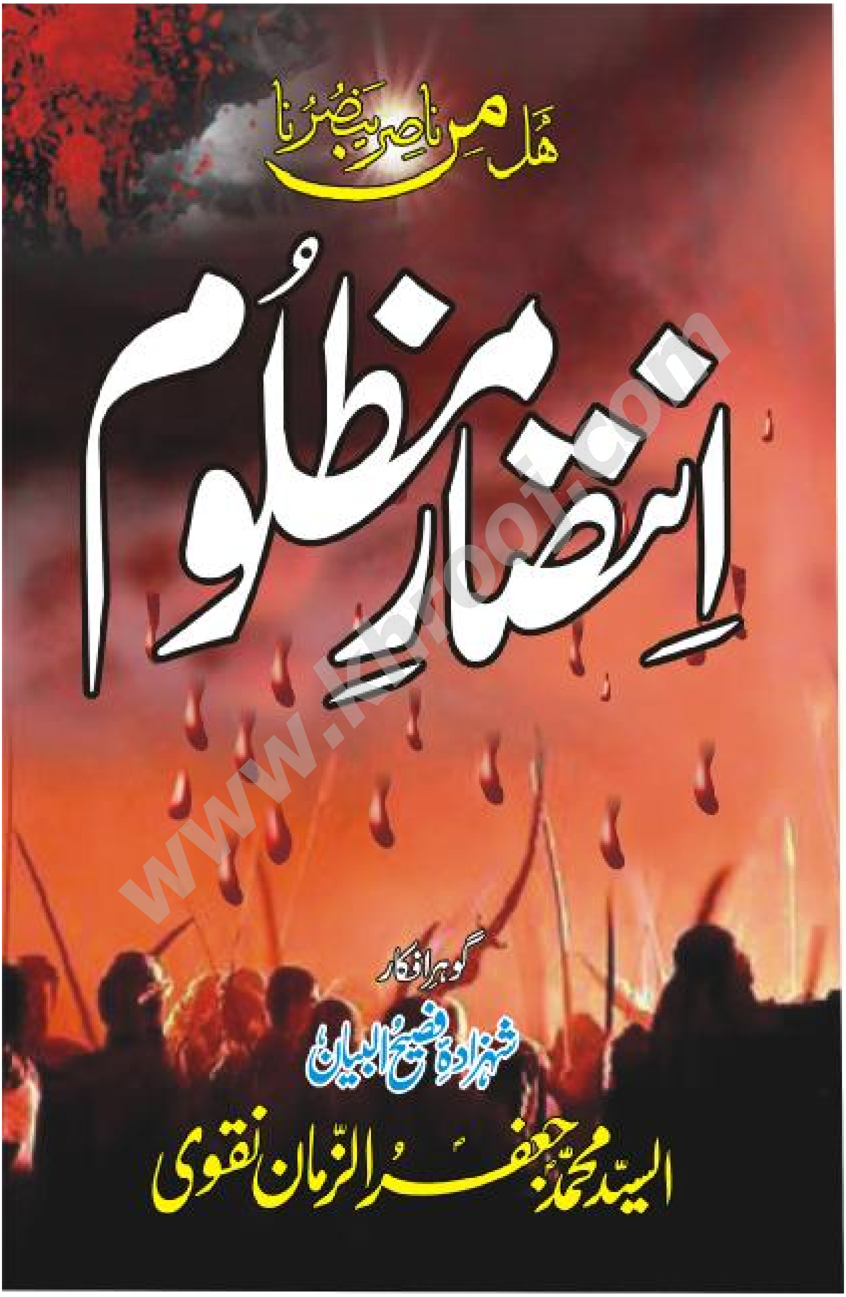

www.khrooj.com

هَل مِن نَاصِرٍ یَنصُرُنا

اِنتظارِ مظلوم

اردو مسدس نظمیں

شہزادۂ فصیح البیان

رشحاتِ قلم

السیّد محمّد جعفر الزّمان نقوی

www.khrooj.com

www.khrooj.com

مصنف کا نام	مخدوم السید محمدؒ جعفرؒ الزمان نقوی البخاری
کتاب	انتصارِ مظلوم
مرتب	مہتاب اذفر
تکنیکی معاونین	علی رضا، بلال حسین
سنۂ اشاعت	2022ء
تعداد	500
ایڈیشن	سوئم
پرنٹرز	فدک پرنٹنگ پریس لاہور
پبلشرز	القائم ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی
	کمرہ نمبر 11 سکینڈ فلورا ے اینڈ کے چیمبر 14
	ویسٹ وہارف روڈ کراچی پوسٹ کوڈ 74000 پاکستان
فون نمبرز	021-32205037,32311979,32311482
ای میل	Email: klbehyder@yahoo.com
ملنے کا پتہ	المنتظرین پبلی کیشنز جمن شاہ ضلع لیہ
فون نمبر	WhatsappNo : 03007314573
ویب سائٹ	www.Khrooj.com
ای میل	Email.jammanshah@gmail.com

ISBN:- 969-8806-44-x

www.khrooj.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انتساب

اپنے مالکؑ و وارث

سیدی و مرشدی دام ظلہٗ تعالیٰ کے نام

کہ جن کے فیوضاتِ کرم سے

شعورِ انتصارِ مظلوم عطا ہوا

جعفر نقوی

www.khrooj.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست عناوین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	ابتدائیہ	1
2	تعارف	4
3	عرضِ حال	9
4	منظوم خط	12
5	رُباصاحب	14
6	تصورتوحید	15
7	سرتاجِ رسلؐ	30
8	شبِ معراج	39
9	ابوالآئمہ علیہ الصلوات والسلام	59
10	ولادت ابوالآئمہ علیہ الصلوات والسلام	69
11	آدم ابوالبشر	83

www.khrooj.com

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
91	نذرانہ عقیدت	12
97	امامِ عصر عجل اللہ فرجہ الشریف	13
104	ولادت رب الارض عجل اللہ فرجہ الشریف	14
121	دربارِ عباسی	15
130	واقعہ احمد بن اسحٰق	16
134	نصرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف	17
150	شہادت مولا حسن عسکری علیہ الصلوات والسلام	18
158	واقعہ ءِ رشیق	19
165	غیبتِ صغریٰ	20
172	وجہِ غیبت	21
185	غیبتِ کبریٰ	22
194	انتظار	23
201	منتظرین	24
209	کشتگانِ انتظار	25

www.khrooj.com

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
216	دیدار	26
221	التماس	27
227	وجودِ ہادی علیہ الصلوات والسلام	28
236	جزائرخضریٰ	29
249	تعجیل فرج	30
254	زیارتِ ناحیہ حصہ اول	31
265	زیارتِ ناحیہ حصہ دوم	32
274	علائم خروج	33
283	استقبال	34
294	ہم کون ہیں؟	35
301	کوکبِ دری	36
307	احسانِ عظیم	37
314	وفاداری	38
326	علمِ غیب	39

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
331	سجدہ	40
337	محسنِ اعظم	41
345	فقر و شریعت	42
354	مناظرہ	43
367	فلسفہ	44
373	منطق	45
379	اجتہاد	46
386	نور	47
392	غنا	48
398	عشق	49
405	ابلیس زادے	50
413	سید الساجدین علیہ الصلوات والسلام	51
420	جنابِ فضہ صلواۃ اللہ علیہا	52
426	عونؑ و محمدؑ علیہما الصلواۃ والسلام	53

www.khrooj.com

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
442	سمیاس	54
448	ملکہء تطہیر صلواۃ اللہ علیہا	55
465	القائم ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی کی مطبوعات	56

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

زیرِ نظر کتاب موسوم بہ ''**انتصارِ مظلومؑ**'' کا دوسرا ایڈیشن پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے پر پروردگارِ ملت و پروردۂ اِلٰہ کی تقدس مآب بارگاہِ قدس میں سر بہ سجود ہو کر شکر ادا کروں تو بھی شکر کا حق ادا نہیں ہو سکتا کیونکہ نصرتِ مظلوم جس رنگ میں بھی ہو اس کے اجرِ عظیم کا عقل احاطہ کر ہی نہیں سکتی

مگر میری یہ کاوش حصولِ اجر کیلئے ہر گز نہیں بلکہ یہ فقط اپنے محسن اعظم سیدی و مرشدی استادِ گرامی القدر شہزادۂ ذی وقار السید محمد جعفرؒ الزمان کی رضا جوئی کیلئے ہے کہ جنہوں نے زندگی بھر نصرتِ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کرتے ہوئے ہمیں یہی درس دیا ہے کہ اپنی زندگی کا ہر سانس اسی مشن اور مقصد کیلئے وقف کر دینا چاہیئے

میری بھی یہی کوشش ہے کہ انہوں نے تخلیق و تبلیغ و اشاعت کا جو سلسلہ اس ضمن میں شروع فرمایا تھا ان کے وصال الیٰ اللہ کے بعد اسے جاری رکھ سکوں

اگر آج وہ خود ہمارے درمیان موجود ہوتے تو نہ جانے اب تک ان کا سلسلۂ انتصارِ مظلوم کہاں تک پہنچ چکا ہوتا اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا

مجھے اپنی نا اہلی، کم ظرفی، کم علمی اور کم مائیگی کا بھرپور احساس ہے اور میں اپنی

www.khrooj.com

خامیوں کا معترف بھی ہوں مگر اس کے باوجود اپنے مالک و وارث امام زمانہ علیہ الصلواۃ والسلام کو عطایائے شعور سمجھتے ہوئے توفیق طلب ہوں کہ جب تک زندہ ہوں اپنی آخری سانس تک اپنے استادِ گرامی القدر کے سلسلۂ اشاعت کو جاری رکھ سکوں ......آمین ثم آمین

اور مجھے گمان نہیں بلکہ نیک یقین ہے کہ وہ پاک ذات میری خامیوں اور میرے گناہوں سے حسبِ کرم و رحمت چشم پوشی اور درگزر فرماتے ہوئے نہ صرف مجھے توفیق عطا فرمانویں گے بلکہ اس معاملہ میں خود میری نصرت بھی فرمانویں گے کیونکہ یہ ایک آفاقی سچائی اور حقیقت ہے کہ جو شخص جہاں اور جب کسی بھی شعبۂ حیات میں نصرتِ امام وقت کا ارادہ کرتا ہے تو وہ غائب ذات پاک اس کی ہر حال میں نصرت و اعانت فرماتی ہے

خداوند قلم اور ناصرِ مظلوم یعنی میرے پیارے استادِ واجب صد احترام کی تخلیقات کی کرچیاں ان کی نوٹس بکس میں اور کچھ کمپیوٹر میں بکھری ہوئی ہیں جن کو یکجا کرنے کی کوشش میں مصروف ہوں اور انشاء اللہ بہت جلد بہت سی نئی چیزیں میں اپنے قارئین کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا

اور اپنے قارئین سے ملتمس ہوں کہ وہ بھی میرے حق میں تہہ دل سے دعا گو ہوں کہ ربِ محمد و آل محمد علیہم الصلواۃ والسلام میری توفیقاتِ خیر میں اضافہ فرمانویں

جناب السید مظہر حسینؒ موسوی صاحب کے احسانات کا شکریہ ادا کرنا فرض سمجھتا ہوں کہ جنہوں نے میرے استادِ واجب العزت کی تمام تر کتب کی اشاعت کا کام فریضہ سمجھ کر سرانجام دے رہے ہیں یہ ان کی ذرہ نوازی اور احسان ہے

www.khrooj.com

جنابِ علیؑ رضا قریشی صاحب، جناب بلال حسینؑ خان صاحب اور جناب مہراجر مہدیؑ صاحب کا شکرگزار ہوں کہ جو اس کام میں میرے دست و بازو بن کر بغیر کسی دنیاوی طمع و لالچ کے میری مدد میں دن رات کوشاں ہیں اور مجھے اس بات کا احساس بھی ہے کہ ان احباب کی معاونت کے بغیر شاید میں یہ کام نہ کرسکتا

میں خود بھی دعا گو ہوں اور اس کتاب کے ہر ذی عزت قاری سے بھی التماس ہے کہ وہ بھی دعا فرمائیں کہ ہم سب کو وہ نیک ساعت جلد از جلد نصیب ہو کہ جب مظلومِ دوراں اور چشم کرم سے پانی کی بجائے خون کے آنسو بہانے والے ہمارے امام وقت منتقم حقیقی بن کر اس دنیا میں تشریف لائیں اور ان کی ذوالفقارِ انتقام کی زد میں آ کر تمام ظالمین مع ظلم ختم ہوں اور اس دنیا میں محمدؐ و آلِ محمد علیہم الصلواۃ والسلام کی حکومت الٰہیہ ابدالآباد تک قائم و دائم ہو

ان پاک ماؤں کی گودی پھر سے آباد ہو کہ جنہوں نے اپنے معصوم لختِ جگر نصرتِ امام وقت میں خود پیش کیئے ...... ان پاک بہنوں کو اپنے بھائیوں کی ابدی خوشیاں نصیب ہوں کہ جن کے پاک بھائی نصرتِ مظلوم میں کام آئے اور ان کی ترستی ہوئی نگاہیں آج تک اپنے بھائیوں کا راستہ دیکھ رہی ہیں

﴿آمین ثم آمین﴾

والسلام

دعا گو

مہتاب اذفر

یا مولا کریمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

''انتصارِ مظلوم'' آپ کے سامنے ہے، یہ انتصار کئی صدیوں سے جاری ہے، جب سے ظلم کی ابتدا ہوئی ہے مظلومیت کی حمایت میں سلسلۂ انتصار شروع ہوا ہے اور جب تک ظلم جاری رہے گا احتجاج کی صورت میں یہ انتصارِ مظلوم ساتھ رہے گا

شاعر کو معمارِ قوم اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ اپنے افکار سے ذہنیت کی تعمیر کرتا ہے، عقائد کی تعمیر کرتا ہے، قوم کے تجزیہ سے اشعار تعمیر کرتا ہے

جہاں شعر نے مختلف میدانوں میں معراج حاصل کی وہاں نصرتِ مظلوم میں بھی کسی پہلو سے پیچھے نہیں رہا، شاعر ہر دور کے خیالات کو جذب کرتا ہے اور اپنے اشعار میں انہیں سمو دیتا ہے کیونکہ ظلم صرف شرعی طور مذموم نہیں بلکہ عقلی طور پر بھی اس کی قباحت مسلم ہے......مظلوم کی نصرت شعراء نے قلم سے یوں کی ہے کہ ظالم کے لفظ کو گالی بنا دیا ہے، جہاں تلوار و سناں کا جہاد ساکت ہوا وہاں سے انتصارِ مظلوم کی ابتدا ہوئی ،قلم نے تلوار کی جگہ سنبھال لی

جب شاعر نصرتِ مظلوم پر کمر بستہ ہو جاتا ہے تو جہادِ لسانی سے سلسلہ ء انتصارِ مظلوم شروع ہو جاتا ہے، پھر سیفِ زبان سے ایسی کاری ضربیں لگاتا ہے کہ شمشیر کا زخم تو مندمل ہو جاتا ہے لیکن وجودِ ظلم پر شعر کی ضربِ شدید ہمیشہ ہمیشہ ناسور ثابت

ہوتی ہے۔سورہ شوریٰ میں ہے کہ

☆وَلِمَنْ اَنْتَصَرَهٗ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيْل ()

کہ جس نے مظلوم کی نصرت کی ظلم کے بعد اس پر کوئی الزام نہیں

یعنی اسے حق حاصل ہے کہ جو بھی کرے، پھر یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ مظلوم کی تعریف اتنی زیادہ؟

ارے مظلوم ہے نا، کچھ لوگوں نے فتویٰ صادر فرمایا کہ انتصار مظلوم میں کہے گئے اشعار سے بھی روزہ باطل ہو جاتا ہے ان سے گذارش کروں گا کہ سورۂ شعرا میں ہے کہ ☆وَالشُّعَرَاءِ يَتَّبِعُهُمْ الْغَاوُن.......... الخ

شعرا کی اتباع گمراہ لوگ کرتے ہیں، تم نے دیکھا نہیں کہ یہ ہر وادی میں سر مارتے ہیں ☆اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْن ()

یعنی یہ جو کچھ کہتے ہیں وہ کرتے نہیں

اگر آیت یہاں پر ہی ختم ہو جاتی تو شعر سننا اور شعر کہنا مذموم تھا، شاعری کی قباحت مسلم تھی لیکن آیت مسلسل چلتی ہے اور ارشاد ہوتا ہے

☆ اِلَّاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذْكُرُ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَانْتَصَرُوْ مِنْ بَعْدَ مَا ظَلَمُوْا..........الخ ()

لیکن وہ شعراء جو ایمان لائے اور عمل صالح بجا لائے اور ذکر خدا بکثرت کرتے رہے اور مظلوم کی نصرت کی ظلم کے بعد، یعنی یہ استثناء ہے ان شعراء کرام کیلئے کہ جنہوں نے اپنے قلم سے مظلوم کی نصرت کی ہے

جب قرآن انتصارِ مظلوم کی اپیل کرتا ہے، انتصارِ مظلوم کو واجب سمجھا جاتا ہے اور

www.khrooj.com

انتصارِ مظلوم کو غلط فتووں سے بری قرار دیتا ہے تو نصرتِ مظلوم میں کہے گئے شعروں سے روزہ کیسے باطل ہوسکتا ہے؟ یہ تو مظلوم کی نصرت ہے یہ امامؑ زمانہ کی نصرت ہے اور یہ عبادت ہے اور عبادت سے عبادت کبھی باطل نہیں ہوسکتی

زیرِ نظر کتاب ''انتصارِ مظلوم'' آپ غور سے پڑھیں، اس میں آپ کو بہت نشیب وفراز نظر آئیں گے جو حقیقت میں شاعر کی ذہنی تدریج کے آئینہ دار ہیں جن مراحل سے آہستہ آہستہ ان کا ذہن گزرا ہے ان کا مسلسل رنگ آپ کو نظر آئے گا بچپن کی شعوری ناپختگی، لڑکپن کی شوخی، شباب کا جوش وتمکنت اور وقار یہ سب کیفیتیں آپ کو انتصارِ مظلوم میں نظر آئیں گی

زیست کی ان گلیوں سے شاعر کا جذبۂ انتصارِ مظلوم برابر گزرتا ہوا نظر آئے گا جہاں آپ کو طفلیت کی ناپختہ ذہنی نظر آئے گی وہاں شاعرانہ بلندیاں بھی بکثرت نظر آئیں گی، انہوں نے اپنے بچپن کے کلام کو قطعی تبدیل نہیں کیا، انہیں جب ازسرِنو سارے کلام کو مرتب کرنے کا مشورہ دیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ چاہتے ہیں کہ قارئین میری پختگی کی تدریج دیکھ سکیں کہ ایک شاعر بچپن سے شباب تک کن مراحل سے گزرتا ہے، اگر میں اپنے ابتدائی کلام کی خامیوں کو اب دور کروں تو میرا تازہ کلام ہوگا نہ کہ ابتدائی، اس لئے ان خامیوں کو رہنا چاہیے ورنہ میں اپنی خامیوں کو اچھی طرح جانتا ہوں

مقصد یہ ہے کہ اس کلام میں آپ شاعر کے بچپن کی تصویر بھی دیکھ سکیں گے

اب کچھ انتصارِ مظلوم کے مصنف ''السید محمد جعفرؒ الزمان نقوی البخاری صاحب'' کے بارے میں تقریباً آٹھ سال قبل بندہ کو ان سے شرفِ ملاقات حاصل ہوا، پہلی

www.khrooj.com

ہی ملاقات میں ذہن ان کی ہمہ صفت شخصیت کا قائل ہوگیا اور ان کی شاعرانہ عظمت کو بھی تسلیم کیا

ان کا کلام علم و ادب کا حسین مرقع ہونے کے ساتھ ساتھ با مقصد اور فکری طور پر بہت بلند ہے، آپ کی دلپذیر شخصیت اور اعلیٰ اخلاق کا اثر ہے کہ بندہ ان کی صحبت کا شرف حاصل کر کے علمیت اور مقصدیت میں فیضیاب ہو رہا ہے، ان کی شاعری کے بارے میں جو کچھ معلوم ہوا اس کا مختصر خلاصہ پیش ہے

بچپن میں ان کے بڑے بھائی قبلہ السید محمدؐ باقر الزمان نقوی صاحب کا اثر ان پر بہت زیادہ ہوا کیونکہ وہ بہت معیاری شاعر ہیں، نو سال کی عمر میں جناب سید محمدؐ جعفرؑ الزمان نقوی صاحب نے شاعری کی ابتدا فرمائی، بارہ سال کی عمر میں اپنے علاقائی ماحول میں انہیں شاعر تسلیم کیا گیا، اسی زمانہ میں ان کی ملاقات قبلہ حاجی نظام الدین رُبؔا صاحب سے ہوئی جنہوں نے آپ کو علمِ عروض، صنائع، بدائع، تلمیحات وغیرہ سے آشنا کیا اور جن سے آپ نے اصلاح لینا شروع کی

رُبا صاحب ایک کہنہ مشق شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہت تقدس مآب شخصیت کے حامل تھے، پھر آپ کا اپنا ماحول عالمانہ تھا اس علمی فضا اور مذہب کا اثر آپ کے ذہن پر گہرا ہوا، یوں رُبا صاحب کے زیر سایہ آپ کی شاعری خوب پھولی پھلی 1973ء میں رُبؔا صاحب وفات پا گئے پھر آپ نے کسی سے کچھ نہیں سیکھا کیونکہ اس عرصہ میں شاعری کے نشیب و فراز سے واقف ہو چکے تھے

1976ء کے آغاز میں مولوی غلام محمد محمودیؔ تونسوی صاحب سے رابطہ قائم ہوا انہوں نے آپ کا کلام پڑھا اور بہت غور پڑھا، بہت حوصلہ افزائی فرمائی اور

www.khrooj.com

ایک منظوم خط بھی لکھا جو آئندہ سامنے آئے گا انہوں نے جناب السید محمد جعفرؑ الزمان نقوی البخاری کو بہت اچھے مشوروں سے نوازا آج جبکہ آپ کا سِن مبارک صرف ۲۴ سال ہے اس ذہنی بلندی کو دیکھ کر یہ کہنے میں بالکل باک نہیں کہ یہ کمسن شاعر مستقبل کے عظیم شاعر ثابت ہوں گے

آخر میں بندہ ان کی عنایات واحسانات، ذرہ نوازی کیلئے شکریہ بجا لاتا ہے اور ان کے مقصد عظیم کے پورا ہونے کے لیے دعا گو ہے

پروفیسر شمیم اعجاز

پرنسپل گورنمنٹ کالج شورکوٹ

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ حال

ماحصل ہے یہ میرے شعروں کا
بر محل نقطۂ ادق کشفی
من نہ دانم مفاعلن فعلن
شعر گویم بہ غرض حق کشفی

میرا مقصد زندگی شاعری نہیں اور نہ ہی نام پیدا کرنا ہے کیونکہ میں پروفیشنل شاعر بننا نہیں چاہتا بلکہ میرا مقصد حیات حقوقِ امامؑ زمانہ کی اشاعت ہے، ہر مکتبہ فکر کو نصرتِ امامؑ زمانہ کی اپیل کرنا ہے، یہی اپیل مختلف زاویے سے منظر عام پر لاتا ہوں

آج جبکہ سائنس اپنے بام عروج تک پہنچ چکی ہے، لَا یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَام کی حدوں کو پیچھے چھوڑ چکی ہے، یُحْیِی وَیُمِیْتُ کی سرحدوں کو کراس کر رہی ہے، یُنَزِّلَ الْغَیْثُ پر قدرت حاصل کر چکی ہے، تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم قدرتِ آل محمدؐ کا از سر نو جائزہ لیں، علم توحید کا نئے سرے سے تجزیہ کریں، اپنے عقائدِ حق کو سائنس کی روشنی میں پھر مرتب کریں، جو بھی فضائل آل محمدؐ پر گفتگو کرے اس پر غلو

www.khrooj.com

کا فتویٰ صادر کرنے کی بجائے یہ غور کرنا چاہیے کہ ان عقائد میں خداوند ازل کی توحید کا استحکام تو نہیں، سائنس کے خلاف ہمیں عقائد خاتم میں یہ دیکھنا چاہیے کہ کہیں اس میں اسلام کی جڑیں تو کمزور نہیں کر رہے؟ اس لئے میں نے فضائل آل محمدؐ کو منظوم کرنے کی کوشش کی ہے اور قدامت پرستی کو خیر باد کہتے ہوئے جدید نظریات کو سامنے رکھ کر نصرت مظلوم پر قلم اٹھایا ہے اور انتصارِ مظلوم تک نوبت آئی ہے، میں نے نصرتِ مظلوم کی اپیل ہر طبقے کے سامنے پیش کرنا تھی اس لئے مجھے کئی زبانوں کا سہارا لینا پڑا اس لئے میرا کلام کئی زبانوں پر مشتمل ہے گو اس میں میں نے صرف اردو کلام جمع کیا لیکن میری شاعری اردو، سرائیکی، پنجابی، سندھی، پوربی، فارسی، عربی، اور پشتو میں بکھری ہوئی نظر آئے گی لیکن میری توجہ اردو اور سرائیکی پر مرکوز ہے اور تقریباً جملہ رائج الوقت اصناف سخن پر میں نے خامہ فرسائی کی ہے اور جملہ صنائع بھی آپ کے دیکھنے میں آئیں گے

میں نے اپنی طرف سے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ عالمانہ بحث میں عالمانہ زبان استعمال کروں اور ماڈرن ویوز (Views) پر ماڈرن زبان استعمال کروں، اور عوام سے تخاطب میں ان کی زبان کا خیال رکھوں، ان کوششوں میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں یہ فیصلہ آپ کو کرنا ہے

میری ابتدائی شاعری میر انیسؔ اور مرزا دبیرؔ سے متاثر نظر آئے گی لیکن بتدریج نئے الفاظ اور لیٹسٹ ڈکشنری بھی شامل کرنا پڑی

بقول استاد گرامی قبلہ رُباؔ صاحب کہ گھسے پسے مضامین کو بار بار منظوم کرنا جگالی کرنے کے مترادف ہے، جو شاعر نئی بات نہیں کرسکتا اسے شعر کہنے کی بجائے اپنی

www.khrooj.com

حسب منشا دوسروں کے شعر پڑھنا چاہئیں

میں نئی بات کہنے میں کس حد تک کامیاب ہوا ہوں یہ فیصلہ بھی قارئین پر چھوڑتا ہوں آخری گذارش کروں گا کہ اگر انتصارِ مظلوم میں کوئی بات آپ کو پسند آئے تو میرے آقا میرے مولا امامِ زمانہ حجتہ ابن الحسن علیہ السلام کو دعا دیں اور اگر کوئی بات ناگوار گزرے تو میرے قلندرانہ فکر پر فتویٰ صادر کرنے کی بجائے ایک قلندر سمجھ کر درگزر فرمائیں

اس کتاب کے تعاون کے سلسلے میں اپنے آقا کی بارگاہِ قدس میں اس حقیر کا بھی سجدۂ تعظیمی قبول فرمائیں

اپنے عزیز دوست پروفیسر شمیم اعجاز اور قبلہ محمودیؔ صاحب اور برادرم سید ذوالفقار علی شاہ اور برادرم شیراز زیدی کا بندہ مشکور ہے کہ انہی کی تحریک سے یہ کتاب عالم وجود میں آئی

اور اس سلسلے میں اپنے مہربان فقیر نور جعفری صاحب اور اپنے استاد گرامی قبلہ حاجی نظام الدین صاحب رؔبا کو بھی فراموش نہیں کرسکتا

یہ کتاب میں بارگاہِ امامِ زمانہ میں پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ میرے ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو اپنی رحمتِ کثیر سے شرفِ قبولیت عطا فرمائیں گے

والسلام

جعفر نقوی

یکم جنوری 1978ء

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

منظوم خط

حسب ذیل منظوم خط قبلہ محترم غلام محمدؐ صاحب محمودی نے تونسہ شریف سے بھیجا ہے جو ان کے جذباتِ بزرگانہ کا آئینہ دار ہے وہ خط بجنسہٖ ملاحظہ فرمائیے

عشرۂ کاملہ پہ کی جو نگاہ
عَشْرِ اَمْثَالِهَا کے دُر پائے
خاک کفش ان کی میں تو چوموں گا
جو بھی محمودی قلبِ حر پائے

اہل جس گھر کے بٰاقر و جعفرؑ
گھر کا گھر طالب حسینؑ بنا
دل منور ہو کیوں نہ محمودی
ہادی حیدرؑ کا نور عین بنا

www.khrooj.com

میرا ایماں ہے اے نبیؐ زادے
آپ کی شاعری ہے الہامی

لاکھ نفرین کذب گوئی پر
ہے مری یہ حقیقت آشامی

کمسنی میں یہ عظمت سخنی
کیوں نہ قرباں ہو روحِ بسطامی

فارسی کی حسین بندش پر
داد دیتے ہیں حافظ و جامی

نیک ماں باپ دیکھتے ہیں سدا
نیک بچوں کی نیک انجامی

دین کے کام جو نہیں آتے
منہ دکھاتی ہے ان کو ناکامی

ان کی کوئی کرے حمایت کیا
جن کے اثناء عشر ولی حامی

آپ نے مجھ کو نامور سمجھا
ورنہ میں اور کنجِ گمنامی

آیا محمودیؔ پر دکھائے گا
آپ کی شاعری کی کیا خامی

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

استاد گرامی جناب حاجی نظام الدین رُبا صاحب

آسمانِ شاعری کے ماہِ کامل تھے رُبا
اور سبھی اوصافِ حسنہ کے بھی حامل تھے رُبا

جن کے منتظرین کی صف میں ہے شامل کبریا
ان کے منتظرین عالی جاہ میں شامل تھے رُبا

جعفرؑ ان کو اپنے قدموں میں رکھیں سلطان دیں
واللہ تعجیل فرج کے خاص عامل تھے رُبا

یک ہزار و نہ صد و ہفتاد و سہ تاریخ وصل
حق پرست حق بین و حق گو حق سے واصل تھے رُبا

......☆......

www.khrooj.com

یامولا کریمؑ

تصورِ توحید

اے علمِ خفی حلقہء اِدراک میں آ جا
تقدیس وِلا کی نظر پاک میں آ جا
اے برقِ تمنا میرے خاشاک میں آ جا
اے فخرِ مسیح ذہن کے افلاک میں آ جا
خامہ کی زباں لذتِ گفتار اٹھائے
تحریر میری کفر پہ تلوار اٹھائے

مدحت کیلئے لعل اگلنے لگے خامہ
حق کہنے کو ہاتھوں میں مچلنے لگے خامہ
حق کہہ کے مسرت سے اچھلنے لگے خامہ
خود سانچہءِ توحید میں ڈھلنے لگے خامہ
رخسارہءِ عظمت جہاں پردے کو اٹھائے
عارض پہ تیرا نام ہمیشہ نظر آئے

www.khrooj.com

اے برقِ خرد خوشہِ تکفیر جلا دے
اور پردۂ اسرار کے پردوں کو ہٹا دے
توحید کے پردے میں نہاں چہرہ دکھا دے
اور چشم عقائد کو حقیقت کی جلا دے
ہو سرمہءِ مازاغ ہر اک چشم خرد میں
انسان نہ جل جائیں کہیں نارِ حسد میں

توحید جو اذہان کے زینوں سے اجل ہے
توصیف کا میدان ، نہ کہنے کل محل ہے
گفتن یہاں خود خاکہءِ وحدت میں خلل ہے
اس باب میں ملکوت کا ادراک بھی شل ہے
یہ جتنے بھی قرآن میں اوصاف خدا ہیں
توحید نہیں صرف یہ توحید نما ہیں

بے مثل ہے پر لاکھوں صفات اس کے ہیں آئے
قرآن نے ہر آن جو عالم کو بتائے
ان سے وہ ضروری نہیں پہچانا بھی جائے
خالق ہے وہ فہمید میں آئے یا نہ آئے
اوصاف میں محدود نہیں شانِ الٰہی
اللہ اجل ، دیکھئے فرمانِ الٰہی

www.khrooj.com

اوصاف تو مفروضہ مثالوں کی طرح ہیں
بچوں کے یہ گم گشتہ خیالوں کی طرح ہیں
تدریس کی تاکید پہ چالوں کی طرح ہیں
توحید کے بارے میں سوالوں کی طرح ہیں
اوصاف تو توحید سمجھنے کیلئے ہیں
الٹا نہ یہ اوصاف الجھنے کیلئے ہیں

اوصاف تو توحید بتانے کیلئے ہیں
اور جھوٹے خداؤں کو مٹانے کیلئے ہیں
یہ روزنِ در ، حق کے دکھانے کیلئے ہیں
توحید کے اسرار جتانے کیلئے ہیں
اوصاف دریچے ہیں بہشت احدی کے
لیکن یہ دریچے نہیں توضیح جلی کے

ہر وصف جو ہے روزنِ توحید خدا ہے
اور جھانکنا ان روزنوں سے فرض ہوا ہے
توحید کو گر دیکھنا چاہو کہ وہ کیا ہے
ہاں انہی جھروکوں ہی سے جھانکو تو بجا ہے
لیکن کسی روزن کو خدا تم نہ سمجھنا
ہیں راہِ ہدیٰ عین ہدیٰ تم نہ سمجھنا

خالق کے سبھی اسم ہیں اسمائے صفاتی
لکھا ہے کہ خالق کا بس اک نام ہے ذاتی
ہر صفت تو ہے حلقہءِ تفہیم میں آتی
اور فہم تو توحید کو چھو بھی نہیں پاتی
اوصاف تو فرسودہ خیالات کا رد ہیں
ہرگز نہ سمجھنا یہی اللہ الصمد ہیں

کچھ کہتے تھے خالق بھی تو بیٹا ہے کسی کا
اور پانچ سو فرزند ہے ذاتِ ازلی کا
قرآن میں تب آیا یہ فرمان جلی کا
کوئی باپ نہ بیٹا ہے خدائے ابدی کا
میں لم یلد ازلی ہوں خدائے دو جہاں ہوں
کہہ سکتا نہیں کوئی کہ میں کیا ہوں کہاں ہوں

ہاں لم یلد اس کو جو کہیں بھی تو بجا ہے
لیکن یہ حقیقت ہے کہ وہ اس سے علیٰ ہے
لم یولد کل خلق کو اس نے بھی کہا ہے
ہاں ناقہءِ صالح کو کہو کس نے جنا ہے
آدم اَنَا لَمْ یُوْلَدْ اگر آن میں کہہ دے
لا ریب خدا آپ ہی قرآن میں کہہ دے

www.khrooj.com

جو دنبہءِ قربانی کہ تھا خلد سے آیا
تھا لم یلد اس کو بھی خدا ہی نے بنایا
اور کفو بھی اپنا وہ کوئی ساتھ نہ لایا
اس نے بھی کسی کے نہ جنا تھا نہ جنایا
میں لم یلد اس دنبے کو کہہ دوں تو بجا ہے
پر مُلا تو کہتا ہے فقط میرا خدا ہے

لکھا جو یَکُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ہے خدا کو
بیوی سے کہا پاک ہے ربِ دوسرا کو
اور پیش کیا ہے یہاں حسنیٰ اسماء کو
رد کرتا ہے ہر اسم خیالِ جہلا کو
انساں بھی نگہبان و مہرباں ہے کسی کا
اس سے نہیں مطلب کہ وہ یزداں ہے کسی کا

فرعون کے رتال جو گیتی کے مکیں تھے
آئندہ کے دانندہ تھے مسلم بھی نہیں تھے
اور یَعْلَمُ مَا تَکْسِبُ عالم کے امیں تھے
وہ غیب کے عالم بھی تھے گو زائچہ بیں تھے
جنات کا بھی دنیا سمجھتی ہے یہ معیار
لَا تُدْرِكُ اَبْصَارُ وَ لَا یُدْرِكُ الْاَبْصَار

www.khrooj.com

کافر میں بھی اوصافِ خدا ہوں تو بجا ہے
دیکھو تو فقط عادل و جواد خدا ہے
نوشیرواں کو عدل سے عادل بھی لکھا ہے
حاتم کو سخاوت ہی سے جواد کہا ہے
حاتم کو سخی کہنا کہو شرکِ خدا ہے
حالانکہ صفت اِس کی ، یہ اُس ہی کی عطا ہے

اور یحیٰ کے مصداق تو تھے حضرت عیسیٰ
ٹھوکر سے جِلا دیتے تھے صد سال کا مردہ
پھر شپرا کی تخلیق سے خالق ہے مسیحا
گائے کا ہے دم یحیٰ ، پڑھو سورۂ بقرا
اوصاف کے بٹ جانے سے وحدت میں خلل ہے
قرآن تو کہتا ہے خدا اس سے اجل ہے

اللہ کے معنی بھی ہیں حیران کنندہ
حیران یہاں کرتا ہے خود بندے کو بندہ
خالق ہے اگر حیی تو ہیں حوریں بھی زندہ
ان سے بھی بہت دور ہے یہ موت کا پھندہ
رب پالنے والے کے معانی میں ہے آیا
خاوند کو خداوند ہے لغتوں نے بتایا

کہتے ہیں بصیر اور سمیع رب کے ہیں اسما
وَجْعَلْنَا سَمِیْعُ تو وہ انساں سے ہے کہتا
لوگوں نے عزیز اور کریم اس کو ہے لکھا
کافر کو ان اسماء سے مخاطب بھی ہے کرتا
ان ناموں میں پوشیدہ کہاں شانِ خدا ہے
ذُق اَنْتَ عَزِیْز اور کریم اس نے کہا ہے

غائب ہے خداوند تو غائب ہیں کئی اور
الیاس پہ ادریس پہ عیسیٰ پہ کریں غور
اور خضر کو غائب ہوئے بیتے ہیں کئی دور
اور غیبت سرکاؐر کا تو اور ہی ہے طور
خالق اگر اوصاف نہ مخلوق میں رکھتا
خود عالمِ امکان نہ وحدت کو پرکھتا

خالق جو ہے قدوس تو خود قدسی بھی ہیں پاک
پاکیزہ ازل سے ہیں سدا ساتوں ہی افلاک
ملکوت بھی تو نیند کے کھاتے سے ہیں بے باک
خالق کو تعالیٰ اللہ سدا کہتا ہے ادراک
یہ نقطۂ عرفاں ہے اگر دل میں سمائے
یہ اوجِ تخیّل ہے اگر ذہن میں آئے

خالق کو خدا تم بہ ایں اطوار نہ کہنا
اور حامل اوصاف کو جبار نہ کہنا
جو لم یلد ہو اس کو بھی قہار نہ کہنا
اوصاف کو توحید کا معیار نہ کہنا
اوصاف تو خود عقل کے پرواز کی حد ہیں
وحدت کی رسائی میں کلید ابجد ہیں

ہاتھ اس کے ہیں، پیر اس کے ہیں، یہ اس نے کہا ہے
قرآن بتاتا ہے کہ اک وجہِ خدا ہے
اور اُذنِ خدا ، عینِ خدا تک بھی لکھا ہے
اور جسم سے بھی پاک وہ ربِ دوسرا ہے
اعضا بھی ہیں اس کے پہ نہیں اس کا کوئی جسم
بالیدہ ہے افہام سے توحید کی یہ قسم

جو عضو خدا لکھے ہیں ہر ایک بجا ہے
اعضا سے بھی ہے پاک کہ وہ رب علا ہے
اعضا کے پس پردہ وہ خالق یوں چھپا ہے
انسان میں مخفی جیسے انساں کی انا ہے
اعضا جو کریں کام تو ہے کام انا کا
مظہر جو کریں کام تو ہے نام خدا کا

اک نام خدا بندے کو مل جائے تو کیا ہے
کیونکہ وہ خدا ناموں کی جہتوں سے جدا ہے
مومن جو کہ قرآن اک نامِ خدا ہے
پر بندے کو مومن اسی خالق نے کہا ہے
اسمائے خدا دینا اگر شرک کہو گے
خالق کے اسی فعل سے گھاٹے میں رہو گے

عالم کے تعارف میں بھی یَخْشَی اللّٰہ ہے آیا
خالق کو تعالیٰ اللہ ہے قرآں نے بتایا
سلبیہ صفاتوں میں بھی جو آئی ہے آیہ
ہر شرک سے بالا ہے مرے رب کو دکھایا
وہ خمسہ حواسوں سے تو اوجھل بہ نظر ہے
احساس پہ صرف اس کے تقدس کا اثر ہے

وہ علم کا خالق ہے نہ کہ وہ علم کا حامل
مجری ہے عمل کا وہ عمل کا نہیں عامل
وہ فعل کا خالق ہے نہ کہ فعل کا فاعل
تکمیل وہ کرتا ہے نہ کہ آپ ہے کامل
اوصاف کے اجزا کا مرکب نہیں خالق
ارباب کا رب ہے وہ فقط رب نہیں خالق

www.khrooj.com

مدرک نہیں بلکہ ہے وہ ادراک کا خالق
بالا ہے ارادے سے وہ افلاک کا خالق
قادر نہیں قدرت کے ہے خاشاک کا خالق
عرشوں پہ نہیں مقصدِ لولاک کا خالق
برسائے جو مینہ اس کو خدا ہم نہیں کہتے
افعال سے ربِ دوسرا ہم نہیں کہتے

مشرک ہے شریک اس کا بنائے جو کہ ذاتی
کافر ہے جو کہلاتا پھرے لاتی مناتی
پر رب نے شریک اپنے بنائے ہیں صفاتی
اوصاف عطا کرنے سے وحدت نہیں جاتی
صنعت کی ثنا بھی گویا صانع کی ثنا ہے
مخلوق کی تعریف بھی تعریف خدا ہے

ہر صفت کی اک مثل نہ دنیا میں گر آتی
اس کی صمدیت کبھی پہچانی نہ جاتی
توحید جو مخلوق میں صورت نہ دکھاتی
انسانی خرد تا بہ ابد چین نہ پاتی
انساں کے تیقن کیلیئے یہ تھا ضروری
قائم نہ رہے خالق و مخلوق میں دوری

www.khrooj.com

اَدْرَاکَ مَثَلُ الْاَعْلٰی کی اک نص صریح ہے
مولا کی احادیث میں اس کی تشریح ہے
بے مثل ہے وہ خالقِ عالم یہ صحیح ہے
پر مثل میں اور مثل میں اک فرق وضیح ہے
ہے مثل شریک اصل سے بالاصل ہی ذاتی
اور مثل کی خود اصل سے شرکت ہے صفاتی

فرمان ہے ہم چودہ ہی مثلیں ہیں خدا کی
ہر اپنی صفت ہم کو ہے خالق نے عطا کی
ہوتی ہے عبادت تو ہماری ہی انا کی
جھکتا ہے شب و روز ہر ایک نوری و خاکی
وہ واحدِ مطلق ہے تو ہم چودہ احد ہیں
خالق جو صمد ہے تو ہمیں روحِ صمد ہیں

اوصافِ خداوندی کا اظہار ہمیں ہیں
ہم قادر و جبار ہیں قہار ہمیں ہیں
اظہارِ کرم کیلیئے ستار ہمیں ہیں
وہ مالکِ مطلق ہے تو مختار ہمیں ہیں
کن ہم نے کہا تھا کہ ہمیں حق کی زباں ہیں
آدم کے ہمیں رب ہیں کہ ہم ربِ جہاں ہیں

www.khrooj.com

ہم چودہ ہی اوصاف اِلٰہی کے امیں ہیں
افلاک کے خالق بھی ہیں ، گو ربِ زمیں ہیں
کونین کے رزّاق ہیں گو خاک نشیں ہیں
اور مظہرِ اوصافِ خداوند ہمیں ہیں
انساں کے مشابہ بھی ہیں توحید نما بھی
مخلوق کی صورت بھی ہیں ، اعضائے خدا بھی

طائف کا وہ بازار وہ کفار کے حملے
اک پیکرِ وحدت پہ وہ اشرار کے حملے
پتھر کے کبھی تیر کے تلوار کے حملے
پیدل کے کبھی اور کبھی ہسوار کے حملے
زخمی ہے بدن ، ہونٹوں پہ ہر آن دعا ہے
یہ شانِ خداوندی نہیں ہے تو یہ کیا ہے

وہ غصب فدک اور وہ محسنؑ کی شہادت
تضحیکِ مسلسل پہ وہ اندازِ صداقت
در پاک پہ آتش اور وہ امت کی جسارت
ہر ظلم پہ بھی رد عمل میں صمدیت
کیا شانِ رؤوفی میں ابھی کوئی کمی ہے
انصاف کی نظروں میں یہی شانِ جلی ہے

وہ مسجد کوفہ ، وہ سر پاک دو پارا
محراب و مصلیٰ پہ بہا خون کا دھارا
اس پر بھی وہ رحمت کہ نہ ہو جس کا کنارا
قاتل پہ عنایت کا ہے انداز بھی نیارا
یہ لبن و عسل دیتے ہیں کیا شانِ عطا ہے
انداز یہ کہتا ہے یہی شانِ خدا ہے

وہ شام کے فرعون کا فرعون سا انداز
تحصیلِ حکومت کیلئے طرزِ گناہ ساز
یاں حلم الٰہی کا نیا کھلتا ہوا راز
شانِ صمدیت میں بھی توحید سا اعجاز
خالق کی طرح ظاہری حشمت سے کنارا
ستاریءِ توحید کا اظہار ہے سارا

وہ صبر خداوندی و رحمت کا وہ اظہار
آلام سے مجروح بھی ، آلام سے بیزار
اکبرؑ کی شہادت پہ بھی درگزر پہ تیار
بعد از ستم خلق بھی وہ پیکر غفار
ظاہر ہے ، کریمی کہو ، قہار نہیں یہ
کیا خالق کونین کا کردار نہیں یہ

اوصافِ خدا جملہ اگر ایک نظر ہوں
اوصافِ تبیان سلف ان میں اگر ہوں
پھر ایک ہی مرکوز پہ ان سب کے اثر ہوں
اور صورت اظہار میں وہ مثل بشر ہوں
پھر خالق کونین وہی شکل دکھائے
عالم یہ پکارے کہ محمدؐ نظر آئے

وہ ایک نہیں ایک کا خالق ہے اجل ہے
یکتی وہ نہیں یکتی کا خالق بہ ازل ہے
بے اسم ہے ، بے جسم ہے ، بے فعل و عمل ہے
بے صفت ہے ، بے ذات ہے ، درگاہِ اجل ہے
اسماء تو سبھی حرف ہیں اور حرف ہیں مخلوق
اوصاف سبھی ظرف ہیں اور ظرف ہیں مخلوق

توحید کی اک ایسی فضیلت میں بتا دوں
آئینۂ افہام کو عرفان سے جلا دوں
بے شرکت غیراں جو صفت ہے وہ سنا دوں
توحید کی اک حد فضیلت میں دکھا دوں
اس صفت سے ہے عقل عوالم متذبذب
اعلیٰ ہے وہ یوں آلِ محمدؐ کا بھی ہے رب

www.khrooj.com

لازم ہے تقیہ بھی بتانا بھی ضروری
عالم کو رہِ حق ہے دکھانا بھی ضروری
نا اہل سے حق بات چھپانا بھی ضروری
پردہ روئے خالق سے ہٹانا بھی ضروری
جعفرؑ یہ حسیں راز ہے غائب کا حسیں راز
خاموش کہ اس راز کا کوئی نہیں ہمراز

......☆......

قطعہ

غیبت شاہِ زمن کیا ہے نظر کا پردہ
جب وہ حاضر ہیں تو غیبت پہ نہ تکرار کرو

طور اور عرش پہ جانے کی ضرورت کیا ہے
اپنے ہی قلب کی گہرائی میں دیدار کرو

یا مولا کریمؐ

سرتاجِ رسلؐ

الفتِ توحید کا تو ہے اچھوتا انتخاب
حسن تیرا چشمِ ہستی کی دعائے مستجاب
عرش کے بیتِ عروسی میں تو حسنِ لاجواب
مریم فطرت کی آنکھوں میں تیری عصمت کے خواب
دین کی نشو و نما تیرا حسیں اخلاق ہے
عالم انسان کا تو فاقہ کش رزاق ہے

تیرے فقروں کے دھڑکتے دل میں بے بس آجکل
تیری ہستی فکر ابراہیم کا اک آئیڈیل
تیری آنکھوں میں شب طاعت کی ہلکی سی کسل
عرشی آئینوں میں سجتے تیری دستاروں کے بل
روئے روشن سے جو زلفوں کا حسیں پیمان ہے
روز و شب کا رخ پہ اک چلتا ہوا رومان ہے

www.khrooj.com

مہر نبوی بوسہ یزداں کا اک محکم نشاں
اور نبوت کے حسیں ہونٹوں کا اک نقش جواں
اور لبوں کے اک تحرک میں ہزاروں کن فکاں
تیری وحدت کی حرا کی خلوتیں ہیں ترجماں
تو ہے معمار عقائد ، زاویے بخشے جدید
عقل انسانی کی سوچیں بھی ہیں تیری زر خرید

نشترِ فصاد تیری اشہد کی ضربِ حق
اک چیستانی خدائے کل میں وہ تیرا عمق
احدیت کا فہم جہلا کو دیا تو نے سبق
ناخن تدبیر سے تیرے ، قمر ہوتے تھے شق
قصرِ کسریٰ کے گرے کنگرے تمہارے نور سے
بجھ گئے آتش کدے فارس کے سارے نور سے

وحی کی خلوت میں تو اک دلبر شیریں بیاں
اور ملک نژاد فقروں کی گھٹا تیری زباں
تیرے جلوے خلقت خورشدیت کے ترجماں
فکر تو ، قدسی امنگوں کے ہمکنے کی اذاں
تفرقوں کا کالعدم ، رائج ترے منشور میں
رت جگا انوارِ قدرت کا ترے ہی نور میں

تو تصوف کی نگاہوں میں ہے محبوبِ حسیں
فقر کی نظروں میں تو اک آقائے گیتی نشیں
چشم تہذیب عوالم میں تو معراج زمیں
عاصیوں کی آس ہے تو رحمت اللعالمین
دلستانوں کا تو فاتح ، مصلح شرع پسند
اور فصیل قلب پر تیرے تفکر کی کمند

رحمتیں تیری کنیزیں اور کرم تیرے غلام
شش جہت بیدار ہے عظمت کا تیری مرغِ بام
تیرے ایمائے پلک پر سلسلۂ صبح شام
جلوہ فرما نور تیرا جب ہوا با احتشام
تجھ کو دیکھا دہر کی آنکھیں جھپک کر رہ گئیں
جہل کے منہ سے فقط رالیں ٹپک کر رہ گئیں

تو ہے سربستہ خزانہ عالم لاہوت کا
طاقت پرواز ہے تو برزخ ملکوت کا
تیرے ہاتھوں میں قلم ہے شیوۂ جبروت کا
تو بقائے دائمی ہے عالم ناسوت کا
نورِ اول ، نورِ خالص ، نورِ کل ، نورِ جلی
تو اجالوں کی گھٹا تو صدر ارواحِ خفی

www.khrooj.com

مجمع افکارِ عالم میں تو فکرِ شہ نشیں
اور تیرا آئینِ فطرت حامل دنیا و دیں
تیرے خطبوں میں ہیں صد اندازِ رب العالمیں
تیرے فرمودات میں ڈھلتے ضمیرانِ زمیں
بیج بوئے تو نے جو افکار کے گفتار پر
آج وہ پھل پک رہے ہیں عصر کے اشجار پر

جب تیری شیریں بیانی کی کمر لچکا گئی
وہ عقائد کی نظر کو ہر ادا سے بھا گئی
جہل کی رطب اللسانی میں زباں تھتھلا گئی
وہم کے بازار کو اک موت کی نیند آ گئی
بیٹھا کج کلھی سے جب اس فقر کی مسند پہ تو
حاکمِ مطلق بنا پھر ابیض و اسود پہ تو

تیری رحمت کی ہے یوں طائف کی گلیوں میں نمود
سنگ باری کے تواتر سے تیرا گلگوں وجود
اور پر از خوں وہ تیری نعلین ہونٹوں پر درود
عرش پر زلزال کا عالم ، لبِ ہستی کبود
تیرے عفو و لطف میں طوفانِ عصیاں کا بچل
رحمت العامین کے ہو گیا عقدوں کا حل

www.khrooj.com

تیرے اسلامی تمدن کا عجب اظہار ہے
خالقِ اسلامیت تیرا حسیں کردار ہے
عصر کے سانسوں میں تیرے عشق کی جھنکار ہے
فکر کے گوشوں میں تیری عصمتوں کا پیار ہے
دیں کو بخشا تو نے شرعی اور عقلی امتزاج
تو نے رکھ لی عقل کی چشمِ حیا رُستہ کی لاج

تیرے ہونٹوں کی لطیف آنچوں میں جو مسکان ہے
ہاں اسی کی دھیمی دھیمی لو میں بھی قرآن ہے
معرفت باندی تری ، عرفاں ترا دربان ہے
تیری ہر اک بات استغنائے حق کی شان ہے
حسبنا کے ہاتھ ، قرطاس و قلم رہنے دیئے
چھین لی توحید اور دل میں صنم رہنے دیئے

تو نے بدلے آدمیت کے معاشرتی اصول
اور صنم زادوں پہ تیری ذاتِ رحمت کا نزول
اور ہوا بدوی گنواروں کو تہذب کا حصول
اور رسولِ فکر ٹھہرائی تری فکر رسول
گڈریوں کو تو نے فخر جم و کسریٰ کر دیا
آدمیت کی شبوں کو لیل اسریٰ کر دیا

www.khrooj.com

بال جبرائیل بھی تیری مؤدت سے قوی
راہبر ظلمت میں تیرے نور سے تھی خضروی
تیری طاعت میں ، بشر سے دور ابلیس غوی
ختم کی تو نے خیال انس کی بے راہ روی
تو نے عصمت خیز دیں کو نامیاتی کر دیا
ایک فانوسِ بقا طاقِ خرد پر دھر دیا

تیرے ہاتھوں کے عمل میں شرکت کارِ خدا
گفتگو تیری ، لب و لہجے میں رنگ کبریا
تیری تدبیروں کی زرتابی میں خالق کی ادا
اور تیری کردار بافی ، جس میں صد عصمت سرا
سارے گلہائے امامت تجھ سے دل آرا ہوئے
اور امامت کے تیری گودی میں پوبارہ ہوئے

مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ تیرا ہی اعزاز ہے
تو ہی اک روحِ مجسم رب کا ہر انداز ہے
قوتِ نورانیہ میں سب سے تو ممتاز ہے
اور تیرا جسم مروّح ، قدس کا اعجاز ہے
چشم روح القدس سے اوجھل تیری وحدت کا راز
خالق اور تجھ میں تو ناممکن ہے گویا امتیاز

گر خدا رحمٰن ہے تو رحمت اللعالمین
اور رؤف اللہ ہے گر ، تو بھی رؤف المومنین
گر خدا نور السماء ، تو بھی تو ہے نورالمبین
گر رحیم کل ہے خالق ، تو شفیع المذنبین
گر خدا کی شان میں وارد ہوا شَیءٍ عَلِیْم
تیرے بھی حق میں ہے فَوْقَ کُلَّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْم

گر خدا برہان ہے قَدْ جَاءَ کُمْ بُرھان تو
گر خدا دَاعِیْ اِلیٰ الْحَق شاہد انسان تو
گر خدا ہادی ہے تو اک ہادیءِ ذیشان تو
گر علیم اللہ ہے، وَالْحِکْمَۃُ فرمان تو
گر خدا کی شان میں یَھْدِی صِرَاطَ الْمُسْتَقِیْم
تیرے حق میں اِنَّکَ تَھدِی صِرَاطَ الْمُسْتَقِیْم

گر بَصِیْر بِالْعِبَادِی ہے خدا اور ہے علیم
شَاھِداً کی شان سے تو بھی بصیرت کا حریم
نفسِ خلق اور عینِ خلق ہے آپ گر رب کریم
تیری یکتائی یہ اِنَّکَ عَلیٰ خُلْقٍ عَظِیْم
گر خدا کی شان میں وارد ہوا شَیْیءٍ شَھِیْد
اور شَھِیْدا تجھ سے بھی کہتا ہے قرآنِ مجید

www.khrooj.com

اس قدر بالا ہے تیری ماہِ عظمت کی چمک
چھو نہیں سکتی جسے طفل تخیئل کی ہمک
ایک لمحے کو بھی سوچوں کی نہیں اٹھتی پلک
کس طرح افکار کی قیدی بنے گل کی مہک
فکر کا آہو سر دشت ثنا حیران ہے
کون ہے تو؟ کیا کہے عقل رسا حیران ہے

پھر ضرورت ہے کہ ابھرے احمدؐ عصرِ رواں
اور حرا کی غیبتوں سے پھر محمدؐ ہو عیاں
ہیکل انسانیت میں ڈال دے جو پھر سے جاں
جو مزاج ظلم سے چھینے حکومت کی عناں
پھر زمانے پر ہوں برپا غزوۂ بدر و حنین
دوش نبوی پر ہوں شاداں آج پھر حسنؑ و حسینؑ

گھس گئے ہیں کعبۂ عرفاں میں پھر لات و ہبل
پھر جبین آدمیت کے ہیں سجدے بے محل
پڑ گیا ہے آج پھر اس دین فطرت میں خلل
سڑ چکا ہے نخل اسلامی کی تقدیروں کا پھل
عالم اسلام سے باطل ہے سب کچھ لے گیا
آج ہے اسلامیت کو کفر پھر جُل دے گیا

www.khrooj.com

اب ضرورت ہے کہ حق باطل کا ماتھا پھوڑ دے
آج پھر شیرؑ خدا لات و جبل کو توڑ دے
دینِ فطرت کی طرف اذہانِ عالم موڑ دے
نخل اسلامی کے ان تیرہ پھلوں کو جھوڑ دے
کفر کو تاراج کر دے ذوالفقارِ حیدرؑی
قعرِ ذلت میں فنا ہو مرحبی اور عنتری

ہے جو کُلُّنَا مُحَمَّد پہ محمدؑ کی سند
اور ہے چودہ نور کی وحدانیت مثل احد
آج بھی ہے اک محمدؑ در حجاباتِ صمد
اس کی آمد سے مٹیں گے ظلم کے آثارِ بد
جعفرؑ اب تعجیل کا مقصد عیاں ہونے کو ہے
ظلم کی ریزش سے دھرتی کہکشاں ہونے کو ہے

......☆......

یا مولا کریمؑ

شبِ معراج

اندیشہ موہوم کی صورت ہے میری ذات
اس دورِ فنا خیز کی جدت ہے میری ذات
اور ناطق تخلیق کی لکنت ہے میری ذات
اس حلقہءِ عصیان کی وحدت ہے میری ذات
اس گنگ طبیعت پہ یہ رحمت کی عطا ہے
تخئیل کا اکلیل میرے سر پہ دھرا ہے

جب نصرتِ مظلومؑ پہ لاتا ہوں قلم کو
شمشیر کے انداز سکھاتا ہوں قلم کو
تب رجز کی تعلیل بتاتا ہوں قلم کو
پھر معرکۂ رزم دکھاتا ہوں قلم کو
الفاظ کی رگ رگ میں سمو دیتا ہوں بجلی
خامے کی سیاہی میں ڈبو دیتا ہوں بجلی

www.khrooj.com

تن جائے سرِ دشت ادب نظم کا سینہ
اک لشکر جرار ہو حرفوں کا قرینہ
نقطوں سے ٹپکنے لگے جدت کا پسینہ
طوفان سے ٹکرائے تکلم کا سفینہ
ہر گھیرے میں اک حور کے گیسو کی ٹھمک ہو
ہر خم سے عیاں خود ہی مہِ نو کی چمک ہو

ہر حرف میں اک حسن مجسم کی ہو صورت
ہر بائے میں ہو بازو کشا جذبۂ رحمت
ہر جیم میں پھیلی ہوئی آغوشِ محبت
ہر ایک الف سیدھی ہو انگشت شہادت
یوں نظم کی پیشانی چمکتی نظر آئے
لعبا کی کمر سب کو لچکتی نظر آئے

جب عقل میری بند قبا فکر کے کھولے
جب خلوتِ اسریٰ میں بڑے ناز سے بولے
جب تک نہ وہ ان سات حجابوں میں سے ہولے
تب تک نہ مضامیں کے گہر ذہن پہ رولے
پھر ان ہی گوہر ریزوں سے اک فصل سی اُگ جائے
ہر شعر وہی کھیت مضامین کا جگ جائے

www.khrooj.com

دُر ہائے مضامین کی ہر شعر لڑی ہو
الفاظ میں افکار کی تدقیق جڑی ہو
اور عقل بھی انگشت بدنداں سی کھڑی ہو
اشعار کہ چھٹتی ہوئی اک پھول جھڑی ہو
ہر شعر میں صف بستہ نمازی نظر آئیں
معراج پہ سلطانِ حجازی نظر آئیں

آغوشِ خرد میں جو ہے افکار کی بارش
احساس پہ ہے نورِ الٰہی سے نگارش
کام آئی ہے یہ میری ندامت کی سفارش
اب اتنی تعلی پہ کروں گا یہ گذارش
جو اتنے حسیں پھول تخیئل میں کھلے ہیں
یہ عشق کے اعزاز میں وحدت سے ملے ہیں

مجھ پر بھی تو لازم تھا یہ احسان کا پرچار
کرتا ہوں بصد شکر میں نعمات کا اظہار
جو اپنی تعلی میں یہ کہہ بیٹھا ہوں اشعار
نعمات کے یہ شکریہ تھے واجب الاظہار
مجھ جیسے فرومایہ پہ اتنی جو عطا ہے
سب کچھ یہ مجھے صدقۂ قائم سے ملا ہے

www.khrooj.com

آنکھوں میں ہیں ٹھہرے ہوئے اسریٰ کے حسیں خواب
کانوں میں وہ رس گھولتی سبحان کی مضراب
اس شب کے وہ سنولائے ہوئے رخ کی تب و تاب
وہ لیلیٰ شب گوں وہ مچلتا ہوا مہتاب
سب چاند ستاروں میں بھی ہیجان بپا ہے
خاموش ہے ساکن بھی ہے اس وقت کو کیا ہے

ہر سمت وہ اِٹھلاتی حیا بیز فضائیں
وہ عطر میں نہلاتی ہوئی مست ہوائیں
سر گوشی کے انداز میں کلیوں کی صدائیں
اٹھکیلیاں کرتی ہوئی خالق کی رضائیں
سب راستے حوروں کے جلوسوں سے اٹے ہیں
غلمان کناروں پہ ، حفاظت پہ ڈٹے ہیں

جنت کی فضاؤں میں عجب زمزمہ خوانی
ہر چیز پہ پھر عود کے لوٹ آئی جوانی
کوثر کے وہ جھرنوں میں حلاوت سے روانی
گلہائے اِرم کہتے ہیں ایمن کی کہانی
مشاطگی کی گیسوئے طوبیٰ کی ہوا نے
ہر پھول کا منہ چوم لیا بادِ صبا نے

www.khrooj.com

ہریالی قباؤں میں سنورتی سی چٹانیں
وہ شوخ وہ چنچل وہ جوانی کی اُٹھانیں
وہ عشوہ گری جس پہ لچک جائیں کمانیں
وہ ناز کہ سر اپنا جھکانے پہ نہ مانیں
مس کرتے ہیں یوں ابر چٹانوں کے بدن کو
جس طرح سے محبوب مناتا ہے دلہن کو

جنت کی وہ نہروں کا چلن جس کی وہ چھلبل
جس طرح سے لہراتا ہے دوشیزہ کا آنچل
یا جیسے ہواؤں سے بہک جاتے ہیں کاکل
یا جیسے کسی شوخ کے ابرو پہ حسیں بل
یوں اس کی ہر اک بوند میں میٹھاس بھرا ہے
ہر گھونٹ میں معشوق کے ہونٹوں کا مزا ہے

ناگاہ نظر آیا نگاہوں کو وہ منظر
وہ حجرۂ پرُ نور وہ خلوت گہِ سرورؐ
اس حجرے کے انوار سے ہر چیز منور
روحیں بھی چلی آئیں نگاہوں میں سمٹ کر
خوابیدنِ سرورؐ سے خبردار فضائیں
کرتی ہیں طواف ان کا دبے پاؤں ہوائیں

www.khrooj.com

یہ خواب کا عالم یہ مزین سا شبستاں
تکیے پہ سرِ پاک بصد ناز بصد شاں
مخمل کا بچھونا جو نبوت کا نگہباں
تکیہ وہ کہ خود زانوئے مریم ہو ثنا خواں
ملکوت کی تسبیح میں لوری کی صدا ہے
بستر کی اس آغوش میں ممتا کی ادا ہے

کوثر میں یہ کھلتے ہوئے خوابوں کے تسلسل
یہ خواب ، یہ چھاتی میں تنفس سے تزلزل
عارض پہ مچلتی ہوئی یہ زلف ، یہ کاکل
قوسین کے عنوان پہ ابرو کا تقابل
ان اطلسی پلکوں کی یوں پلکوں سے لگن ہے
اُس پار کے بچھڑوں کا یہاں عید ملن ہے

رخساروں کے انداز میں ڈھالے ہوئے افلاک
ہونٹوں کی حلاوت کا عمل خلقت لولاک
ہونٹوں کی حرارت سے پگھلتے ہوئے ادراک
انوار سے اک کاہکشاں ہیں خس و خاشاک
چہرے کی بشاشت کو تقدس نے سنبھالا
کرتا ہے مگس رانی سدا نور کا ہالا

خالق نے یہ دیکھا جو حجابوں کو ہٹا کر
اک کوکب دُرّی کی طرح رُوئے پیمبر
پروانہ صفت پھرنے لگی رحمت داور
دل تھام کے خود رہ گیا خالق بھی سما پر
کچھ ایسا لبھایا اسی سونے کی ادا نے
محبوب کو دل دے دیا ، رحمت کے بہانے

دل دینے کو دے بیٹھا ، تھی دل دینے کی عجلت
محبوب کے پھر ہجر میں پیدا ہوئی شدت
انگڑایاں لینے لگی پھر وصل کی حسرت
پھر عرش کی خلوت میں تڑپنے لگی وحدت
یوں آنکھ لگی ، رات کا آرام بھی کھویا
جب عشق چرایا تو خدا پل بھی نہ سویا

ہر لمحہ شبِ ہجر کا اک عرصہءِ محشر
طولانی یہ شب ہوتی ہے صدیوں کے برابر
پھرتا ہے نظر میں رخِ محبوب کا منظر
سرد آہیں بھری جاتی ہیں بے ساختہ اٹھ کر
دل ایسا تڑپتا ہے کہ سونے نہیں دیتا
محبوب سے غافل کبھی ہونے نہیں دیتا

www.khrooj.com

بے رنگ سی پھر عرش کی خلوت نظر آئی
ہر سمت میں تنہائی کی وحشت نظر آئی
اور گوشہ نشیں اپنی ہی وحدت نظر آئی
اور گیتی پہ محبوب کی صورت نظر آئی
پھر سوچا خدا نے کہ ملاقات کریں گے
محبوب سے خلوت میں ذرا بات کریں گے

پھر عرش کو انوارِ الٰہی سے سجایا
اور عطر سے معمور فضاؤں کو بسایا
پھر نوری قناتوں کو سرِ عرش لگایا
جبریل کو پھر خلوتِ یزداں میں بلایا
فرمایا کہ تم میرے پیامی ہو وحی ہو
میں چاہتا ہوں آج بھی کچھ نامہ بری ہو

جبریل تجھے آج ہے پھر دھرتی پہ جانا
سرورؐ کو بہر طور ہے افلاک پہ لانا
گر ان کو گراں گزرے مرے عرش پہ آنا
کچھ گدگدی کرنا انہیں آنے پہ منانا
دے بیٹھا ہوں دل ان کو ، مجھے چین نہیں ہے
گر وہ نہ ہوں میرے لئے کونین نہیں ہے

www.khrooj.com

جبریل تم اک بار مجھے ان سے ملا دو
اور میری محبت کا یہ پیغام سنا دو
اب ان کا ، مری آنکھوں کو دیدار دکھا دو
فرقت کی جو تلخی ہے سرِ وصل مٹا دو
مشتاق ہیں آنکھیں مری اس دل کی لگن سے
آنکھوں کی بجھے پیاس محمدؐ کے ملن سے

آرام گہِ شاہ میں جبریل جب آئے
سرتاجِ رسل شان سے سوتے ہوئے پائے
جبریل نے سوچا کہ وہ کس طرح جگائے
رخسارے خود ہی پاؤں کے تلوؤں سے لگائے
اک میٹھی سی رو دوڑ گئی لمس کی تن میں
سر رکھ دیا پھر سجدۂ سرکارِ زمن میں

سرکار نے جب کھول دیں خوابیدہ نگاہیں
آنکھوں کے حسیں ڈورے کہ محشر کی ادائیں
اور دیویءِ فطرت کو پئے بن جو پلائیں
ساغر سے ہوئیں جھوم کے مانوس فضائیں
مخمور سی آنکھیں وہ ادھر خواب گرفتہ
اک کیف میں ہر چیز مئے ناب گرفتہ

www.khrooj.com

جبریل نے کی عرض کہ یا شاہِ زمانہ
اقصیٰ نے ہے اعزاز حضور آپ سے پانا
اور آپ نے ہے شرف نبیوں کو دلانا
تکلیف نہ سمجھیں ہے ذرا عرش پہ جانا
کروانا ہے معراج حضور عرشِ بریں کو
پھر وصل کی حسرت بھی ہے خلاقِ زمیں کو

فرمایا ذرا یہ تو کہو کیسا سفر ہے
یہ شب ہے ، نجانے وہ کٹھن راہگذر ہے
اور مجھ پہ عبادت کی تھکن کا بھی اثر ہے
ہم صبح چلے جائیں گے نزدیک سحر ہے
اب نیند کی میٹھاس سے آنکھیں بھی ہیں بوجھل
جانا ہے تو جائیں گے مگر کیسی اُتاول

اقصیٰ بھی ہے نزدیک ، نہیں عرش بھی کچھ دور
اور مجھ کو تو خوشنودیءِ خالق بھی ہے منظور
یوں رات گئے جانا بھی اچھا نہیں مشہور
پھر خوابِ سکوں بیز سے آنکھیں بھی ہیں مخمور
چپکے سے نہ جائیں کہ ذرا چین بھی پائیں
جی چاہتا ہے دن کو بڑی دھوم سے جائیں

www.khrooj.com

کی عرض بجا آپ کا ارشاد ہوا ہے
سرتاجِ رسل آپ کا ہر حکم بجا ہے
لیکن مجھے خالق سے یہی حکم ملا ہے
جو آپ کی سرکاؔر میں اب عرض کیا ہے
پھر عرض ہے جب تک یہ ملاقات نہ ہو گی
دن ایک طرف ختم کبھی رات نہ ہو گی

لمحات کا ہر سانس بھی نتھنوں میں رکا ہے
اور دھڑکنیں یہ وقت کا دل بھول چکا ہے
ٹھہرے ہوئے اوقات کا مجمع سا لگا ہے
پہروں کا یہ رتھ باندھ کے خود وقت کھڑا ہے
یخ بستہ ہے ساعات کے دریا کی روانی
ہے ملتوی صدیوں کیلیئے دن کی کہانی

اب وقت کی پائل کا چھنکنا نہیں ممکن
اس رات کی چوڑی کا کھنکنا نہیں ممکن
لمحات کے بچوں کا ہمکنا نہیں ممکن
اور فجر کی بندیا کا چمکنا نہیں ممکن
جب آپ کے آنے کی خبر کانوں پڑی ہے
ہر چیز ادب سے تیرے خاموش کھڑی ہے

www.khrooj.com

فرمایا چلو ٹھیک ہے چلنے پہ ہیں تیار
خوابوں سے ذرا اچھی طرح ہونے دو بیدار
اب غسل بھی کر لیں کہ نہ ہو کسل گرانبار
پوشاک شہانہ سے ستارے ہوں شرم سار
جب عرش پہ جانا ہے تو جائیں گے سنور کے
ہم آج تو مہمان ہیں توحید کے گھر کے

آنکھوں میں ادھر خواب کا عالم وہ دلآویز
ہاتھوں کو کیا سرخیءِ رحمت سے حنا بیز
اور ہونٹ کئے دھیمی دعاؤں سے کرم ریز
مازاغ سے جلدی میں کئے نوک پلک تیز
ابرو وہ مچلتی کبھی قمقام پہ صمصام
وہ حسن کہ کفار کا ہوتا رہے قتل عام

غازے کی طرح شرم و حیا رخ پہ عیاں ہے
ہونٹوں پہ لجاتی ہوئی کلیوں کا سماں ہے
اور مانگ کہ سمٹائی ہوئی کاہکشاں ہے
یا نور کی اک علقمہ جنت میں رواں ہے
زلفیں وہ کہ رحمت کی گھٹا چھائی ہوئی ہے
کاکل وہ کہ طوبیٰ پہ بہار آئی ہوئی ہے

www.khrooj.com

پوشاک کی وہ شان کہ عاجز ہوں ثنا سے
کرنوں کے سب اطوار ہر اک تار عبا سے
بوتام میں صد حسن ہے انداز و ادا سے
حوروں کے یہ دیدے ہیں کہ لپٹے ہیں قبا سے
جب سج گئے نوشاہ کی صورت شہِ خاور
پھر حوروں کے زمرے میں روانہ ہوئے سرورؐ

رف رف وہ کہ بجلی سی چمکتی نظر آئی
اک صاعقہ فلکوں پہ لپکتی نظر آئی
اس حسن سے حوروں کو جھٹکتی نظر آئی
طوبیٰ کی ہر اک شاخ لچکتی نظر آئی
یوں محفل انجم سے نکلتی نظر آئی
ٹاپوں سے ستاروں کو کچلتی نظر آئی

محبوب کے سب راستے خالق نے سجائے
ملکوت کے دستے ، سبھی راہوں میں بٹھائے
صف بستہ نبی راہوں پہ تعظیم کو آئے
پھر عرش پہ صلوات کے بینر بھی لگائے
خالق کو جو مطلوب تھی توقیرِ محمدؐ
آویزاں سرِ عرش کی تصویرِ محمدؐ

روشن تھے چراغاں سے سبھی عرش کے پہلو
لی عاریتہً زلفِ محمدؐ سے بھی خوشبو
پھر جامِ معلیٰ ہوا انوار سے مملو
اسماءِ آئمہ کے وہ کتبے تھے ہر اک سو
ہر سمت سے تھیں اَھْلاً و سَھْلاً کی صدائیں
مہمان کو ہم دل میں یا آنکھوں میں بٹھائیں

آئے جو سرِ عرش بصد شان پیغمبرؐ
انوار کے زینوں کی ہوئیں آنکھیں منور
نعلین کو ہر زینہ نے بوسہ دیا بڑھ کر
خود عرش بنا فرش ، جو پلکیں ہوئیں راہ پر
صلوات نچھاور ہوئی ہر کنگرے کے لب سے
ایستادہ ستوں ہو گئے سرورؐ کے ادب سے

رکھا جو قدم خانہءِ توحید کے اندر
آنکھوں میں پناہ لیتا تھا مازاغ سمٹ کر
اک تمکنت آمیز ہر اندازِ پیغمبر
نعلین کے قالینِ معلیٰ تھے ثنا گر
جب جلوہ فگن ہو گئے سرکارؐ سرِ تخت
پردوں پہ یہ تحریر عیاں پائی ''زہے بخت''

کچھ یوں ہوا خالق سے ملاقات کا آغاز
آنے لگی پھر پردۂ توحید سے آواز
میں رازِ خفی ہوں کہ ہے اک تو میرا ہمراز
محبوب کی خاطر میں ہے یہ دعوتِ شیراز
مٹنے ہیں سبھی فاصلے اس شب کو بہر طور
آ جاؤ قریب اور قریب اور قریب اور

سرورؐ نے سنی پردۂ وحدت سے جب آواز
حیراں ہوئے کس کی ہے یہ آواز ہے کیا راز
کی عرض کہ دعوت کا ملا ہے مجھے اعزاز
گفتار میں لیکن ہے کسی اور کا انداز
آئی یہ صدا مجھ پہ تجھے ایسا گماں ہے
گفتار میں مصروف تو اللہ کی زباں ہے

کی عرض کہ محبوب سے ہے تجھ کو محبت
یوں پردے میں چھپ جانا، نہیں عشق کی عادت
آواز سنانے ہی کو دی تھی یہ ضیافت
پردے سے برآمد ہوا اک دم یدِ قدرت
حیرت سے کہا کس کا ہے یہ ہاتھ یہ کیا ہے؟
ارشاد ہوا دیکھو یہی دست خدا ہے

www.khrooj.com

کی عرض کہ حیراں ہوں یہی دست خدا ہے
انگلی میں انگوٹھی بھی ہے ، یہ ماجرا کیا ہے
یہ ہاتھ بھی مانوس ہے ، مانوس ادا ہے
کی عرض انگوٹھی کو تو پہچان لیا ہے
پردے کو اٹھا دو یہ تجسس نہ بڑھاؤ
ہے کون پس پردہ مجھے بھی تو دکھاؤ

یہ مان لیا پردے میں عالم کا خدا ہے
عاشق ہے میری ذات کا جو ربِ علیٰ ہے
عشاق کی دنیا میں یہی رسمِ وفا ہے
حیران ہے محبوب کہ عاشق تو چھپا ہے
کیا کہنے شبِ وصل کے، کیا اس کے ہیں اقدار
محبوب ترس جائے اور عاشق کو ہو دیدار

فرمایا ذرا دائیں طرف دیکھئے سرورؐ
گر دیکھنا مطلوب ہے یہ چہرۂ داور
سرورؐ نے جو دیکھا تو نظر آیا یہ منظر
پہلو میں کھڑے ہنستے ہیں خود حیدرؑ و صفدر
حیراں ہوئے سرورؐ انہیں چھوڑا تھا زمیں پر
یہ کیسے چلے آئے ہیں اب عرشِ بریں پر

www.khrooj.com

کی عرض کہ پردے میں صدا بھی تھی انہی کی
توحید کے لہجے میں ادا بھی تھی انہی کی
اور ہاتھ میں مانوس حنا بھی تھی انہی کی
انگلی کی انگوٹھی میں جلا بھی تھی انہی کی
یہ تین مقامات پہ ، موجود بیک وقت
خود عبد ، وسیلہ بھی ، اور معبود بیک وقت

ارشاد ہوا آپ کی یہ بات بجا ہے
خود میں نے انہیں چہرۂ توحید کہا ہے
اعضائے خدا یہ ہیں ، خدا ان کی انا ہے
رخ کیجئے جس سمت ادھر وجہہ خدا ہے
کی عرض کہ خالق تیرے معراج کی کیا بات
معراج تو ہے بھائی کی بھائی سے ملاقات

اک بھائی نے جب کی تھی برادر کی ضیافت
پھر کیا تھی یہاں پردہ لگانے کی ضرورت
ممکن نہیں جب عرش پہ بھی تیری زیارت
حیدرؑ کیلئے کیوں ہے یہاں پردۂ غیبت
کیوں مجھ پہ مسلط ہے تکلف کا یہ پہرہ
کیوں بھائی سے پوشیدہ رہا بھائی کا چہرہ

ارشاد ہوا ٹھیک ہے ، یہ تیرا وصی ہے
کونین کے مابین وسیلہ بھی یہی ہے
شہ رگ سے بھی نزدیک مری ذات رہی ہے
یہ مجھ سے بھی نزدیک رہا ہے کہ علیؑ ہے
گو ظاہری دنیا میں تو نائب یہ ترا ہے
گر غور سے دیکھو تو ، یہ عرشوں کا خدا ہے

کی عرض کہ خالق یہ عجب بات ہوئی ہے
صدیوں سے بھی طولانی یہی رات ہوئی ہے
اور مجھ کو بھی تکلیفِ مسافات ہوئی ہے
پھر عرش پہ بھائی سے ملاقات ہوئی ہے
کیونکہ یہ تری دید کا موقع تھا سنہرا
حسرت تو یہ تھی دیکھیں گے توحید کا چہرا

ارشاد ہوا بائیں طرف دیکھئے سرورؐ
اس سمت ہے توحید کے انوار کا منظر
سرورؐ نے جو دیکھا تو ہوئیں آنکھیں منور
انوار ہیں بارہ جو ہیں عظمت میں برابر
مسند پہ بڑی شان سے سب جلوہ نما تھے
خالق کی زبانی ، یہی انوارِ خدا تھے

سرکارؐ نے کی عرض کہ یہ کیسا ہے مشہد
بیٹھے ہوئے ہیں کون یہ بر تختِ زبر جد
کیا نام ہے ان کا یہ جو ہیں اظہر و اشہد
ارشاد ہوا سارے کے سارے ہیں محمدؐ
سب بیٹھے ہیں اور وسط میں جو فرد کھڑا ہے
دیکھو کہ یہی منتقم آلعباؑ ہے

آویزاں جو ہے سامنے یہ پردۂ داور
وہ ذات ہے موجود اسی پردے کے اندر
رکنے کا تجھے امر ہے جس ذات کے در پر
اس ذات کے محرم تو ہیں اک صفدر و حیدرؑ
وہ ذات حقیقت ہی میں تقدیس جلی ہے
خالق کی انا گوہرِ توحید وہی ہے

خالق کے یہ انوار ہیں ، خالق کی یہ آیات
خالق کے یہ دیدار ہیں ، خالق کی ملاقات
خالق کا یہی امر ہیں ، خالق کی ہر اک بات
خالق کے یہ اوصاف ہیں ، خالق کی ہیں یہ ذات
ممکن نہیں تفریق کہ یہ کون ہیں کیا ہیں
خالق میں یہ شامل ہیں یا خالق سے جدا ہیں

www.khrooj.com

اس راز کا انجام ہے اس راز کا آغاز
اس راز کو خالق نے کیا دہر میں ممتاز
خاموش اے جعفرؔ کہ نہ کھل جائے یہی راز
اونچی ہی نہ ہو جائے تری فکر کی پرواز
یہ گوہرِ عرفاں ہیں ، نہ لانا تو سرِ عام
ان فتوؤں کی منڈی میں نہ ہو جائیں یہ نیلام

قطعہ

کس نے رکھا دوش نبوی پر قدم تاریخ دیکھ
بھائی کہتے تھے کسے شاہِ امم تاریخ دیکھ

ختم کس نے کر دیا فرضی خداؤں کا وجود
کس نے ساری عمر پوجے ہیں صنم تاریخ دیکھ

......☆......

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

ابوالآئمہ

علیہ الصلوات والسلام

حیدرؑ ترے انوار سرِ عرش ہویدا
موجب تو ہے، افلاک کیئے تو نے ہیں پیدا
بسم اللہ کی با میں ہے تو ہی دل کا سویدا
پروانۂ توحید جو ہے تیرا ہے شیدا
عاجز ہے خرد، گنگ ہیں اعجاز ادب کے
توصیف میں چلتا ہے قلم خوف سے دب کے

گر علم کو دیکھیں تو حسیں باب علیؑ ہیں
اور عرش کے مطلع کے مئے ناب علیؑ ہیں
خالق کے سب اسماء بھی اور القاب علیؑ ہیں
خالق جو مسبب ہے تو اسباب علیؑ ہیں
خلوت گہ توحید میں الفت کا ملن ہیں
وحدت کے شبستاں میں نداؤں کی پون ہیں

www.khrooj.com

خالق کا یدِ باسطہ عرفاں کا تو پنگھٹ
اس نام سے ہے عرش کے کنگروں کی سجاوٹ
اور حجلہِ یکتائی میں عظمت تیری پرگھٹ
گونجی ہے سرِ عرش ترے قدموں کی آہٹ
سوتا ہے تو اک سوتا عبادات کا پھوٹے
اٹھو تو پھر اک کوہِ گراں کفر پہ ٹوٹے

محراب تقدس تو عبادات کا معراج
اک نہج بلاغت تیری تفسیر کا منہاج
سرتاجِ رسل زادی کا تو مالک و سرتاج
فطرت کا مربی تو ہی تقدیس کی ہے لاج
یہ عظمت و اجلال ہے ملکوت کی مبحث
ہے عقل سے بالا تیری وحدت کا مثلث

کفار دہل جائیں تیرے قدموں کی وہ چاپ
اور سجدے میں گر جاتے ہیں تثلیث کے پرتاپ
توحید نظر آئے ، ہوں گر جلوہ نما آپ
الفت سے تیری عفو ہیں ، انساں کے مہا پاپ
ہے پیار ترا باطل و اسلام کی اک جانچ
انساں کو کھرا کرتی ہے جلووں کی حسیں آنچ

حملوں میں ترے حشر کے انداز کی تشریح
آنکھوں میں تری قہر خداوند کی توضیح
اور تیری شجاعت میں نہاں انس کی تصحیح
ہر ضرب میں توحید کے انوار کی تصریح
اس شان سے کی شجرۂ تکفیر کی توبیخ
فاتح کی طرح لکھی ہے اسلام کی تاریخ

اور تو ہے درِ حطّہ عقیدت کے محل کا
اور تو ہی ذریعہ ہے مکافاتِ عمل کا
تو مرجع مطلق ہے کل ادیان و ملل کا
مصداق ہے تو چہرۂ اللہ اجل کا
ہر کام ترا حکمت قدرت سے ہم آہنگ
سجدے میں ترے پڑتے ہیں مسجودِ جہاں سنگ

شوکت سے سراسیمہ سبھی قیصر الحاد
حملوں سے تیرے کھلتی چلے کفر کی بنیاد
وہ شان غنٰی جس سے جلیں ہیکل شداد
تو کفر کی سنگاخ چٹانوں کا ہے فرہاد
اک جوئے لبن دہر کے پربت پہ بہا دی
اک بیل حقائق کی تشکک پہ چڑھا دی

قرآن ترے تذکرۂ شان سے مبسوط
کل صحف سماوی ترے اذکار سے مربوط
مبعوث نبی تیری ولایت ہی سے مشروط
دل ہائے شکستہ تیرے احساس سے مضبوط
اور عالم لاہوت ترے عشق سے محفوظ
شہکار ترے خامے کی وہ تختیءِ محفوظ

تو عامر اسلام ، تو ہی دین کا نباض
دے تاج فقیروں کو تیری حکمت فیاض
سر پیچ کے پورے کرے دشمن کے تو اغراض
محرومیءِ حق پر بھی تھے حاوی تیرے اغماض
قرآں میں نبیوں کے یہ جتنے بھی قصص ہیں
سب تیرے ہی خلاق ازل ہونے پہ نص ہیں

تو قطب تصوف ہے ، تو ویدوں میں کبھی اوم
تو ایلیا انجیل میں ، کرشن کہیں مرقوم
قرآن میں اعلیٰ و علیؑ تیرا ہی مفہوم
تو قسمت اسلام ، تو تسلیم کا مقسوم
وحدت کے حجابوں سے جھلکتے ہیں ترے ہاتھ
پرماتما ، بھگوان ، تو من موہن و ٹیگ ناتھ

اور تیری عطا ، دشمن جاں ، رحم سے دو چار
فاقوں میں بھی سائل پہ ہے رزاقی کا اظہار
اللہ کے ارادوں کا تو ہی مالک و مختار
قرآن میں نمونہءِ عمل اک ترا کردار
تھا شرعِ محمدؐ کا نفاذ آپ کے دم سے
محکم تھا تقدس کا محاذ آپ کے دم سے

عالم کی رگِ جاں میں تو باطل کی کسک تھی
ہر حجرۂ قلبی میں لگی مسند شک تھی
نمرودی چتاؤں میں جہنم کی لپک تھی
اور جہل کی آنکھوں میں فقط زر کی چمک تھی
اور شرک تھا مصروفِ طرب زر کے گھمنڈ پر
عصیان مزے لوٹتا تھا ظلم کی ٹھنڈ پر

ظاہر ہوا تو خانہءِ قدرت سے یکایک
یہ دنیائے باطل پہ تھا بھونچال بھیانک
آتش کدے فارس کے ہوئے سرد اچانک
سجدے میں گرے تیرے سبھی لات و حبل تک
کہتا ہوا آیا جو انااللہ ترا نور
انوار سے جلتا تھا عقائد کا ہر اک طور

اس نور سے پھٹتا گیا ظلمت کا سمندر
انگڑائیاں لینے لگا اک حسن سمٹ کر
نازل ہوا کعبہ میں جو توحید کا پیکر
پروانہ صفت پھرنے لگے آ کے پیمبر
دیکھی جو تری صورت تنزیل بہ اکرام
خود بت بنے تکتے رہے حیرت سے کل اصنام

معلوم نہیں کون ہے تو مرکز آیات
پرواز سے قاصر ہیں یہ ٹھٹھرے سے خیالات
توصیف کے اور عقل کے ہیں بیچ حجابات
تعریف میں دل کہتا ہے پڑھتا رہوں صلوات
جلووں کی حسیں دھند میں تفہیم پڑی ہے
اور چشم تخئیل یونہی حیران کھڑی ہے

تو ایک طرف پردۂ وحدت کا حسیں راز
معراج میں خالق کا بیاں تیرا ہی انداز
آتی ہے پھر ایمن کے شجر سے تیری آواز
پھر ایک قلندر سا ترے فقر کا اعجاز
اس آنکھ مچولی میں حقائق تو ہیں روپوش
شاید تو چھپا رب ہے ، اے ظاہر کا دلق پوش

www.khrooj.com

اک سمت تو قاموص کی چولوں کو اکھاڑے
اور مرحب و عنتر کو پھر اک پل میں پچھاڑے
بچپن وہ کہ بھولے سے اگر ہاتھ بھی جھاڑے
اس ہاتھ سے بوجہل کے حلیوں کو بگاڑے
پھر نانِ جویں گھٹنوں لگانے پہ نہ ٹوٹے
دشمن کی نہ کیوں آنکھ انہی باتوں سے پھوٹے

اک سمت رکوع میں تیری سائل پہ نظر ہو
انگشتری دے دے ، نہ عبادت پہ اثر ہو
پھر جنگ میں تو محو عبادت میں اگر ہو
پھر تیر کھینچیں جسم سے تجھ کو نہ خبر ہو
دو رنگی تیری ایسی کہ ہر بات اچنبھا ہے
حیران ہے یقیں کون سے انداز میں سچ ہے

اک سمت تو تقدیمِ دو عالم سے بڑھا ہے
پیشانیءِ جنت پہ ترا نام کڑھا ہے
جبریل نے پھر حق کا سبق تجھ سے پڑھا ہے
سرورؐ کی زباں چوس کے پروان چڑھا ہے
اک سمت تو عمرانؑ کا ذیجاہ خلف ہے
پھر ربِ نجی ہونا بھی تیرا ہی شرف ہے

چالیس مقاموں پہ تو اک وقت میں موجود
اور تیری صداقت پہ گواہ دہر کا معبود
کفار کے تو عقب میں ، ہر ایک کا مقصود
اعمالِ عوالم پہ تو ہی شاہد و مشہود
عالم سے تو ممتاز علیؑ اعلیٰ و مفروق
افہام ہی الجھے ہیں تو خالق ہے یا مخلوق

اک سمت موہّب ہے تو تقدیر امم میں
مومن کا نگہبان ہے تو ملک عدم میں
تو جشن بہاراں ہے شجاعت کے اِرم میں
جنات پہ فاتح ہوا تو بیر الم میں
بے سود کبھی آہنی زنجیر کا جادو
رسی میں بندھے آنا ، تیرا دوسرا پہلو

کس رنگ میں ڈھونڈھے تجھے منطق کا سراغی
کیا دیکھے تجھے دہر کی مکفور دماغی
اقبالی تیری شان کے ہیں خود تیرے باغی
ہٹ دھرم رہی کفر کی پر طینت طاغی
جلوہ تیری قدرت کا ہر اک دور میں دیکھا
تو دست خداوند میں تقدیر کی ریکھا

www.khrooj.com

روحوں کا مربی تو نبوت کا اک احساس
اسلام کی وابستہ ہوئی تجھ سے ہر اک آس
ہوتی ہے مبدل بہ امید آپ کی ہر یاس
جھکتا ہے تیری سمت مذاہب کا یہ مقیاس
تو شیر خدا حیدرؑ و صفدر ہے شجاع ہے
تو نورِ خداوند کی زخشدہ شعاع ہے

افلاک پہ اونٹوں کی قطاروں میں تیری بات
ہر ایک کجاوے کے کتب ، تیری حکایات
پھر آبی خلائق سے شناسا ہے تیری ذات
پھر خضر کو تو ڈھونڈ نکالے پس ظلمات
گمشدگی حسنینؑ کا پھر کرتا ہے اعلان
کیوں ایسی کتابوں سے بھٹک جائے نہ انسان

سلمانؑ کے وہ قلب میں کیا بات تھی مضمر
بوذر پہ بھی وہ بات اگر کرتے نشابر
کر دیتے انہیں قتل اسی پل میں اباذر
کچھ تیرے ہی بارے میں تھا اے فاتح خیبر
اظہار کا گو تلخ تجربہ نہ ہوا تھا
سلمان کے سینے میں کہیں تو ہی چھپا تھا

www.khrooj.com

خلاقِ ازل کون ہے؟ جب نور ہے تخلیق
یہ عرش و قلم ، تختیءِ مسطور ہے تخلیق
ایمن ، وہ شجر ، وادیءِ کوہ طور ہے تخلیق
وہ پردہ ، ندا ناطق مستور ہے تخلیق
لیکن تیرے کن کہنے سے سب کچھ جو بنا ہے
پھر تو بھی تو مخلوق یا عالم کا خدا ہے

اس بات سے آگے تو ہے مفلوج خرد بھی
ماؤف تخئیل کے ہے سوچوں کی رسد بھی
اور عقل تو کچھ سوچ کے کر دیتی ہے رد بھی
دِکھتا ہے تو انسان بھی ، اللہ الصمد بھی
جعفرؔ ابھی اس راز پہ صد پردے پڑے ہیں
اب فکر کے غواص بھی حیران کھڑے ہیں

......☆......

www.khrooj.com

یامولا کریمؑ

ولادت ابوالائمہؑ

علیہ الصلوات والسلام

تیرہ رجب ہے چشمۂ فکر و نظر کھلا
حق کی فصیل علم کا حیدرؑ ہے در کھلا
گویا جہاں میں کاکل ابر گہر کھلا
نورِ محمدیؐ کا ہے نصف دِگر کھلا
خالق کے گھر میں آیا ہے دامادِ مصطفیٰ
بھیجی ہے کبریا نے یہ اِمداد مصطفیٰ

غل ہے فلک پہ آمدِ شاہِ نجف ہوئی
فرقِ زمیں سے بردِ ستم اک طرف ہوئی
تعظیم کو تو راست نبیوں کی صف ہوئی
کعبے میں آمدِ شہِ یزداں شرف ہوئی
بنتؑ اسد کے رخ پہ وہ نوروں کا رت جگا
ششدر ہوا یوں کعبہ ، نیا در بنا دیا

www.khrooj.com

بیت خدا میں دعوتِ بنتِ اسد ہے آج
ہر لمحہ وقفِ صورتِ ملکِ ابد ہے آج
رحمت فزا زمانے پہ وجہہ صمد ہے آج
اور باطلہ خداؤں کا دھرتی پہ رد ہے آج
کعبہ کو شرف جلوۂ صد کبریا ملا
بنت اسد کو تحفۂ شیر خدا ملا

شہزادیٔ عرب وہ ادھر بیت لامکاں
ملکوت کے سجود کا تابندہ آسماں
محو طواف ہیں کہ پکارے گا میزباں
دعوت نہ ہو تو کعبہ میں جانا ہے کسرِ شاں
دل میں ہے یہ خیال کہ بیت خدا میں جائیں
خود دار ذہنیت کا تقاضہ ہے وہ بلائیں

ناگاہ تب یہ ہاتف ملہم نے دی صدا
اپنا ہی گھر ہے آؤ تکلف نہیں بجا
کعبہ بھی تیرا گھر ہے یہاں آؤ تو ذرا
خوش آمدید مادرِؑ سلطان لافتیٰ
مریم ہیں بے قرار شرف ان کو دیجئے
چشمین فرش راہ ہیں قدم رنجہ کیجئے

www.khrooj.com

کی عرض تو کریم ہے اے میرے کبریا
حیراں ہوں میں تو دیکھ کے دعوت کا ماجرا
مہماں تو بن کے آئی ہوں سمجھوں میں اس سے کیا
ہے میزباں کے گھر پہ تو تالا پڑا ہوا
یہ بے رخی مزاج گرامی پہ بھار ہے
اب دو قدم بھی چلنا ہمیں ناگوار ہے

آئی صدا اے کعبہ اگر یہ پلٹ گئی
سمجھو ابد تلک تیری توقیر گھٹ گئی
بیت خدا کی خوف سے دیوار پھٹ گئی
ہر اک خلش مزاج شہانہ سے چھٹ گئی
وحدت نے شان حیدرؑ کرار کھول دی
در کھولنے کی جلدی میں دیوار کھول دی

کی عرض تیرے گھر میں ہیں اصنام جا گزیں
پتھر ہیں یہ اگرچہ پہ محرم مرے نہیں
میں پردہ دار ، خلوتِ توحید پر مکیں
آئے ہے شرم دیکھیں یہ کیونکر مجھے مکیں
شرما رہی ہوں میں کہ یہ فرضی خدا تو ہیں
انسان گو نہیں ہیں پہ انساں نما تو ہیں

www.khrooj.com

پھر دی یہ آ کے مریم و سارا نے اطلاع
اب ہو چکا ہے فرضی خداؤں کا اندفاع
ہے منتظر حضور کا حوروں کا اجتماع
اس گھر کی آج کیجئے تکمیل ارتفاع
کعبے کے بام و در سبھی محو درود ہیں
اصنام بھی حضور کے محو سجود ہیں

آنچل سنبھالا ، سوچا اور اندر اتر گئیں
انداز پر وقار سے کعبے کے در گئیں
بیت خدا کی قسمتیں پل میں سنور گئیں
لاکھوں قیامتیں دل حق پر گزر گئیں
ہر خشت سے عیاں ہوئے انوارِ داوری
کعبہ! زہے نصیب یہ تشریف آوری

اللہ رے یہ ملکہ عصمت کا احتشام
سجدے میں جھک چکے ہیں جہاں کے نبی تمام
ملحوظ ہے خدا کو بھی بی بیؑ کا احترام
ہونے لگا عجیب ضیافت کا اہتمام
حوریں ہزاروں آئی تھیں تھوڑی سی دیر میں
گلہائے خلد جوڑے بہشتی چنگیر میں

آراستہ تھی مسند زریں بھی بر محل
وقف ثبات ہونے لگا ایک ایک پل
مریم سنبھالے بیٹھی تھی جنت کی مورچھل
خوانچوں میں سج چکے تھے بہشت بریں کے پھل
یوخابہ آفتابہ کیئے منتخب کھڑیں
لعبہ لئے سلفچی قریں با ادب کھڑیں

ناگاہ سقفِ کعبہ ہوئی اس قدر بلند
کعبے کے زیر سقف ہوا عرش خود پسند
اور عظمتوں نے ڈالی معلیٰ پہ جا کمند
پھر ہر طرف سے ہو گئے سوچوں کے راہ بند
اشراقِ نورِ حق سے اجالا سا چھا گیا
حوروں کو فرطِ نور سے اک غش سا آ گیا

آغوشِ شاہزادیٔ اِمکاں سنور گئی
اک روشنی سما سے سمک تک بکھر گئی
عصمت سرائے حق سے امامت نکھر گئی
بنت اسد کی گود بھی پھولوں سے بھر گئی
دست دعا اٹھائے کیا شکر لم یزل
ہاتھوں میں جلوہ ریز ہوا حق کا پاک پھل

گھونگھٹ کی اوٹ سے جو سوئے عرش کی نظر
دیکھا تو دیدنی تھا دعاؤں کا یوں اثر
خالق نے کھولا عرش معظم کا پاک در
دامن میں پک کے گر گیا تقدیس کا ثمر
نورِ خدا سے تحفہءِ نور خدا ملا
آغوشِ عاطفت کو شہِؐ لافتیٰ ملا

آئی ندا یہ عرش سے نورِ مبین ہے یہ
قرآن کا اتار ہے حسن حسیں ہے یہ
پیدائشوں سے بالا ہے، ربِ زمیں ہے یہ
تنزیل نورِ حق ہے ولادت نہیں ہے یہ
عقدہ جنم کا حل یوں ہوا ہے دماغ سے
جیسے چراغ ہوتا ہے روشن چراغ سے

شرم و حیا کی ملکہ نے دامن کیا دراز
رحمت فشانی کرنے لگا ربِ کارساز
پل میں مٹے وہ بندہ و یزداں کے امتیاز
نورِ علیؑ سے ہو گیا کعبہ بھی سرفراز
حیدرؑ کی لیں بلائیں خدا کے درود نے
توحید پیش کر دی علیؑ کے سجود نے

وارد ہوئے زمیں پہ جو وہ شاہِؐ ذوالفقار
سجدے میں سر جھکا کے کیا شکرِ کردگار
پھر صحفِ انبیاء کو دیا درسِ افتخار
پھر رحمتیں جہان کی ہونے لگیں نثار
دینِ محمدیؐ کا بھی اعلان ہو گیا
قرأت سے صحفِ حق جو تھا ، قرآن ہو گیا

یہ حکمِ ایزدی ہوا روح الامین کو
کر دو مرصع بیضہءِ فرشِ زمین کو
آراستہ کرو ابھی خلدِ بریں کو
ارزاں کرو جہاں پہ مئے انگبین کو
محبوبِ کبریا کو یہ مژدہ سنایئے
منہ میٹھا ہو تو بات یہ ان کو بتایئے

ان سے کرو یہ عرض کہ اے شاہِ خوش خصال
بیت خدا میں آیا ہے وہ شیرِ ذوالجلال
توحید کی طرح ہے جو بے مثل و بے مثال
نکھرے ہیں آج میری خدائی کے خد و خال
تجھ پر یہ گویا وحی خدا کا نزول ہے
تو اس کے آئینے میں سنورتا رسول ہے

آیا ہے جس کا دین خدا کو تھا انتظار
آیا ہے جس کا ارض و سما کو تھا انتظار
آیا ہے جس کا ربِ علیٰ کو تھا انتظار
جس کا کہ دین حق کی بقا کو تھا انتظار
یہ دُرج داوری کا درِ لا جواب ہے
کعبہ میں گویا وجہہ خدا بے نقاب ہے

تھا ملتوی اسی پہ نبوت کا کاروبار
اب تک رہا ہے ظلم معصیت شکار
آیا ہے آج دہر پہ وہ امرِ کردگار
اسلام کے بلاد کا جو حلقہءِ نہار
تیری ہے وہ پناہ ، تو رسالت پناہ ہے
جاؤ کہ منتظر تیری اس کی نگاہ ہے

جبریل نے دی جبکہ محمدؐ کو یہ خبر
آیا ہے آج تیری رسالت کا منتظَر
آئی ہے آج پہنے ہوئے خرقہءِ بشر
خلاقِ دو جہاں کی مشیت تمام تر
خالق کا دستِ راست ہے آنکھوں کا نور ہے
کعبہ میں آج کیا ہے؟ خدا کا ظہور ہے

جبریل نے پیامِ خداوند جب دیا
باقی رہی نہ ان کی مسرت کی انتہا
آئے حرم میں دوڑ کے سرتاجِ انبیاء
آئی صدا یہ حل و حرم سے کہ مرحبا
دیکھا دلہن کی طرح سجا بیتِ محترم
کعبے کے گرد دیکھے نبیوں کے سر بھی خم

جاری کیا رسولؐ خداوند نے طواف
مژگاں سے کر رہے تھے ملک فرشِ راہ صاف
جب تک ہوا نہ رازِ الٰہی کا انکشاف
جاری رہی زبانِ مبارک پہ لئیلاف
سوچا کہ یہ ملاپ اکائی صفات ہے
دو نصف مل بھی جائیں تو اکمل کی بات ہے

دیوارِ کعبہ ایک طرف کو سرک گئی
اجلال سے زمیں کی بھی چھاتی دھڑک گئی
اور چشم خاوری کی پلک بھی جھپک گئی
تا آسمان نورِ خدا کی چمک گئی
بنت اسد کے ہاتھوں پہ اللہ کا اسد
آئی صدا کہ دُور سدا دُور چشمِ بد

www.khrooj.com

سرورؐ نے کی یہ عرض چچی جان السلام
امِّ الاسد اے زوجہءِ عمرانؐ السلام
بیت خدا میں واردہ مہمان السلام
تفسیر نور و صورہءِ رحمان السلام
سرورؐ نے بڑھ کے بھائی کو ہاتھوں پہ جب لیا
قرآن جیسے لیتے ہیں یوں با ادب لیا

ٹھنڈی ہوئیں نگاہیں جو چہرے پہ کی نظر
بشری سی آنکھیں ان پہ کمانیں سی مختصر
پیشانی روزِ عید کی پھٹتی ہوئی سحر
پلکوں کی بستگی میں سکونِ دل بشر
آنکھیں ہیں بند ، دودھ بھی ماں کا پیا نہیں
رزّاقِ کل نے رزق جہاں سے لیا نہیں

معصومیت کی شان تو چہرے پہ ہے عیاں
ظاہر طفولیت میں ہے جاویدیت نہاں
آمد ہے آج ان کی ، حقیقت تو ہے وہاں
جس جا پہ لامکاں ہے ، مکاں ہے ، نہ ہے زماں
یہ لم یلد ہیں ان کی عنایت تو اک طرف
چاہا ہے جس کو بخشتا ہے ماں باپ کا شرف

www.khrooj.com

آنکھیں ہیں بند ان کو فقط ایک آس ہے
دیدارِ مصطفیٰ کی نظر کو پیاس ہے
چپ ہیں زبانِ حال سے یہ التماس ہے
ہونٹوں کو اک لعابِ محمدؐ ہی راس ہے
چوسی زباں تو آئی صدا آسمان سے
رزّاقِ کل کو رزق ملا ہے زبان سے

آیا پھر اک طرف سے جہالت کا دیوتا
سرمہ لئے وہ ہاتھوں میں لات و منات کا
بوجہل کا ہمیشہ سے اک یہ اصول تھا
پیدا جو ہوتے بچے تو یہ سرمہ ڈالتا
پراتم بنا ہوا تھا یہ حربے نکال کر
پیسے بٹورتا تھا سدا سرمہ ڈال کر

جب آمد امیرؑ کی اس کو ملی خبر
کعبہ میں آیا ذہن میں صرف اتنا سوچ کر
اہل عرب میں سب سے گرامی ہے ان کا گھر
سرمہ میں ڈال لوں گا بٹوروں گا مال و زر
سرمہ یہ کیا ہے خاک ہے چکر چلاؤں گا
دعویٰ تبرکاً کا ہے پیسے کماؤں گا

www.khrooj.com

آیا حرم میں دیکھا یہ منظر عجیب تر
مسرور تر ہیں آج شہنشاہؐ بحر و بر
ہاتھوں پہ چھوٹا بھائی ہے چہرے پہ ہے نظر
کرتے ہیں باتیں پیار سے ہونٹوں کو چوم کر
کچھ دھیمی دھیمی باتوں میں راز و نیاز ہے
دیکھو نبیؐ کو ننھے سے بھائی پہ ناز ہے

دھیرے سے شاہِؐ حق سے کی سرورؐ نے گفتگو
چشمین تیری چشم خداوند ہو بہو
عارض سے تیرے عارض کونین سرخرو
میں بھی نبی نہ تھا ، جو نہ آتا جہاں میں تو
اسلامیت کی تجھ پہ حمیدہ نگاہ ہے
یہ کمسنی بھی تیری رسالت پناہ ہے

بوجہل پر رسولؐ کی اک دم پڑی نگاہ
بیڑی نکوستا ہے کہ اللہ کی پناہ
فرمایا مسکرا کے اے عالم کا شہنشاہ
سرمہ لئے وہ آتا ہے بوجہل رو سیاہ
ہرگز نہ آج ایسی زمانے میں بات ہو
چشم خدا میں سرمہء لات و منات ہو

www.khrooj.com

کی عرض اِذن ہو تو ذرا ہاتھ جھاڑ دوں
بابائے جہل کے ذرا حلیئے بگاڑ دوں
گر حکم ہو تو ریش کے بخیے اجاڑ دوں
حق بن کے کفر و شرک کے جبڑے اکھاڑ دوں
اب بت شکستیوں کا بھی امکان چاہیے
کچھ آمد علیؑ کا بھی اعلان چاہیے

آیا قریب شیر خدا کے وہ بدخصال
سرخ از جلال ہو گیا وہ وجہِ ذوالجلال
دست خدا میں اٹھنے کی سرعت تھی یوں کمال
بوجہل کو نہ دونوں جہاں کا رہا خیال
آئی صدا چٹاخ کی ، صورت بگڑ گئی
ایسا پڑا غضب کا کہ بتیسی جھڑ گئی

کوندا لپک گیا جو وہ تھپڑ ہوا رسید
آنکھوں میں دھند چھا گئی چکرا گیا پلید
اس ضرب نے طلوعِ نبوت کی دی نوید
رخ اک طرف کو پھر گیا چلنا ہوا بعید
دست علیؑ میں زورِ الٰہی بھی ساتھ تھا
سمجھا یہ سب نے جوڈو کراٹے کا ہاتھ تھا

www.khrooj.com

رخ پھر گیا یوں ہاتھ پڑا بدخصال کو
چلتا تو تھا جنوب کو رخ تھا شمال کو
سہلاتا جا رہا تھا مسلسل وہ گال کو
دہرا رہا تھا ذہن میں اپنے خیال کو
ظاہر طفولیت ہے حقیقت میں کیا ہے یہ
ننھا سا ہاتھ ہے مگر دست خدا ہے یہ

جعفرؑ کی التجا ہے اے محبوب کردگار
در پر تیرے سوالی نبی لیل والنہار
تیری ہی رحمتوں سے مقدر ہیں استوار
میرا بھی دل ہو کاسۂ دست گدا شمار
تو اپنے پاک گھر کی بہاریں دکھا مجھے
یعنی خروج شاہِؑ زمن ہو عطا مجھے

......☆......

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

آدم ابوالبشر

سرکارؑ کا ایک خطبہ

دربارِ شاہِؑ مرداں وہ پر وقار منظر
ٹھہرا ہوا وہ ہر سو مخلوق کا سمندر
زلف شہؑ امم سے ساری فضا معطر
سر گرم گفتگو ہیں ظل خدائے برتر
تنبیہِ آدمیت الفاظ کا رویہ
اک حَیُّ لَا یَمُوْتِی اندازِ شقشقیہ

مسجد کے بام و در پہ آیات کی نگارش
فقروں کا وہ تواتر فضل و کرم کی بارش
پاسخ کشا سلونی ہر مطمئن گذارش
جملوں کے زمزموں میں کچھ فکر کی سفارش
ہر دل کے راز ایسے پڑھ کر سنا رہا ہے
جیسے ہر اک جبیں پر سب کچھ لکھا ہوا ہے

ہر دل کے مدعا کی تفسیر ہو رہی ہے
ہر ذہن کی جوابی تقریر ہو رہی ہے
تاسیس مصطفیٰ پر تعمیر ہو رہی ہے
اندیشۂ خفی کی تشہیر ہو رہی ہے
اطفالِ معرفت کا مکتب کھلا ہوا ہے
جبریل دست بستہ آگے کھڑا ہوا ہے

پوچھا کسی نے آقا قرآن میں اک خبر ہے
اس دور کے بشر کا آدم ابوالبشر ہے
آدم سے قبل کیا تھا ہر شخص بے خبر ہے
فرمایئے اے قبلہ کیا راز مستتر ہے
اس کا سوال سن کر بتلا دیا ، کہ آدم
سہ بار اس نے پوچھا ، فرما دیا کہ آدم

اس آدمی کی جانب دیکھا نظر اٹھا کر
حیرت ہوئی ہے تجھ کو پوچھا یہ مسکرا کر
کیا مطمئن نہیں تو میرا جواب پا کر
فرمایا شاہِ حق نے سوگند پھر اٹھا کر
گزرے ہیں عالمیں میں یوں بے شمار آدم
لیکن تھے اس زمیں کے اسی ہزار آدم

www.khrooj.com

کی عرض اس نے آقا شک کی کسک نہیں ہے
حق ماننے سے بالکل مجھ کو جھجک نہیں ہے
فرما رہے ہیں جو کچھ اس میں تو شک نہیں ہے
قرآں میں اس کا لیکن اظہار تک نہیں ہے
فرمایا ذکر ان کا قرآں میں آ چکا ہے
لیکن یہ رازِ قدرت پیہم چھپا ہوا ہے

قرآں میں بوالبشر کی وارد جہاں ہے خلقت
یہ جملہ قدسیوں سے فرما رہی ہے قدرت
انساں کو سونپتا ہوں دھرتی کی پھر خلافت
قدسی یہ کہہ رہے ہیں اے مالکِ مشیت
مفسد ہے، پُر خطا ہے، خونخوار ہے یہ آدم
معصیتوں کا پتلہ، بیکار ہے یہ آدم

مفسد وہ کہہ رہے تھے آدم کو کس بنا پر
جب مطّلع نہیں تھے علم آئندہا پر
جمتی تھیں ان کی آنکھیں ماضی کی ہر ادا پر
ہر اک ابوالبشر کی تخلیق و انتہا پر
ظاہر ہے صاف ان کے اندازِ گفتگو سے
مفسد وہ کہہ رہے تھے اس تجربے کی رو سے

www.khrooj.com

پرکھا تھا قدسیوں نے ہر اک ابوالبشر کو
جانچے ہوئے تھے قدسی آدم کی ہر نظر کو
دیکھے ہوئے تھے سارے آدم کے جور و شر کو
وہ اس لئے تھے روکے خلاق بحر و بر کو
اسی ہزار شکلوں میں جانتے تھے اس کو
ماضی کے تجربوں سے پہچانتے تھے اس کو

قبل از ابوالبشر اک مخلوقِ آتشیں تھی
دھرتی پہ بسنے والی وہ خلق اولیں تھی
آباد ان کے دم سے یہ بیضوی زمیں تھی
شیطاں تھا ان کا حاکم اور معصیت ہی دیں تھی
جبروتیت کا اس پر اک دم عذاب آیا
وحدانیت نے صرف اک ابلیس کو بچایا

اسی ہزار آدم آئے پھر اس زمیں پر
ہر اک ابوالبشر تھا دھرتی کی اس جبیں پر
اربوں برس رہے وہ اس دورِ انگبیں پر
سبقت انہیں تھی حاصل مخلوقِ اولیں پر
ہم سب کے تھے محافظ، نورالمنیر ہم ہیں
صوتِ الست کُلِّ شَیْیءٍ قَدِیر ہم ہیں

www.khrooj.com

میں صبح روزِ اول میں عرصہ قیامت
ارفع ہے میری ہستی از مقصدِ قدامت
آدم سرشتۂ من دستم بہ کارِ قدرت
نَحْنُ مَشِیَّۃُ اللّٰہ ، نَحْنُ رَبُّ الشَّرِیْعَۃ
ہے کفر یہ عقیدہ آدم کے ہم پسر ہیں
ہم عین اولیت ، قبل از ابوالبشر ہیں

تینتیس کل ہیں پشتیں ، تارخ سے تا محمدؐ
بنتے ہیں یہ برس تو کل دو ہزار و سہ صد
ہجرت سے بوالبشر کی ، دنیا میں جب ہے آمد
کل شش ہزار و سہ صد پنجاہ برس کی ہے حد
مذکور صحفِ حق ہے ، یہ آخری ہے آدم
بابائے دورِ حاضر حق کا صفی ہے آدم

جب ہم ہیں نورِ اول ثابت ہے یوں قدامت
کل آدموں سے پہلے تھے ہم ہی نورِ وحدت
یہ بات مانتی ہے تقدیمِ آدمیت
آدم یہ آخری ہے ازروئے ایں حقیقت
کل آدموں سے پہلے جو نور جلوہ گر ہیں
اس آخری بشر کے وہ کس طرح پسر ہیں

www.khrooj.com

تیرہ سو سال پہلے جو ہو رہا تھا فرماں
تصدیق کر رہی ہے آج اس کی عقلِ انساں
دورِ جدید اس پر دِکھتا ہے گرم ساماں
سلجھائی جا رہی ہیں تقدیم کی یہ گتھیاں
لاکھوں برس پرانے اب مل رہے ہیں کھنڈر
انسانی ہڈیوں کے پائے گئے ہیں پنجر

اربوں برس پرانی دھرتی کی آتما ہے
یہ روز و شب کا دھندا صدیوں سے چل رہا ہے
انوارِ مہر و ماہ کا کب سے یہ سلسلہ ہے
کب سے رواں نہ جانے لمحوں کا قافلہ ہے
کب سے سحر کنہیا زلفیں جھٹک رہی ہے
مہر و فلک کی کب سے مستک دمک رہی ہے

خاور یہ کب سے زریں روئی سی دھن رہا ہے
اور بیت عنکبوتی کرنوں سے بن رہا ہے
لمحوں کی سرسراتی آوز سن رہا ہے
اور ابرکِ نجومی افشاں سی چن رہا ہے
کب سے بروج کا یہ چرخہ سا چل رہا ہے
کب سے یہ وقتِ بسمل پہلو بدل رہا ہے

تقدیمِ آدمیت اب کھل کے آ رہی ہے
اوہامِ باطلہ کو سائنس مٹا رہی ہے
سب مذہبوں کی قلعی کھلتی ہی جا رہی ہے
تحقیق عقل انساں اب رنگ لا رہی ہے
لاکھوں برس پرانی باتیں ، ہیں کل کی باتیں
اک مضحکہ بنی ہیں لات و ہبل کی باتیں

سائنس کے پیچ وخم میں الجھے ہیں سب عقائد
اک دہریہ فضا میں ڈوبے ہیں اب عقائد
اب سامنے خرد کے ہیں مضطرب عقائد
سائنس کی گود میں اب ہیں جاں بہ لب عقائد
الحاد کا یہ جادو سر چڑھ کے بولتا ہے
اسلام کی نسوں میں اب خون کھولتا ہے

فرمانِ مصطفٰے سے ہٹ کر جو دیں بنا ہے
آغوشِ حَسبُنا میں پروان جو چڑھا ہے
پھر اجتہادیت کی بھٹی میں جو تپا ہے
وہ کفر خیز مذہب لڑ لڑ کے تھک چکا ہے
دم توڑتے ہیں اس کے سب منطقی دقائق
منہ نوچتے ہیں اس کا سائنس کے اب حقائق

کب تک چلے گا باطل اسلام سے لپٹ کر
کب تک لڑے گا باطل اسلامیت سے ڈٹ کر
مفروضہ دیں بنا کر حق کو الٹ پلٹ کر
اک دن رہے گی اس کی تیرہ شبی یہ چھٹ کر
اسلام اک علیحدہ بن تو گیا ہے ان کا
رسوائیوں کی زد میں مہماں ہے ایک دن کا

گر دے ہمیں دکھائی چھوٹا ہر ایک تارا
اس میں ہے دوش کس کا اس کا ہے یا ہمارا
دیکھیں تو اصل میں ہے آنکھوں کا جرم سارا
ہر آنکھ ہے مقصر نردوش ہے ستارا
ہر چشم ہے غلط بیں دیکھے یہ کیا حقیقت
نورِ خدا میں اس کو دِکھتی ہے آدمیت

جعفرؔ وہابیت سے ہر اک دماغ شل ہے
وحشت سرا ہے عالم اذہان میں خلل ہے
ہر راہبر ہے راہزن ہر راستہ اضل ہے
ہر منتظر کے لب پر اک حرفِ العجل ہے
قلبم شکست و ہر لب ایں حرف مدعا است
بر افق دہر ظلمت باطل کشا چرا است

یا مولا کریمؑ

نذرانۂ عقیدت

قائمِ آلِ محمدؐ اے عطایائے شعور
بلبلِ سدرہ ازل سے کفش بردارِ حضور
ذرے ذرے سے ہے پیہم تیری قدرت کا ظہور
تجھ کو سونپے آپ خالق نے زمانے کے امور
تیری الفت کو عبادت دے دیا رب نے قرار
ہو گیا خلاقِ عالم خود ہمہ تن انتظار

تیری مدحت کی حدیں یوں ہیں تخیّلات میں
جس طرح بادل گھن آتے ہیں شبِ برسات میں
اور یہ کھوئی ہے خرد تیری تجلیات میں
ذہن خود مصروف ہے تقریب میں میقات میں
خامہ و توصیف میں حائل ہے عظمت کی خلیج
کیوں نہ بوؤں آسماں پر میں تیری مدحت کے بیج

www.khrooj.com

تیرے مضمونِ محبت کا یہ دل ملفوظ ہے
اور تخئیل کو سدا تیرا ادب ملحوظ ہے
اور علوِ شان سے روحِ خرد محظوظ ہے
تیری الفت میں بشر ہر شرک سے محفوظ ہے
زیبِ چشم عرش پائی تیری نعلینِ بلند
کیا خرد ڈالے تری مدحت میں سوچوں کی کمند

تیرے احسانات سے عالم ہے تیرا زر خرید
معترف تیرے کرم کا آج ہے دورِ جدید
کام کوئی بھی نہیں ہے تیری قدرت سے بعید
فَاعْبُدُوْہُ نے بنائے انبیاء تیرے عبید
اور کبھی زیبِ زباں ہوتا ہے تیرا نام جب
ہونٹ ہو جاتے ہیں پہلے سر بہ سجدہ با ادب

تیرے احسانات کا واللہ نہیں کوئی شمار
تیرے آئینے میں ہے خود پرتو پروردگار
تو ہی دین حق کا شارع مقتدر با اختیار
تیری رحمت سے ہے پیہم یہ زمانہ سازگار
تیرے اقرارِ ولایت سے نبی مبعوث تھے
مُستَغِیثیں کے تمہیں غیاث تھے غیوث تھے

www.khrooj.com

تیرا خالق نے کیا قرآن میں ذکر کثیر
ہے ازل سے تو وجودِ حق کا پوشیدہ ضمیر
تجھ سے لرزیدہ رہے دورِ عباسی کے امیر
تیرے اجلالِ الٰہی کی نہیں کوئی نظیر
تجھ سے باقی ہے جہاں میں زندگانی کی رمق
معرفت تیری بنی سب کیلیئے عرفانِ حق

تجھ کو فرمایا نبیؐ نے خاتم اثناء عشر
تجھ کو خالق نے کہا ہے ذاتِ حق کا منتظَر
اور کہا جبریل نے ، ہے تو ہی امرِ مفتخر
قدسیوں کی بھی عبادت میں ہے تو پیش نظر
ذکرِ انتظار دورانِ تلاوت جب ہوا
کر دیئے قرآن نے وا آپ ہی دستِ دعا

تیرے دم سے بے ثباتی کو ہوا حاصل ثبات
تیری چشم لطف سے باقی ہے ساری کائنات
ہو تمہیں میزانِ عدل اور حاشرِ صوم و صلوٰاۃ
خضر و عیسٰی کے تمہیں ہو مقصدِ طولِ حیات
تیرے در پر جھک گیا جو سر بصد عجز و نیاز
انبیاء سے بڑھ کے رحمت سے ہوا وہ سرفراز

کی تمہارے نور نے سب کو توانائی عطا
کارخانہءِ جہاں میں کار فرما تو رہا
ہے محیط عالم پہ تیرا سایہءِ ابرِ بقا
حسن تیرا ہر حسیں شے میں رہا جلوہ نما
تو ہے وجہ اللہ یداللہ مصدرِ الہام ہے
عقل کہتی ہے خدا تیری انا کا نام ہے

آپ ہیں والد جنہیں ہے صاحبِ عسکر ملا
آپ کو سرمایہءِ دیں طاہر و اطہر ملا
نام تم کو منعمؑ و مفضلؑ ملا مضطرؑ ملا
آپ کو جسمِ حسیں ہم پیکرِ سرورؐ ملا
جانتا ہوں جَاءَ رَبُّكَ کے ہیں مصداق آپ
ہیں فلک جس کی طرف غائر وہ ہیں آفاق آپ

آلِ احمدؐ کا محمدؐ مصدرِ علمِ احد
اور امامِ دورِ عصر اور راہرو راہِ صمد
در الم ، در درد ، عالم کہہ اٹھا مولا مدد
ٹل گئے آلام اور اک دم ہوا ہر درد رد
اس طرح ہوتی ہے مشکل تیری رحمت سے بعید
جس طرح ان چار مصرعوں میں تھا نقطہ نا پدید

www.khrooj.com

زیب جنت زین غیبت نقشِ شفقت پیش بین
غیب پنجتن فیض شب خزنِ خفی پیش یقین
نیز چینِ بن نقیؑ بختِ نبی غیبت نشین
غیث شفقت فیض نیت زینتِ تخت جبین
کوئی انساں تیری رحمت سے نہیں خالی رہا
جیسے ان مصرعوں میں ہر اک لفظ خود منقوط تھا

تو زمانے کیلئے مشکل کشائے عصر ہے
تو علیؑ وقت ہے اور مصطفیٰؑ عصر ہے
تو نبیءِ وقت ہے اور کبریائے عصر ہے
صورتِ بالواسطہ تو ہی خدائے عصر ہے
بانیءِ اسلام سے تجھ کو کچھ اتنا ربط تھا
تو بنا نام و کنیت میں سراپا مصطفیٰ

حد سے بڑھ جائے گا اس گیتی پہ جب ظلم و ستم
جب کہ کھل جائے گا اس انساں کی عظمت کا بھرم
انس سے موقوف ہو گا آدمیت کا جنم
تب کہیں دھرتی پہ ہو گا تیری رحمت کا کرم
ظلم سے معمور دھرتی عدل سے بھر جائے گی
اور یہ روحِ ظلم جبس عدل میں مر جائے گی

www.khrooj.com

ہے شبیہ مصطفٰی تیری جہاں کو احتیاج
مانگتا ہے دین حق پھر امن عالم کا مزاج
ظلمت عالم کے دافع ہیں تیرے روشن سراج
ہے تمنائی تیرا پھر ظلمت خالق کا تاج
اصطباغِ حق میں بدلو عالم اسلام کو
اپنی صورت میں عیاں کر دو خدا کے نام کو

فکر کی پرواز میں حائل رہا تیرا ادب
شد قلم سر در گریباں نوکِ خامہ مضطرب
تجھ کو جعفرؑ مان بیٹھا عالم بالا کا رب
مظہر توحید ہے تو اے امامؑ منتخب
جوڑ کر سانسوں کی تسبیح زاہد روح حیات
نت جپے گا نام تیرا ہر نفس کے ساتھ ساتھ

......☆......

www.khrooj.com

یامولا کریمؑ

امامِ عصر

عجل اللہ فرجہ الشریف

ہستیءِ ظلمت میں نوری انقلاب آنے کو ہے
پیر فطرت پر نئے سر سے شباب آنے کو ہے
پھر عقابِ کفر اب زیرِ عتاب آنے کو ہے
مقصد توحید کا لب لباب آنے کو ہے
حکم باریدن ہوا پھر حق کے برقستان پر
کوندتی ہے برق سی تکفیر کے کھلیان پر

زرد ہے زر کی سہاگن کا وہ زریں رنگ روپ
پڑ گئی عشرت کدوں پر احتسابی دن کی دھوپ
ابتدا کش ہو گیا اسلام کا دور انوپ
چلمن تطہیر سے جھلکا تقدس کا سروپ
نور کی کرنیں جو چھن چھن کر پڑیں افلاک پر
روشنی سی جم گئی ظلمات کے ادراک پر

www.khrooj.com

آسمانی جھیل میں کھلنے لگے رنگین کنول
حسن کی جاگیر میں بننے لگا حق کا محل
حق سے دب کر شیطنت کی رہ گئی نقل و حمل
عرش کے کنگروں سے پھر اٹھی صدائے العجل
عالم ہستی حدوث و قِدم کا برزخ ہوا
کفر کے آتش کدوں میں فسق جم کر یخ ہوا

پھر کھلا شاخ نبوت پر نیا وحدت کا پھول
پھر ہوا الہام پر اک آیۂ حق کا نزول
پھر ہوا دستار نبوی کو امامت کا حصول
پھر قبائے عصر میں ظاہر ہوئے حق کے اصول
اور مسرت کے جزیرے میں اک عالم گھر گیا
غم کی امیدِ سماوا(۱) پر بھی پانی پھر گیا

(۱)......وہ وادی جس میں سرکارؐ ختمی مرتبت کی ولادت کے موقعہ پر پانی چڑھ گیا تھا اور اسے خروج کی علامت بھی کہا گیا ہے

مطلع انسانیت پر چھا گئی بردِ نشاط
پھر سے بسم اللہ کے روشن ہوئے رنگین نقاط
اہل ایمان پر کشادہ ہو گئی حق کی صراط
نورِ وحدت نے کیا عالم کے چوطرفہ احاط
شبنمِستانی پری کی عطر دانی کھل گئی
دامن گل کی بشاشت سے گرانی دھل گئی

پھر قبائے آدمیت میں عیاں ہے داوری
احتسابی زد میں ہے ابلیس کی پیشہ وری
اٹھ گئے پردے ، ہوئی الحاد کی پردہ دری
اور ہوئے الہام ذروں پر رموزِ خاوری
بہمنِ باطل چھپا اپنی پرستش گاہ میں
موت نے ڈھونڈا نہنگ شیطنت کو تھاہ میں

ہیکل فطرت پہ اک رنگیں قبا سجنے لگی
اور عروس روشنی پر ہر ادا سجنے لگی
ریش چرخ پیر پر احمر حنا سجنے لگی
رات کی دلہن کی ساڑھی از طلا سجنے لگی
ڈول ڈالا چاہِ کنعانِ ادب میں فکر نے
آل کا یوسف دیا نور خدا کے ذکر نے

اور مسرت کے حسیں لب پر ہے اک موجِ طرب
زندگی کی گود میں ہے بربطِ حسن طلب
ہر شجر ہے ایستادہ پنکھ باندھے با ادب
کفر سرہانے کیئے کہنی پڑا ہے جاں بلب
ہر خوشی ہے کسمسا کر آنکھ مل کر اٹھ کھڑی
اور اجارہ دارِ غم کے سر سے پگڑی گر پڑی

www.khrooj.com

ہو گیا ہے بند تہہ خانوں میں باطل کا جوا
قحبہءِ زر کی پڑی ہے ماند پائل کی صدا
چہل قدمی کو نکل آئی پھر اجلی سی فضا
اور بڑھی لے کر اجابت کی رتھوں کو خود دعا
طاقِ کسریٰ کے گرے کنگرے پھر اس جھنکار پر
''زَاھِقُ الباطِل'' لکھا ہے عصر کی دیوار پر

آ رہا ہے کون براق تخیّل پر سوار
موت کی آنکھوں میں پڑتے ہیں ندامت کے شرار
جس کا حسن کل ہے شاہکارِ ازل کا راز دار
جس کی سانسوں سے شمیمِ خلد لے بو مستعار
نورِ خالق جس کی برقیلی روؤں میں عکس ریز
جس کے رخ پر رات دن آپس میں نت گرمِ ستیز

نورِ حق سے ایمنِ دل کے شجر جلنے لگے
اور تصور کے محل کے بام و در جلنے لگے
سوچ کے منجدھار میں فکر و نظر جلنے لگے
پھر تو جبریل تخیّل کے بھی پر جلنے لگے
یک بیک ابھرا تصور میں جو حسنِ منتظَر
رہ گئی دوشیزہءِ فکر انگلیوں کو کاٹ کر

www.khrooj.com

دی نقیبِ صبح نے آواز اے اہلِ چمن
آج پھر پہنا ہے نور حق نے بشری پیرہن
بہر امدادِ بشر آیا ہے ربِ ذوالمنن
نورِ خالق کا ہوا ہے چودھواں آوا گون
کفر کی وادی میں اک آتش فشاں پھٹنے کو ہے
ظلمتوں کی یہ کثیف آندھی ابھی چھٹنے کو ہے

مہر حق کی دھوپ پھر عالم کو گرمانے لگی
اور طپش برفِ تقیہ کو بھی پگھلانے لگی
برف ایماں کی چٹانوں سے جو بہہ جانے لگی
ایک چمکیلی صبح عالم پہ اٹھلانے لگی
اور ریا کی نرسلوں میں کفر چھپ کر رہ گیا
بغض کا مادہ منافق گھاٹیوں میں بہہ گیا

پو پھٹی عالم سے اندھیارے کی ظلمت چھٹ گئی
اور فصیلِ مشرقی پر صبح آ کر ڈٹ گئی
سنسناتی رات کی تاریک چادر پھٹ گئی
شاہِ خاور کے قدم کی دور تک آہٹ گئی
اور عجوزِ شب کے سر سے تیرہ آنچل گر پڑا
رَبُھَا کا مہر یوں ابھرا کہ سر پر آ کھڑا

جس کی پیشانی کا پرتو صورتِ لوح و قلم
اور ہر اک خطِ جبیں پر بائے بسم اللہ رقم
اور حسیں عارض کی شفیقلی سطح ابر کرم
سرمئی ریشِ معنبر لیلیٰءِ دشتِ اِرم
اور یہ ستواں ناک ٹھہرایا لِوا الحمد ہے
اور جو بینی کا الف ہے اک ادائے حمد ہے

جس کے لب پر سرخیءِ اخبار عالم کا مدار
ریشمیں پلکوں میں صف بستہ نبیوں کی قطار
اور حسیں مژگاں کی جھالر پردۂ وحدت شعار
آنکھ میں کاجل ہے یا ٹوٹے ہوئے تارے کی دھار
ابروؤں کی قوس میں انداز وہ قوسین کے
جن کی جنبش میں ہیں مضمر فیصلے کونین کے

اور درِ دنداں کے موتی شبنم والیل حق
جن کی تابش میں ہے خاور کو چمکنے کا سبق
زندگی کا ایک طوفاں جس کے سانسوں کی رمق
جن کے پاؤں میں بچھاتی ہے زمیں ساتوں طبق
جس کی لمس چشم سے پگھلا کے بہہ جائے عدو
جس کی بل کھاتی لٹوں میں آبشارِ رنگ و بو

www.khrooj.com

جس کی قامت عظمتِ توحید کا مینار ہے
جو شباب و حسن کا اک بولتا شہکار ہے
جس کے پیکر سے خدا کے رعب کا اظہار ہے
جس کے لہجوں میں بِرَبّکُم کی اک للکار ہے
جس کی الفت اور محبت سا نہیں کوثر لذیذ
مستیءِ جاوید ہے ان کی مؤدت کی نبیذ

ناخدائے کشتیءِ عالم اے طوفانِ طرب
آج بھی اسلام ہے آغوشِ زر میں جاں بلب
ڈوبتی ہے نبض دیں آ اے مسیحِ منتخب
زندگانی کی کراہوں میں ہے محشر کا تعب
اب مؤدت ہو چکی ہے پھر گرفتار بلا
احمدؐ دوراں ذرا پھر سے محمدؐ بن کے آ

دین حق سے ختم ہو تکفیر کا یہ ہمہمہ
دین کے سرمنڈلوں پر ہو خوشی کا زمزمہ
نور برسانے لگے اسلامیت کا قمقمہ
تاخت اور تاراج ہو اس کفر کا ہر دمدمہ
آج جعفرؐ والیءِ خضرا کا ہو جائے ظہور
اہلِ حق لات و ہبل کا دیکھ لیں یومِ نشور

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

ولادت ربؐ الارض

علیہ الصلوات والسلام

بسم اللہ سے کر نظم کو اوراق پہ جاری
پھر حمد خدا کر کہ ہے وہ خالق باری
بلبل کو دیا نغمہ، رگِ ساز کو زاری
ہے ابر کرم، سب پہ عنایت ہے نیازی
کر اس سے صدا خامہ کو تلوار بنا دے
قرطاس پہ الفاظ کے گلزار سجا دے

اے خالق کونین تو دے حسن زباں کو
تو اوج تخئیل سے ملا طبعِ رواں کو
اور حسن معانی سے تو بھر دُرجِ دہاں کو
ہو زود اثر ایسا دے اعجاز بیاں کو
اس شاعر کم مایہ کو دے ایسا تکلم
روشن سدا الفاظ رہیں صورتِ انجم

www.khrooj.com

گردوں سے ندا آئی کہ اے شاعرِ دلگیر
جو تو نے صدا دی ہے ابھی صورتِ تحریر
یہ سن کے ملائک کے تو رنگ ہو گئے تغیر
لو بخشی ہے ہم نے تیرے جذبات کو تاثیر
دنیا پہ لٹا دولتِ یاقوتِ سخن کو
اور بخش دے جوبن ابھی مضمون کہن کو

شاعر تو یہ مضمون ذرا وقف قلم کر
الفاظ و معانی کو بہ افشار بہم کر
اشعار کے گلدستہ کو گلزارِ اِرم کر
پھر مہدیؑ حقا کی ولادت کو رقم کر
تو لوح و قلم ، خامہ و قرطاس بنا دے
شب نیمہ شعباں ، شب معراج دکھا دے

اس شب کے مناظر کو دِکھا صورتِ تصویر
آرائش مضمون سے ہوں سکتہ میں دبیر
اس شب کی فزوں ہو شب معراج سے توقیر
ہو جائے ابھی جنت فردوس کی تعبیر
اس شان سے پیدائش سلطانِ زماں لکھ
ذروں کو تو خورشید زمیں ہفت جناں لکھ

www.khrooj.com

اس شام کو سورج نے لگایا ہے یہ غازہ
فطرت نے تراشہ تھا یہ منظر تر و تازہ
خوشیوں نے نکالا جو بد امنی کا جنازہ
ملکوت نے گیتی کو بصد شوق نوازہ
شب کا جو کھلا کاکل مخمور فضا میں
انوار کی برسات ہوئی ارض و سما میں

جب شب کے لبادے میں چمکنے لگے موتی
قدرت ہے جنہیں سوزن فطرت سے پروتی
پھر تابش انوار ہے رگ رگ میں سموتی
حورانِ جنان شب کو فدا جن پہ ہیں ہوتی
جب چاند نے خود روئے حسیں اپنا نکالا
گہنے کی طرح پہنے تھا وہ نور کا ہالہ

ہیں ابر کے ٹکڑے بھی رواں عقب صبا میں
مئے خوار چلے جاتے ہیں میدان صفا میں
اشجار کھڑے جھومتے ہیں وجد نوا میں
ملکوت جناں اترے ہیں جلووں کی ضیا میں
وہ گل ہے کھلا آل محمدؐ کے چمن میں
مہکا دیا ہر چیز کو فردوس و عدن میں

www.khrooj.com

رخ چاند لگا ابر میں شرما کے چھپانے
اِٹھلا کے لگیں کرنیں حجابوں کو اٹھانے
کچھ کرنیں ستاروں سے لگیں آنکھ چرانے
پھر نور کے روشن ہوئے دنیا میں دہانے
انوار کے خلاق کے آنے کی خوشی ہے
اور باطل مردود کے جانے کی خوشی ہے

پھر ابر بقا سے ہوئی انوار کی باراں
ہر ریت کا ٹیلہ ہے بنا تخت سلیماں
کلیوں کو ہنسانے لگی تضحیک بہاراں
سنبل نے بھی لہرا دیئے خود کاکل پیچاں
غنچوں نے مسرت سے کیا خنداں دہاں کو
محظوظ مسرت سے کیا کون و مکاں کو

اس گلشن ہستی میں حسیں آج کی شب ہے
سرمایۂ زیبائش و زیں آج کی شب ہے
گلہائے مسرت سے مزیں آج کی شب ہے
رونق میں فزوں خلد بریں آج کی شب ہے
اس شب کو کھلا غنچہءِ گلزار محمدؐ
گل بار ہے ، دُر بار ہے ، دَربارِ محمدؐ

www.khrooj.com

یہ کنزاً مخفی کے عیاں ہونے کی شب ہے
یہ دنیائے باطل کے نہاں ہونے کی شب ہے
یہ رازِ محبت کے بیاں ہونے کی شب ہے
یہ بحر تقدس کے رواں ہونے کی شب ہے
اور رقص کناں ارض و سما پر ہے مسرت
اس شب کو دلِ آلِعباؑ پر ہے مسرت

اے عالم امکاں تیرا سردار ہے آیا
پھر کفر کی سرکوبی کو کرارؑ ہے آیا
اے منصب نبوی تیرا حقدار ہے آیا
سرمایہءِ توحید کا مختار ہے آیا
اے نرگس بے نور تو لا دیدۂ بینا
پھر دیکھ ہنوز آیا ہے رحمت کا خزینہ

اے انجم و ماہ بدرِ دُجیٰ ہوتا ہے پیدا
اے مہر فلک شمس الضحیٰ ہوتا ہے پیدا
اے نورِ سحر نورِ خدا ہوتا ہے پیدا
اے عرش علیٰ ابن سخا ہوتا ہے پیدا
گیتی کو تو معراج کے درجات کی شب ہے
کعبہ کیلئے فخر و مباہات کی شب ہے

www.khrooj.com

اے حُسن سنور اب تیرا سلطان ہے آیا
اے باغِ ارم عصمت یزدان ہے آیا
اے شمس و قمر ناطقِ قرآن ہے آیا
اے دین تیرے درد کا درمان ہے آیا
اے کعبہ تری شان کو پھر کرنے دوبالا
آیا ہے زمانے میں یہ ماہِ متوالا

تھا پاک تجھے پہلے کیا اس کے پدر نے
مسجود بنایا تھا تجھے علم کے در نے
اب شان دوبالا تری کرنا ہے پسر نے
پھر تجھ کو شرف بخشا ہے رحمت کی سحر نے
خوش ہو کہ ترا گوہر مقصود ہے آیا
اے کعبہ و قبلہ تیرا مسجود ہے آیا

ملکوت جناں کو ہوا اِرشاد خدائی
کیوں تم نے نہیں آج مری خلد سجائی
کیوں آگ جہنم کی نہیں تم نے بجھائی
تم کو نہیں معلوم شب قدر ہے آئی
سرمن کی منڈیروں پہ چراغاں کریں تارے
فردوس کے ، یہ دنیا لگے دینے نظارے

www.khrooj.com

جس قیم عالم کا ہے اس گیتی پہ اظہار
اب ان کی نسب گوئی میں خامہ ہے ضیا بار
دادا ہے علیؑ نانا نبیوں کے ہیں سردار
اجداد بھی ان کے ہیں امامت کے سزاوار
ہیں والد ماجد حسن عسکریؑ مسموم
یہ باغ نبوت کا ہے اک غنچہءِ معصوم

شب بیتی تو روشن تھے سحر ہونے کے آثار
کہنے لگے پھوپھی سے حسن عسکریؑ سردار
اس صبح کو ہو گا میرا خورشید نمودار
کر دے گا عوالم کو ابھی مطلع انوار
خورشیدِ جہاں پردۂ سیمیں میں نہاں تھا
اور مہر امامت تو بصد آن عیاں تھا

مَوعُدُ ھُمُ الصُّبْحُ بھی ، عالم بھی تھا پر نور
تھی ایسی فضا انجم تابیدہ تھے مخمور
ہر آن لب ابر تھے صلوات سے معمور
دنیا کا ہر اک شجر بنا جلوہ گہِ طور
اک لعل ہوا معدنِ تطہیر سے ظاہر
نکلا صدفِ پاک سے اک گوہر طاہر

دنیا پہ نوازش جو ہوئی شاہِ زمن کی
تب آئی صدا حجرے سے سرکارؑ حسنؑ کی
لاؤ کہ زیارت کروں سلطانِ عدن کی
دیدار خدا دید ہے اس غنچہ دہن کی
آمد تھی جو اس نور کی ، پر نور جہاں تھا
اور جاء الحق آپ کے شانے پہ عیاں تھا

کی آپ کے ارشاد کی پھر بی بیؑ نے تعمیل
اس حجرہ میں لے آئیں حسیں نور کی قندیل
ہونے لگی پھر عرش پہ تسبیح و تحلیل
صلوات کی ہونے لگی کونین پہ تنزیل
مولاؑ نے جب اس یوسف یزداں کو اٹھایا
چاہت یوں بڑھی چوم کے آنکھوں سے لگایا

یوں فرطِ طرب سے دُرِ شہوار کو چوما
ہاتھوں کو کبھی روئے ضیا بار کو چوما
پھر ان کے لب لعل گہر بار کو چوما
پڑھ صلِّ علیٰ چشم حیا بار کو چوما
دی باپ نے جب اپنی زباں ان کے دہاں میں
پایا وہ مزا ، پایا نہ کوثر نے جناں میں

www.khrooj.com

سن دو صد و پچپن کی شب نیمہ ءِ شعباں
اس شب کو کیا قادرِ مطلق نے یہ اعلاں
اس شب کو مرے نور نے ہونا تھا نمایاں
جبریل نبیوں کو سنا دے میرا فرماں
اک آن میں آ جائیں وہ دربارِ جلی میں
ہے ان کو شریک ہونا میرے رازِ خفی میں

اک لاکھ و چوبیس ہزار آئے نبیؑ جب
ہر ایک لگا پوچھنے بلوانے کا مطلب
آوازِ خدا آئی کہ میں آپ کا ہوں رب
اک بات بتانا تھی تمہیں ہم نے دریں شب
ماضی کے کسی عہد کی تھی یاد دلانی
اب تم پہ عیاں کرنا ہے اک رازِ ربانی

میثاق کے دن تم نے جو اقرار کیا تھا
تسلیم مجھے قادر و قہار کیا تھا
اور وعدۂ نصرت میرا کئی بار کیا تھا
تب تم کو نبوت کا سزاوار کیا تھا
اب میری ہر اک بات کی تائید ہے کرنا
اس وعدۂ نصرت کی بھی تجدید ہے کرنا

کی عرض نبیوں نے کہ اے خالق اکبر
اقرار کے پکے ہیں ، گو ہیں عاجز و احقر
ہم اور ہیں کیا چاہتے اس بات سے بڑھ کر
گر آپ کی نصرت میں آئے موت میسر
لیکن تیری اس بات کو سمجھے نہیں یارب
کیا وعدۂ نصرت کی ہے تجدید کا مطلب

آوازِ خدا آئی سنو رازِ حقیقت
لازم ہے بہر طور مری ذات کی نصرت
بخشی تھی اسی شئے کیلئے تم کو نبوت
کرنا ہے مدد ، جن کی تمہیں زیرِ قیادت
اس شب کو وہی قائد کونین ہے آیا
سمجھو کہ یہی خالق دارین ہے آیا

اس شب کو ہے اس منعم و منان کی آمد
ہے قائد حق ، ناصرِ یزدان کی آمد
ہے ہادی کل ، مقصد قرآن کی آمد
ہے آپ کے اس محسن و سلطان کی آمد
جس شاہؐ کی افواج کے تم سب ہو سپاہی
چھٹ جائے گی جس نور سے باطل کی سیاہی

کی عرض نبیوں نے کہ اے خالق امکاں
اس ذات کی نعلین پہ قربان ہو صد جاں
ہم جانتے ہیں ، ہے وہی کونین کا یزداں
اب ہم ہیں اسی ذات کے دیدار کے خواہاں
ہم جس کے سپاہی ہیں وہ سردار دکھا دو
وہ طور کا جلوہ ہمیں اک بار دکھا دو

آوازِ خدا آئی کہ جبریل ابھی جا
اس گوہر توحید کو تو عرش پہ لے آ
اور جلوۂ معبود نبیوں کو تو دکھلا
اور مقصد بالغیب نبیوں پہ ہو افشا
ملکوتِ جناں لے کے جو سامرّہ میں جانا
پیغام مبارک میری جانب سے سنانا

جبریل نے ہمراہ کیا ملکوت سما کو
اک آن میں طے کر لیا فلکوں کے خلا کو
مہکا ہوا تب پایا جو گیتی کی فضا کو
سب وجد میں دہرانے لگے صلِّ علیٰ کو
سامرہ کی جانب وہ بصد شوق رواں تھے
تہنیت سرکاؔر کو وہ رقص کناں تھے

سرکارؐ کے در پاک پہ کی آ کے یہ تقریر
ہم سائل دیدار ہیں اے مالک تطہیر
جو آئے ہیں یاں عظمت خلاق کی توقیر
اب ان کی زیارت کے طلبگار ہیں دلگیر
ہو جائے زیارت ہمیں اس قبلۂ دیں کی
عظمت جو بہت بالا ہے اس عرش نشیں کی

جبریل کے ہمراہ وہ ملکوت تمامی
دینے لگے سرکارؐ کی چوکھٹ پہ سلامی
پڑھ آیۂ تطہیر ہوئے در پہ کلامی
آئے ہیں غلام آپ کے اب کرنے غلامی
در پاک پہ تشریف لے آئے شہؐ عالی
پوچھا کہ ہے جبریل تو کس شے کا سوالی

جبریل نے کی عرض کہ یا شاہؐ زمانہ
صد بار مبارک ہو ترا مخفی خزانہ
مطلوب ہے خالق کو وہی نورِ یگانہ
پھر آج محمدؐ کو ہے معراج پہ جانا
قرآن جو نازل ہوئے ہیں فرش زمیں پر
تسبیح ہے تحلیل ہے اب عرش بریں پر

www.khrooj.com

لے آئے حسنؑ حجرے سے پھر لخت جگر کو
ملکوت نے ہاتھوں پہ لیا حق کے قمر کو
سجدہ کیا اس باغِ نبوت کے ثمر کو
پھر دیکھا مسرت سے محبت کے گھر کو
جبریل نے پابوسی کو ، گردن کو جھکایا
وہ لطف ملا پا سے نہ ہونٹوں کو اٹھایا

جب نورِ الٰہی سے منور ہوئے عالم
ملکوت جمع ہو گئے افلاک کے اِک دم
تھے اس طرح گرد ان کے ملائک سبھی باہم
جیسا کہ اتر آئے ہوں افلاک سے انجم
سرکاؐر کے قدموں پہ وہ رکھتے تھے سروں کو
مس کرتے تھے مولود کے قدموں سے پروں کو

جبریل نے پڑھ صلِّ علٰی سر کو جھکایا
پھر چہرۂ نوری سے حجابوں کو ہٹایا
جب ابری نقابوں سے مہ نو نکل آیا
طبقات منور ہوئے وہ نور دکھایا
اس حسن کی دنیا کے حسیں نور کو دیکھا
موسیٰ نے گویا جلوۂ کوہ طور کو دیکھا

www.khrooj.com

کہتا تھا کوئی ، آتی ہے خوشبوئے محمدؐ
ہے آپ کے چہرے سے عیاں ضوئے محمدؐ
چہرے کو جو دیکھو تو ہے روئے محمدؐ
زلفیں ہیں کہ ہیں مانند گیسوئے محمدؐ
مالک ہیں یہ دنیائے جہیم اور جناں کے
محفوظ یہ غنچہ رہے جھونکے سے خزاں کے

سب دیکھ کے کہتے ہیں کہ یہ بدر الدجیٰ ہے
پر بدر میں یہ حسن کہاں ، اس کی ضیا سے
تاروں کو گماں ہے کہ یہی شمس ضحیٰ ہے
پر نور سحر کہتا ہے یہ نورِ خدا ہے
سمجھے کوئی کیا ان کی حقیقت کو ، یہ کیا ہیں؟
خالق ہیں یا مخلوق یا مخلوق نما ہیں

یہ حسن خدائی ہے خیالات سے باہر
پروازِ تخیّل کے حجابات سے باہر
تمثیل سے باہر ہے شبیہات سے باہر
یہ حسن ہے دنیا کی حکایات سے باہر
خورشید کو اقرار ہے یہ میرا خدا ہے
میں ذرہٗ ناچیز ہوں یہ شمس ضحیٰ ہے

www.khrooj.com

سرکارؐ نے فرمایا کہ اے روحِ امیں لے
اس عرش کے ساکن کو اے سدرہ کے مکیں لے
پڑھ صلِّ علیٰ خاتم نبوی کا نگیں لے
جو حسن کا خالق ہے تو لے ، ایسا حسیں لے
فرزند سے فرمایا ، ہے سونپا تجھے جس کو
تھا مادرِ موسیٰ نے بھی موسیٰ دیا اس کو

جبریل انہیں پردۂ اسرار میں لایا
خالق نے نبیوں کو یہ اعلان سنایا
ہم نے تو ہے اس قائد اعظم کو بلایا
جس ذات کو تم سب کا ہے سردار بنایا
لازم ہے کہ اب وِردِ دعا بیش کرو تم
اور گارڈ آف آنرز انہیں پیش کرو تم

تب سارے نبیوں کی صفیں ہو گئیں تیار
آگے تھے نبیوں کے محمدؐ شہِ ابرار
پھر بدر کے ملکوت جمع ہو گئے یکبار
جبریل کمر بستہ تھے ملکوت کے سردار
پھر پردۂ توحید سے فوراً ملا کاشن
ملکوت و نبی ہو گئے اک پل میں اٹینشن

www.khrooj.com

پھر پردۂ توحید سرکنے لگا یک دم
اور نورِ خدا اس میں چمکنے لگا یک دم
پھر وجہہ خدا اس سے جھلکنے لگا یک دم
پھر عالم امکان دمکنے لگا یک دم
خورشید مثل ہو گیا ہر گوشۂ تیرہ
خورشید کی آنکھیں ہوئیں اس نور سے خیرہ

تب سارے نبیوں نے دی یوں آ کے سلامی
سر چرنوں میں رکھا ، کیا اِقرار غلامی
سرکاؒر کے قدموں پہ جھکے آ کے تمامی
کی عرض کی ہیں آپ کے ہم عبد مدامی
جب عرش پہ لہرایا گیا حق کے علم کو
پھیلا دیا کونین پہ خالق نے کرم کو

کی عرض نبیوں نے ہیں تیار سپاہی
کر دیں گے ابھی دولت باطل کی تباہی
چھٹ جائے ابھی کفر کی دنیا سے سیاہی
ہو جائے ابھی دنیا پہ اسلام کی شاہی
حاضر ہیں یہ ملکوت و نبی ، اِذنِ وغا دیں
ہر ظلم معِ ظالم و مردود جلا دیں

www.khrooj.com

سرکارؐ نے فرمایا کہ ہے صبر ضروری
ہو جائے گی منشا یہ تمہاری کبھی پوری
دل کھول کے خوش ہو گا ہر اک خاکی و نوری
دنیا پہ عیاں ہو گا مرا جلوۂ طوری
تھی وعدۂ نصرت کی یہ تقریب منانا
تجدید مدد سے تمہیں عظمت تھی دکھانا

سہ روز رہا عرش پہ وہ عرش کا نگراں
کئی روز امامت رہی توحید کی مہماں
وہ عدل کا محور وہ نبوت کا نگہباں
خالق کی حفاظت میں ضیافت کا تھا ساماں
چالیس دنوں تک نہ وہ افلاک سے آیا
اس رازِ امامت کو نہ ادراک نے پایا

یا طاہرہؑ معصوم مبارک تمہیں صد بار
مولود مبارک کی مبارک شہؑ ابرار
ہو تم کو مبارک اے مرے آقائے کرارؑ
جعفرؔ نے مبارک کا کیا نظم سے اظہار
تعجیل فرج بخش مبارک کی جزا میں
اک پل کی نہ ہو دیر اثر دو یہ دعا میں

www.khrooj.com

یامولا کریمؐ

دربارِ عباسی

عباسیوں کا دورِ حکومت وہ کرّ وفر
تھی مملکت وسیع زِ سسلی تا کاشغر
اسلام کے لباس میں تھا کفر مستتر
فرعون مصر سے بھی تھے یہ تو ذلیل تر
بن بیٹھا وہ خدا تو یہ بن بیٹھے خود امام
دونوں کا تھا سیاست ابلیس ہی سے کام

اک دن سجا ہوا تھا وہ دربارِ بد نہاد
منبر پہ سج کے بیٹھا تھا وہ منبع فساد
حد سے بڑھا ہوا تھا شقیوں کا ارتداد
کثرت میں فوج اس کی ٹڈی دل سے تھی زیاد
جلوہ فگن تھے ایک طرف شاہِؐ عسکری
رحمت فزا تھے کرسی پہ وہ مقصد جلی

www.khrooj.com

فرعون کو تو موسیٰ عمراں کا خوف تھا
اس اہرمن گو خالق امکاں کا خوف تھا
عباسیوں کو موسیٰ دوراں کا خوف تھا
یعنی ہمارے آقا و سلطاں کا خوف تھا
فرعون درپئے تھا بنی اسرائیل کے
عباسی درپئے تھے خدا کی دلیل کے

فرعون کے تھا وقت میں اس قوم کا یہ حال
چن چن کے قتل کرتا تھا ہر طفل خورد سال
عباسیوں کے ذہن میں پیہم یہ تھا خیال
سادات میں سے ہو گا کوئی طفل بے مثال
باطل کی مملکت کو جو جڑ سے ہلائے گا
مثل رسول پھر وہ نیا دین لائے گا

لیکن خدا کی ذات کو منظور تھی یہ بات
فرعون کے ہی گھر میں تھی موسیٰ کی پاک ذات
باطل کو حق کی دوڑ میں ہردم ہوئی ہے مات
عباسیوں کے وقت تھی ظلم و ستم کی رات
لیکن امام حق کو بھی آنا ضرور تھا
خالق نے اپنے دیں کو بچانا ضرور تھا

اُس کو نجومیوں نے خبر دی بچشم تر
ہے قوم اسرائیل پہ خالق نے کی نظر
پیدا ہوا ہے دلبر عمران خوش سیر
جانے کہاں ہے اپنا قیافہ ہے بے خبر
پیدا وہ ہو چکا ہے بنی اسرائیل میں
کر دے گا غرق تجھ کو جو دریائے نیل میں

عباسیوں کو دی یہی جاسوس نے خبر
پیدا ہوئے ہیں آج شہنشاہِ منتظَر
اسمائے پاک جن کے ہیں موتور و منتصرؑ
ہے رائیگاں تمہاری وہ محنت تمام تر
تجھ سے وہ چھین لیں گے تیری ایک ایک چیز
یہ تخت و تاج ، جاہ و حشم ، مایہءِ عزیز

فرعون کا وہ تخت ، وہ دربار الامان
ہیں سجدہ ریز چاروں طرف جس کے انس و جاں
دیکھا نگاہِ وقت نے اک طفل ناتواں
فرعون کی جو ریش سے کرتا ہے کھیل یاں
داڑھی کو کھینچتا ہے گریباں کو چھوڑ کر
موتی بکھیر دیتا ہے بالوں کو توڑ کر

www.khrooj.com

موسیٰ کی طرزِ ریخت سے اس کو ہوا گماں
جس کو میں ڈھونڈتا تھا یہی ہے وہ بے گماں
جلاد کو بلا کے دیا حکم ناگہاں
اک آن میں تم اس کو کرو قتل اب یہاں
بولی یہ آسیہ تو حقیقت تو جان لے
مت قتل کر تو پہلے ذرا امتحان لے

کمسن نبی کا گویا شروع امتحاں ہوا
اک طشت جو کہ لعل و جواہر سے تھا بھرا
طشتِ دِگر دہکتے انگاروں سے بھر دیا
اب دیکھئے کہ کرتا ہے موسیٰ پسند کیا
خالق کا حکم پاتے ہی فوراً اٹھا نبی
جلدی سے آگ ہاتھ میں لے منہ ڈال دی

کرنا تھی حفظِ حجتِ حق ، رب نے تو ضرور
ننھے سے ذہن کو تھا عطا کر دیا شعور
عباسیوں کے وقت جو حجت کا تھا ظہور
وہ بھی مٹانا چاہتے تھے حق کا پاک نور
جاسوس نے جو آمدِ قائم کی دی خبر
فرعون کی طرح وہ مچلنے لگا گبر

آراستہ کیا گیا دربار کو اس آں
منبر پہ بیٹھا مقصد شیطاں کا راز داں
افواج کو بلا کے دیا حکم ناگہاں
تیار ہو کے تم کو پہنچنا ہے اب یہاں
اور پھر وہاں بلائے گئے شاہِ عسکری
اور ارتداد کفر کی تھی انتہا ہوئی

فرعونِ وقت نے یہ کی عرض شاہ دیں
پیدا ہوا ہے آپ کا فرزند مہ جبیں
ہم آپ کی خوشی میں تو شامل ہوئے نہیں
ہم سے بھی کیا چھپانا کہ خادم جو ہیں ہمیں
ظاہر میں انکسار تھا دل میں فساد تھا
دھوکہ دہی میں وہ شقی ابن زیاد تھا

مولا حسنؑ کی ذات جو تھی عالم الصدور
واقف تھے اس کے قلب میں مضمر جو تھا فتور
فرمایا ہاں ہوا ہے مرے لعل کا ظہور ہے
ہے آرزوئے دید تو دیکھو انہیں ضرور
میں جانتا ہوں تیری شقی کیا مراد ہے
واللہ تو نامرادِ ازل نامراد ہے

www.khrooj.com

گویا ہوئے غلام سے سلطانِ نامور
اک آن میں تو گھر سے اٹھا لا مرا پسر
فوراً اٹھا غلام مگر دل میں تھا یہ ڈر
لانا امامِ حق کا ہے خالی نہ از خطر
کہتا تھا دل میں کام یہ کر پاؤں کس طرح
ظالم کے سامنے انہیں لے جاؤں کس طرح

گہوارے کے قریب کھڑا سوچنے لگا
میں ہوں غلام ، امر پہ چلنا ہے مدعا
شاہ زمن نے ہنس کے یہ جھولے سے دی صدا
اَفْوَاھِھِمْ سے نورِ خدا کو ہے خوف کیا
لے چل مجھے تو خوف نہ رنج و ملال کر
قادر ہوں میں نہ ظلم کا ہرگز خیال کر

المختصر شقی نے کیا تھا یہ اہتمام
فوجوں سے بھر دیا تھا وہ دربار بد تمام
ہر شخص کیلئے ہوا خنجر کا انتظام
اور حکم دے دیا کہ جب آ جائیں وہ امامؑ
ان پر نصیب دشمنان خنجر چلانے ہیں
ننھی سی جاں پہ جنگ کے فن آزمانے ہیں

www.khrooj.com

رکھا غلامِ شہؑ نے جو دربار میں قدم
اک دم ہوا ہویدا جو روئے شہ امم
جور و جفا کے ہو گئے مینار منہدم
لرزاں تھے سب یہ کہتے تھے یا عصمت الامم
مفلوج ہو گئے اور ہوا خون منجمد
خود تھرتھرا کے رہ گیا ملعون معتمد

فرعون کے وہ سر پہ چلا موسوی عصا
جادو کے سانپ کھا گیا موسیٰ کا اژدھا
جس وقت کارگر کوئی حربہ نہ ہو سکا
سحر مبین کہنے لگا دشمن خدا
ہاں اس جگہ بھی ویسا ہی اجہل لعین ہے
کہنے لگا کہ دیکھئے سحر مبین ہے

موسیٰ پہ ساحروں نے تو چھوڑے تھے سانپ سب
شاہِ زمن پہ چھوڑے گئے شیر منتخب
تھے تین شیر مخزنِ خونخواری و غضب
اور جن کی خوں فشانی سے تھا کانپتا عرب
گو چال پر غضب تھی نگاہیں تھیں تیز تیز
آتے ہی شہ کے ہو گئے قدموں پہ سجدہ ریز

www.khrooj.com

کی عرض اک اسد نے فدا میری جان ہے
عاجز تو خود ضعیف ہے اور ناتواں ہے
دونوں ہیں یہ جوان بڑی ان کی شان ہے
کھانے میں تیز تر ہیں کہ ہر شے جوان ہے
کھاتے ہیں میرا حصہ بھی ، خود فیصلہ کریں
بھوکا ہوں آقا پھر سے جوانی عطا کریں

فرمایا شہؑ نے ہے میری قدرت کا فیصلہ
لو پھر سے ہے جوانی تجھے ہم نے کی عطا
باقی جو دو ہیں ان کو بڑھاپا ہے دیا
شیروں نے سر جھکا کے جو یہ فیصلہ سنا
نوخیز بوڑھے ہو گئے بوڑھا ہوا جواں
شیروں نے گونج کر کہا یا صاحبؑ الزمان

سب کچھ سمجھ کے بھی رہا فرعون منجمد
ساحر تو آئے حق پہ ، وہ موذی رہا بضد
فرعون سے بھی بڑھ کے تھا ملعون معتمد
وہ بھی بضد رہا ، نہ ہوئے شیر گو مدد
موسیٰ کی شان دیکھ کے ساحر ہوئے غلام
قدموں پہ شہؑ کے یوں گرے آ کر اسد تمام

واللہ ہے اپنے رب کو ہر اک چیز جانتی
اپنے ہی رب کا گویا ہے ہر حکم مانتی
دو ٹانگوں والا آدمی ہے ایسا لعنتی
یہ چاہتا نہ اپنے خدا سے ہے شانتی
کہہ دو کہ مان رب کو تو بنتا ہے خود یہ رب
تا بہ ازل یہ حق سے الرجک ہے بے سبب

رباعی

اس در کے بھکاری کو بھی کیا ملتا ہے
انسان کے دامن سے سوا ملتا ہے

جعفؔر تو ذرا دیکھ کہ کیا شان عطا ہے
اس باب سے مانگو تو خدا ملتا ہے

......☆......

www.khrooj.com

یامولا کریمؑ

واقعہ احمدؒ بن اسحاق

بسم اللہ سے کر واقعہ پرُ کیف کو تحریر
پھر ساتھ تیرا دے گا جو ہے مالک تطہیر
بخشے گا تری ہیچ لفاظی کو وہ تاثیر
ملکوت بھی فلکوں پہ سنیں گے تیری تقریر
اک واقعہ اب غیبت صغریٰ کا سنا دے
ہر شخص کو دیدار شہؑ دیں کا دکھا دے

تھے جلوہ فگن صحن میں سرتاجِ امامت
مسرور تھے خود یازدہم لعل ولایت
پھر اِذن سے اک شخص ہوا حاضر خدمت
کہنے لگا اک عرض سے یا معدن عصمت
ارشاد ہوا کہہ دو کہ کیا عرض ہے مومن
کر دو نا بیاں جلد کہ کیا غرض ہے مومن

www.khrooj.com

کی عرض اے سلطان جہاں ہے یہ حقیقت
مدت سے یہی سوچتا رہتا ہوں بکثرت
بعد آپ کے ہے کون سزاوارِ امامت
ہے کون وہ ہو گا جو خداوند کی حجت
یہ مسئلہ ہے اے میرے سردار بتاؤ
خادم ہوں تمہارا ، میرے سرکارؐ بتاؤ

اِرشاد ہوا تو نے سوال اچھا کیا ہے
وہ دیکھ کہ جس در پہ حسیں پردہ لگا ہے
تم اس کو اٹھا دو کہ یہ راز اس میں چھپا ہے
یہ راز رہے ، سوچ یہ فرمانِ خدا ہے
مومن نے جب اس پردہ اطلس کو اٹھایا
بالغیب کی تنزیل کا مصدر نظر آیا

اس کمرے میں شہزادہ کوئی کھیل رہا تھا
تھا طفل مگر حسن میں یوسف سے سوا تھا
اک طور کا جلوہ تھا جو کمرے میں بنا تھا
گویا کہ یہاں عبد کی صورت میں خدا تھا
ساکت ہوا ، آئینہ بنا ، دیکھ کے صورت
کیا حسن تھا ، کیا شان تھی ، کیا رعب امامت

پھر حجرے سے نکلے وہی شہزادۂ امکاں
بابا سے گلے جا کے ملے ناطق قرآں
فرمایا اے مومن تو نہ ہو ششدر و حیراں
ہے بعد مرے سب کا یہی محسن انساں
ہاں یاد اسے رکھنا یہی حق کا ولی ہے
یہ صبر میں سجّادؑ ، شجاعت میں علیؑ ہے

پھر باپ کی آغوش سے اٹھنے لگے سرورؑ
تعظیم کو پھر ساتھ اٹھے مالک عسکر
پھر کمرے میں داخل ہوئے وہ طاہر و اطہر
غائب پس اسرار ہوا ماہِ منور
یہ دیکھ کے مومن ہوا انگشت بدنداں
اک کپکپی طاری ہوئی اور جسم تھا لرزاں

سرکارؑ نے فرمایا تو اس حجرے میں جا دیکھ
اس حجرے میں جا مبداءِ انوارِ خدا دیکھ
اس حجت دوراں کا تو اعجاز ذرا دیکھ
دکھتا ہے تجھے گر تو مرا ماہِ لقا دیکھ
خلوت گہِ توحید کا اب دیکھ نیا طور
حجرے میں وہ منظر نہیں اب بات ہے کچھ اور

www.khrooj.com

اس شخص نے پھر پردۂ زربفت اٹھایا
اس حجرے کو تھا خالق عالم نے سجایا
کمرے کی فضا سے تو مزہ خلد کا پایا
لیکن نہ وہ شہزادۂ امکاں نظر آیا
اس شخص نے کی عرض کہ کیا زار ہے مولا
یہ کون ہیں اور کیسا یہ اعجاز ہے مولا

ارشاد ہوا دیکھ یہی خضر کا رب ہے
اور قائم حق ، ربِّ زمیں ، ان کا لقب ہے
ہمشکل محمدؐ ہے کہ یہ اعلیٰ نسب ہے
غیبت کا مگر اس کی ، کوئی اور سبب ہے
خاموش اے جعفرؑ کہ کھلے راز نہ سب پر
اب گزرے گراں تیری یہ آواز نہ سب پر

......☆......

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

نُصرتِ امامِ زمانہ

عجل اللہ فرجہٗ الشریف

تخلیق انبیاء کا تو تھا مقصد عظیم
تخلیق ہی سے خلق کے خالق ہوا عدیم
جن و ملائکہ کو تو پیدا کیا قدیم
لیکن وجودِ حضرت آدم رہا سکیم
خالق کی قدسیوں سے یہ گفت و شنید تھی
عقل ملک سے خلقت آدم بعید تھی

اجماعِ قدسیان فلک ہو گیا جو رد
جوڑا خدا کے ہاتھوں نے آدم کا خود جسد
اک بت کو سجدہ کرنے کی تھی منشاءِ احد
کیسی یہ بت پرستی ہے حیران تھی خرد
یہ تو فقط نبی ہے کہ ہیں سجدہ ریز سب
ہے واجبِ سجود کہ ہے انتخابِ رب

www.khrooj.com

پہلے نبی کا دیکھئے یہ احترام ہے
نصرت میں قدسیوں کا بڑا اہتمام ہے
یہ وہ نبی ہے جو کہ بجائے امام ہے
گویا اماؑم حق سے جہاں کو قیام ہے
اور نصرتِ اماؑم زمانہ ہے عین دین
اس شئے کا خواستگار ہے خود رب العالمین

ہاں نصرتِ اماؑم زمانہ حیات ہے
اور نصرتِ اماؑم زمانہ نجات ہے
اور نصرتِ اماؑم زمانہ صلوات ہے
ہر شے کی روح اماؑم زمانہ کی ذات ہے
مثلاً کہ پہلے دیکھئے خود ابراہیم کو
نصرت میں دیکھو معنیٔ ذبح عظیم کو

ہے نصرت اماؑم زماں کا یہ اہتمام
بیٹے کو ہے خبر کہ ہے بابا مرا امام
تیار قتل ہونے کو ہے ابن خوش کلام
پٹی ہے باندھے آنکھوں پہ خود وقت کا امام
ذابح ہے ابراہیم ، ذبیح اسماعیل ہے
نصرت کا منصب آپ خدائے جلیل ہے

www.khrooj.com

درکار تھا خدا کو جو بندے کا امتحاں
قربانیٔ پسر کا ملا حکم ناگہاں
یہ کہہ کے اٹھ کھڑا ، تو ہے خلاق دو جہاں
تیری سبیل میں ہے فدا میری لاکھ جاں
کرتا ہوں میں فدا کہ یہ ہے ایک اسماعیل
گر لاکھ ہوتے سب کو فدا کرتا یہ خلیل

یہ اسماعیل کہتا تھا بابا سے بار بار
یہ ہاتھ پاؤں باندھ دو اے میرے ذیوقار
جب ہو رواں گلے پہ چھری کی یہ تیز دھار
تڑپے نہ میرا جسم کہ لاحق ہو اضطرار
ایسا عمل نہ مجھ سے ہو سرزد بوقتِ قتل
نصرت کی میں نہ توڑوں کوئی حد بوقتِ قتل

آقا کفیٰ کی سمت سے کرنا مجھے شہید
نہ وقت ذبح آپ کریں میرے رخ پہ دید
واللہ نہیں ہے شفقت پدری سے کچھ بعید
رک جائے گی چھری کہ یہ ہے امتحاں شدید
یوں تیز ہو چھری کہ میں جلدی سکون پاؤں
میں نصرتِ امام میں ناکام ہو نہ جاؤں

یہ خبر میرے قتل کی اماں کو مت سنائیں
ممکن ہے میرے صدمے سے، جاں سے گذر نہ جائیں
اور میری لاش پر انہیں ہرگز نہ آپ لائیں
خود نصرتِ امامؑ زمانہ انہیں جتائیں
جذبِ نصر کو دیکھ وہ رب قیوم لے
نکلے جو خوں تو آپ کے قدموں کو چوم لے

دیکھا نگاہِ وقت نے منظر عجیب تر
رسی سے کس کے باندھا پڑا ہے حسیں پسر
آنکھوں پہ پٹی باندھے کھڑا ہے قریں پدر
ملکوت کی چمکتے سے خنجر پہ ہے نظر
اور نصرتِ امامؑ میں بیٹھا خموش ہے
ہونٹوں پہ شکر، دل میں محبت کا جوش ہے

دوڑی جو کربلا کی طرف وقت کی نظر
دیکھا تیار جنگ پہ شبیرؑ کا پسر
بہنیں کھڑی ہیں ساتھ ہی تھامے ہوئے جگر
اکبرؑ کی ماں ہے باندھ رہی لعل کی کمر
یہ نصرتِ امامؑ کا انداز دیکھئے
مائل بہ جنگ شاہؑ کا شہباز دیکھئے

پہنا رہے ہیں لعل کو شبیرؑ خود عبا
اکبرؑ کے سر پہ رکھی ہے دستار مصطفےٰ
پڑھتے ہیں اِنّا لِلّٰہ کہ اللہ کی ہے رضا
یوں نصرتِ امامؑ کا ہوتا ہے حق ادا
آنکھوں سے آنکھیں چار ہیں یوں اطمینان ہے
تیار سوئے موت جو کڑیل جوان ہے

گرمی ہے یوں عروج پہ سایہ بھی ہے نہاں
نیزوں کی بھی ہے گرمی سے نکلی ہوئی زباں
پشت حباب جلتی ہے ، پانی ہے نیم جاں
پیاسہ ہے تین روز کا شبیرؑ کا جواں
پر نصرتِ امامؑ زمانہ پہ ہے تیار
لاشوں سے پٹ رہا ہے وہ میدانِ کار زار

بابِ حیات و موت پہ آیا تو ڈٹ گیا
طوفانِ تیرہا کی مدوں کو الٹ گیا
ہر مرحلۂ تلخ کی رو سے نمٹ گیا
کوندا سا وہ عقاب ، پروں پر جھپٹ گیا
ہر خندق ستم کو گیا پاٹتا ہوا
عمر لعیں کے خیمہ کو بھی کاٹتا ہوا

www.khrooj.com

چلتے ہیں تیر ، نیزوں پہ نیزوں کی مار ہے
اک کے مقابل ، اور طرف کئی ہزار ہے
زیبِ زبان نعرۂ حق کردگار ہے
گویا نظر کا نصرتِ آقا مدار ہے
وہ دیکھو دیکھو زین سے ڈھلنے لگا ہے وہ
لو اپنے سرخ خوں میں مچلنے لگا ہے وہ

ریتی ہے ، گرم زخموں کی شدت ہے ، پیاس ہے
پانی سے بھی قریب ہے ، صد گونہ یاس ہے
دیدارِ شاہِ دیں کی مگر دل میں آس ہے
خاموش ہے کہ نصرتِ مولا کا پاس ہے
آنکھوں پہ کوئی پٹی نہیں دل ہے شاد کام
وہ بھی تھا اک امام ، تو یہ بھی ہے اک امام

نیزے کی نوک سینۂ اکبرؑ میں دیکھ کر
الحمد پڑھ کے بیٹھ گئے شاہِ نامور
بیٹے کا دم لبوں پہ ہے خاموش ہے پدر
غم پہ ہے ضبط ، لعل کی برچھی پہ ہے نظر
پایا ہر اک نبی کو جو منہ موڑتا ہوا
دیکھا پسر کو خاک پہ دم توڑتا ہوا

www.khrooj.com

اکبرؑ کا ہے تقاضہ ، کہ سرورؑ نہ دیکھئے
لٹتی ہوئی جوانیءِ اکبرؑ نہ دیکھئے
پھٹ جائے گا جگر مجھے مضطر نہ دیکھئے
للہ میری موت کا منظر نہ دیکھئے
کہتے ہیں جب کہ ہوتی ہے بردِ شباب چاک
ہوتا ہے وقتِ نزع جوانی کا درد ناک

آغوش میں سنبھال کے بیٹے کا زخمی سر
کہتے ہیں اپنے لعل سے یہ شاہؑ بحر و بر
برچھی تو کھینچ لینے کو تیار ہے پدر
تو نصرتِ امامؑ زمانہ یوں آج کر
تیرا وفا کی راہ میں ثابت رہے قدم
دیکھا نگاہِ وقت نے منظر یہ پُر الم

برچھی میں ہاتھ ، سینے پہ زانو ، ہے رخ پہ دید
دل مطمئن ہے گرچہ یہ ہے صدمہءِ شدید
کہتے ہیں شاہؑ صبر کر ، اے آخری شہید
یہ نصرتِ امامؑ زمانہ سے ہے بعید
تڑپے گا تو ، تو دل یہ مرا بیٹھ جائے گا
صبرِ حسینؑ پاک پہ یوں حرف آئے گا

www.khrooj.com

نکلی جو برچھی سینۂ اکبرؑ سے سر بسر
چہرہ جواں کا ہو گیا تازہ لہو سے تر
اکبرؑ نے دی صدا اے مرے آقا و پدر
للہ اب نہ روئیے برچھی کو دیکھ کر
فرمایا اہتمام ہے ربِ قیوم نے
نکلا ہے خوں حضور کے قدموں کو چومنے

اٹھی نگاہ وقت جو اک سمت ناگہاں
پھر نصرت امامؑ کا دیکھا نیا سماں
کچھ بچے بچیاں ہیں اور مستور بیبیاں
بوڑھے بھی ہیں تو نصرت آقا میں ہیں جواں
پھر دیکھا اک ضعیف کو آمادہءِ وغا
کرنے چلا ہے نصرت مولا کا حق ادا

حبشی ہے اور ضعیف ہے عزت مآب ہے
یہ جون ہے حبیب رسالت مآب ہے
یہ نصرت امامؑ زمانہ کا باب ہے
انگڑائیوں میں جس کی نچھاور شباب ہے
باندھا رومال ابرو پہ تا آبرو رہے
نصرت میں یہ غلام سدا سرخرو رہے

رعشہ ہے جسم میں پہ ضعیفی کی شان ہے
نو لاکھ سے ہے جنگ مگر اطمینان ہے
ہے ہاتھ میں عصا تو کمر اک کمان ہے
گویا عصا ''الف'' ہے یہ جونِ جوان ہے
گو نصرت امامؑ میں زخموں سے چور ہے
مضمر سیاہ جسم میں خالق کا نور ہے

لو سامنے پڑا ہے لہو سے وہ تر بہ تر
وہ آتے ہیں امامؑ زمانہ جھکائے سر
بوڑھے غلام کی تو ہے نعلین پر نظر
پڑھتے ہیں اِنا للہ یہ مولاؑ بچشم تر
زانو پہ سر غلام کا رکھا بصد الم
کونین پر محیط ہوا شاہؑ کا کرم

رو کر یہ کی غلام نے آقا سے گفتگو
زانو پہ میرا سر نہ رکھیں شاہِؑ نیک خو
آتی ہے میرے جسم سے اک ناگوار بو
قدموں پہ جان دوں ، یہ ہے بندہ کی آرزو
فرمایا شہؑ نے گود میں حبشی کا لے کے سر
قربان جائیں تجھ پہ مرے مادر و پدر

www.khrooj.com

آئندہ تیرے جسم سے خوشبو وہ آئے گی
کوسوں سے جو کہ لوگوں کو یاں کھینچ لائے گی
اور نصرت امامؑ کی عظمت بتائے گی
تجھ جیسی بو تو جنت اعلیٰ نہ پائے گی
چشمِ خرد نے دیکھا جو نصرت کا یہ مقام
خود روحِ جون ہونے لگی رب سے ہمکلام

اک اور سمت اٹھی ہے جب وقت کی نظر
آنکھوں کے سامنے ہے وہ خیمے کا پاک در
دیکھا کہ ایک بچہءِ کمسن بہ چشمِ تر
ہے نصرت امامؑ پہ باندھے ہوئے کمر
گھٹنوں کے بل بھی چلنے سے قاصر ہے جو صغیر
جھولے میں سونے اس کو بھی دیتا نہیں ضمیر

اور استغاثہ سن کے مچلنے لگا ہے وہ
جھولے میں رنگ اپنا بدلنے لگا ہے وہ
آغوشِ مادری سے نکلنے لگا ہے وہ
سانچے میں ضبط و صبر کے ڈھلنے لگا ہے وہ
میداں کی سمت دیکھ کے آنسو بہاتا ہے
روتا ہے وہ تو بہن کا دل ڈوب جاتا ہے

اصغرؑ پڑا ہے بابا کے ہاتھوں کے درمیاں
ننھی سی مٹھیوں کو یوں بھینچے ہے نیم جاں
جیسے گل گلاب پہ آ جائے ہے خزاں
بولے ملک کہ دیکھئے نصرت کا یہ سماں
پیاسا ہے تین روز کا اور رنگ زرد ہے
ننھے سے دل میں غربت مولٰا کا درد ہے

فر سے چلا جو تیر تو وہ مسکرا دیا
نازک گلے کو تیر کی جانب بڑھا دیا
اور نصرت امامؑ کا محور بنا دیا
کی یہ دعا تو عرش معظم ہلا دیا
نصرت میں سب سے آگے یہ میرا لہو ہے
یارب امامؑ وقت سدا سرخرو رہے

ایک اور سمت دوڑا جو یہ مرکبِ خیال
دیکھی پھر ایک شادی کی بارات بے مثال
سہروں کے زور شور میں وہ دف کا استعمال
شہنائیوں کی گونج میں اونٹوں کی سست چال
گھوڑے پہ ہے سوار تو محمل پہ ہاتھ ہے
نوشاہ ہی خود کجاوۂ دلہن کے ساتھ ہے

بارات ہے اِدھر تو اُدھر ہے عجب سماں
لب پر ہے ناصِراً کی صدا ، اشک ہیں رواں
رخ پر پسر کا خون ہے اور زخم الاماں
بیٹھے ہیں گرم ریت پہ خود ہادیءِ زماں
کہتی ہے ماں یہ وہب سے دل کو نہیں قرار
چلتی ہے مثل تیغ میرے دل پہ یہ پکار

جاؤ تم اس غریب کی لاؤ ابھی خبر
ہونٹوں پہ یہ دعا ہے کہ اے ربِ مُفْتَخَر
اٹھتا ہے دل میں ہول غریبی کو دیکھ کر
آباد سیدہؑ کا ہمیشہ ہو پاک گھر
کس بادشاہِ وقت کا یہ نورِ عین ہے
کہتا ہے دل یہ بیٹھ کے مولا حسینؑ ہے

آیا قریب شہؑ کے جو وہ وہب خوش بیاں
پوچھا نسب تو شاہؑ کی آنکھیں ہوئیں رواں
فرمایا شہؑ نے تجھ پہ نہ قاسمؑ کا ہو گماں
خیموں سے ہو نہ ایسا نکل آئیں بیبیاں
سہروں کو دیکھنے سے جو یہ اشک گرتے ہیں
ٹکڑے حسنؑ کے لعل کے آنکھوں میں پھرتے ہیں

جاتے ہی ماں سے وہب نے رو کر یہ کی کلام
مسند نشین عرش ہے یہ وقت کا امامؑ
اکبرؑ عباسؑ نے بھی پیا ہے بقا کا جام
بہنوں کا ساتھ ہونا بتاتے ہیں یہ خیام
کہنے لگی پسر سے قمر سر کو پیٹ کر
آگے نہ کچھ کہو ، میرا پھٹنے کو ہے جگر

بیٹے سے بار بار یہ کہتی تھی خود قمر
تو نصرت امامؑ پہ اب باندھ لے کمر
حق مہر بھی معاف کرا لے تو بیشتر
قرباں ہو تو امامؑ پہ سہروں کو توڑ کر
پالا تھا اس لئے کہ مجھے سرخرو بناؤ
اور نصرت امامؑ زمانہ میں کام آؤ

بولی دلہن یہ وہب سے ، گر اِذن پاؤں گی
خود جنگ کرنے آپ کے میں ساتھ جاؤں گی
حق نصرت امامؑ زماں کا نبھاؤں گی
شانہ بشانہ تیرے میں جوہر دِکھاؤں گی
یہ نصرت امامؑ کا اک اور رنگ ہے
عورت کے جذبِ دل پہ تو خود عقل دنگ ہے

www.khrooj.com

تجھ کو میں روکنے کی بھلا کیوں کروں گی کد
واجب ہے جب امامؑ کی دونوں ہی پر مدد
شادی مری یہی ہے شہادت کا ہے قصد
ہے حجلہءِ عروسی مرا حجلہءِ لحد
مہندی لگاؤں خون کی یہ دل میں آگ ہے
میرے لئے تو واللہ یہ ابدی سہاگ ہے

میدان کار زار اچانک پڑا نظر
منظر تھا سامنے کہ لگی دیکھنے قمر
نوشہ دلہن کے ہاتھ میں خود ہاتھ ڈال کر
کرتا ہے آج نصرتِ سلطانؑ بحر و بر
دلہن پہ وار آئے تو کرتا ہے وہب رد
دونوں ہیں دیتے مل کے صدا یا علیؑ مدد

تیروں کے زور شور میں چلتی ہیں برچھیاں
نوشہ ہے چور چور تو دلہن ہے نیم جاں
لیکن یہ آرزو ہے کہ خلاقِ دو جہاں
ہوں سوئے خلد دونوں الٰہی بہم رواں
دونوں شہید ہو گئے اور پھر بھی ساتھ ہے
دیکھو بنے کے ہاتھ میں دلہن کا ہاتھ ہے

نصرت کا آخری یہ سماں دیکھا سر بسر
دیکھا قمرؔ نے دولہا دلہن کو لہو میں تر
پھینکا کسی نے بیٹے کا سر جانب قمر
قدموں پہ ماں کے آ گرا بیٹے کا پاک سر
چوبِ خیام لے کے چلی سوئے فوجِ شام
بیوہ قمرؔ ہے کرنے چلی نصرتِ امامؑ

کہنے لگے یہ روک کر سلطانِ عالمین
شرعاً جہاد تجھ پہ تو ہرگز روا نہیں
قدموں پہ گر کے بولی کہ اے عرش کے مکیں
تو جان اور جانے تمہارا یہ پاک دیں
میرا تو دیں یہی ہے، کروں زندگی فدا
ہے نصرتِ امامؑ زمن میرا مدعا

عورت ہے، پردہ پوش ہے، مردوں سے جنگ ہے
اظہارِ جذبِ دل کا یہ میدان تنگ ہے
بے تیغ ہے وِغا یہ انوکھا ہی رنگ ہے
کیا نصرت امامؑ کی دل میں امنگ ہے
دیکھو ہے وقتِ نزع، لبوں پر رکی ہے جاں
اور نصرت امامؑ میں بس اشک ہیں رواں

واجب ہے سب پہ نصرتِ سلطاؑن دو جہاں
عورت ہے یا ہے بچہ یا بوڑھا ہے یا جواں
پڑھ اسماعیل و اکبرؑ و اصغرؑ کی داستان
یا جون و وہب کلبیءِ نوشاہِ خوش بیاں
اور پھر قمر سے لگ گئے نصرت کو چار چاند
گویا قمر کی اوٹ میں تھے کئی ہزار چاند

اے کاش کوئی سمجھے یہ جعفرؔ کا مدّعا
اس داستاں میں نصرتِ مولاؑ کا ذکر تھا
دکھلا گئے ہیں جو ہمیں نصرت کا راستہ
حق میں اماؑم عصر کے مطلوب ہے وفا
واجب ہے سب پہ نصرتِ سلطانِ ذی وقار
یعنی بمعہ دعا ہو شہنشاؑہ کا انتظار

......☆......

یا مولا کریمؑ

شہادت مولا حسن عسکری

علیہ الصلوات والسلام

اے نیّرِ تاباں ابھی ظلمت میں نہاں ہو
اے گنبدِ نیلی تو بھی مصروف فغاں ہو
اے گاؤِ زمیں ، پیٹ کے سر نوحہ کناں ہو
اے روزِ قیامت شب عالم پہ عیاں ہو
اب ظل پدر ڈھلتا ہے معصومؑ کے سر سے
معصوم جدا ہوتا ہے مظلوم پدر سے

بچپن کی یہ معصومی ، کجا غم کے گراں بار
ہمدرد نہیں کوئی مصیبت آئی یکبار
تنہائی سے غمگین ، نہ غم میں کوئی غمخوار
اک ملکۂ عصمت ہے جو بیٹے کی مددگار
پنج سال کا سن اور یتیمی کی یہ افتاد
بابا سے جدائی کا تصور ، غمِ اجداد

www.khrooj.com

بچپن سے حسنؑ پاک کا رہنا وہ نظر بند
عباسیوں کا آپ کو دکھ دینا وہ ہر چند
تھا قیدِ مسلسل میں نقیؑ پاک کا دلبند
کفار غمِ شاہ را احساس نہ کردند
اور ظلم نے روپ آخری اپنا یہ دکھایا
جو زہر کی صورت میں اٹھا ، عرش ہلایا

تشریف حسنؑ لائے خموشی سے حرم میں
آنکھوں میں سیاہی تھی تو لرزہ تھا قدم میں
اور چلنے کی طاقت نہ تھی سلطاںؑ امم میں
تھے اشک اگر جاری تو بیٹے ہی کے غم میں
بستر کو دیا زیب ، نہ چلنے کی تھی طاقت
اور جسم سلگتا تھا ، پریشاں تھی طبیعت

اور زہر سے جلنے لگا سرکارؑ کا سینہ
ماتھے پہ اترنے لگا اک ٹھنڈا پسینہ
رک رک کے لگا چلنے وہ سانسوں کا سفینہ
قے خون کی جاری ہوئی ، لرزے تھا مدینہ
ڈالا ہوا تھا گھر میں مصیبت نے پڑاؤ
اور قلب میں تھا سوزِ ہلاہل کا الاؤ

اک زوجۂ غمگیں ، نہ کوئی اس کا سہارا
اک بیٹا ہے کمسن ، جو کہ ہے آنکھ کا تارا
اک دختر معصوم ہے ، اک راج دلارا
اور بحر مصیبت کا نہیں دِکھتا کنارا
ننھا سا پسر باپ کی بالیں پہ جو آیا
تب زہر کے صدمے سے تڑپتا ہوا پایا

کی عرض کہ یہ شیوۂ احباب نہیں ہے
اس صدمہ جانکاہ کی مجھے تاب نہیں ہے
ہمراہ میرے اب غم تواب نہیں ہے
اور آپ کے چہرے پہ بھی وہ آب نہیں ہے
اس رنج و محن میں نہ مجھے چھوڑ کے جائیں
رخ عالم ہستی سے نہ یوں موڑ کے جائیں

فرماتے ہیں مولاؐ میرے مہتاب کرو صبر
آنے ہیں ابھی اور بھی گرداب کرو صبر
رہنا ہے تمہیں اور بھی بے تاب کرو صبر
بہنا ہے تیری چشم سے خوناب کرو صبر
اچھے میرے بیٹے! مجھے دے دو نا اجازت
پھر حشر پہ موقوف ہے بابا کی زیارت

کی عرض کہ جو حکم ہو راضی بہ رضا ہوں
صد جان سے میں آپ کی حالت پہ فدا ہوں
دشمن ہے زمانہ میرا ، میں دیکھ رہا ہوں
اک بار اِدھر دیکھئے ، میں محو بکا ہوں
یوں چھوڑ کے جاتے نہیں ہمدرد جہاں میں
اب ضبط کی طاقت بھی نہیں نوحہ کناں میں

راحل کی صدا پر کہا لبیک حسنؑ نے
اک ظلم نیا ثبت کیا چرخِ کہن نے
پھر رنگ جفا بدلا مسرت کے چمن نے
اس باغ کو جھنجھوڑ لیا رنج و محن نے
خلوت میں یوں شہزادہ ہوئے محو عزا میں
اشک آنکھوں کے ضم ہوتے تھے دامانِ عبا میں

پھر آب مصفٰی سے ہوا غسل کا ساماں
تکفین کی صورت پہ تھے افلاک بھی گریاں
تابوت میں پھر لایا گیا دین کا سلطاں
تیار جنازے پہ صفیں ہو گئیں سازاں
اور جعفر تواب امامت کو تھے تیار
حجرے سے اچانک ہوا اک چاند نمودار

کی درد بھرے لہجہ میں چچا سے یہ گفتار
اس منصب عالی کی مری ذات ہے حقدار
خلاق دو عالم کی خدائی کا ہوں مختار
بعد ان کے چچا مجھ کو امامت ہے سزاوار
ہٹ جاؤ جنازے کو نہ تم ہاتھ لگاؤ
چچا ہو ، مگر چاہیے تقلید کو آؤ

پھر پڑھ کے جنازہ ہوا ہر شخص روانہ
محجوب ہوا دنیا سے وہ نورِ یگانہ
مرتد ہوا اس ذات سے پھر سارا زمانہ
غیروں سے ملا چچا ، ہوا اپنا بیگانہ
جعفر نے دیا معتمد بد کو سبھی حال
دیکھا ہے پسر بھائی کا ذیجاہ ذی اقبال

میں پڑھنے جنازہ کو ہوا جب وہاں تیار
اتنے میں ہوا حجرے سے اک چاند نمودار
کی اس نے قریب آتے ہی تلخی سے یہ گفتار
تقلید کو جاؤ کہ حقیقی ہوں میں حقدار
پھر مجھ کو ہٹا کر وہ لگا پڑھنے جنازہ
اور میری یہ توہین کا ہے واقعہ تازہ

یہ سنتے ہی ملعون کو غصے نے جلایا
اور آنکھیں بھبھوکا ہوئیں ، پھر سر کو اٹھایا
افواج سے کہنے لگا ابلیس کا سایہ
اے فوجِ جفا تم نے نہیں رنگ دکھایا
پوشیدہ ہے اس شہر میں سرکارؑ کا فرزند
کر لاؤ گرفتار میرے سامنے ہر چند

ظالم جو چلے سامرہ ، اندازِ ظلم میں
داخل ہوئے وہ سیدؑ ذیشاں کے حرم میں
گردان تھے وہ جستجوئے شاؑہ امم میں
لیکن رہے ناکام ہر اک کارِ ستم میں
کفار کو اس گھر سے کنیز ایک ملی تھی
نام اس کا تھا صیقل ، اسے خو نیک ملی تھی

پرسش لگے کرنے شہِؑ ذیشان کی بابت
اس قبلہِ دیں ، کعبہءِ ایمان کی بابت
اس یوسفِ صد یوسف کنعان کی بابت
بے دینوں سے کیا کہتی وہ قرآن کی بابت
بولی نہ بتاؤں گی اگر قتل کرو گے
یہ جان اگر لو گے ، تو پھر جان ہی لو گے

کہنے لگے ہم ڈھونڈیں گے سلطاںؐ زمن آج
کر لیں گے انہیں دیکھنا پابند رسن آج
اس گھر کا سکوں لوٹیں گے ، کل رنج و محن آج
اور وقف خزاں ہو گا رسالت کا چمن آج
معصوم سا شہزادہ ہے ، کر لیں گے گرفتار
ہم ڈھونڈ ہی لیں گے تو کریں تجھ سے کیوں تکرار

اعداء نے بہر طور بہت زور لگایا
وہ گوہر مقصود مگر ہاتھ نہ آیا
عباسی کو برگشتگی پہ حال سنایا
مردود نے دربار میں جعفر کو بلایا
کہنے لگا اب کون سا سامان کروں میں
گلزار نبیؐ کس طرح ویران کروں میں

القصہ اس انداز سے کوشاں رہے سفاک
ہاتھ آئے کسی چال سے وہ مقصدِ لولاک
اور کفر کی ہٹ دھرمی پہ ہردم رہے بیباک
ناپاک ارادوں پہ سدا پڑتی رہی خاک
نظروں سے ستمگاروں کے مولاؑ ہوئے روپوش
کعبہ ہوا سرکارؑ کی فرقت میں سیاہ پوش

www.khrooj.com

سرکارؐ پہ تھا ظلم کا انداز نرالا
بابا کی بھی تدفین نہ کی تھی کہ نکالا
اور جس نے تھا کونین کی کشتی کو سنبھالا
دریائے مصیبت میں اسی ذات کو ڈالا
جعفرؔ یہ دعا ہے کہ ہو کفار کی توبیخ
دِل دُکھتا ہے پڑھتے ہوئے سادات کی تاریخ

قطعہ

کیا ہے حق ، یہ کر دیا ہے فیصلہ تاریخ نے
اور ہے باطل کو کیا خود رُو سیاہ تاریخ نے

جب خلافت کا ہوا جھگڑا سقیفہ میں تو تب
کُنتُ مولا کی کڑک کر ، دی صدا تاریخ نے

......☆......

یامولا کریمؐ

واقعہِ رشیق

اے ابرِ کرم آپ کی ہو جائے عنایت
اے بحرِ سخا مجھ پہ بھی ہو چشمِ سخاوت
اشعار کو اثمار سے دے بڑھ کے حلاوت
ہو جائے رواں مانند دریا یہ طبیعت
اس غیبت صغریٰ کا لکھوں واقعہ ذیشاں
بخشا ہے قلم مجھ کو تو ہے تیرا یہ احساں

کرتا ہوں میں اک واقعہ پر کیف رقم اور
اس ذات کی تعریف میں بڑھتا ہے قلم اور
گلہائے مضامین کو ہونا ہے بہم اور
اشعار کے گلدستے کو ہونا ہے اِرم اور
ہر شخص کہے دیکھ کے شعروں کی روانی
اس جوش سے بہتا نہیں دریاؤں کا پانی

www.khrooj.com

ہو جا اے تخئیل تو رواں ارضِ سخن میں
جعفرؑ کی تو شیرینی دکھا طرزِ کہن میں
جعفرؑ سی روانی ہو تری جوئے چمن میں
جعفرؑ کی اطاعت کو نبھا فرطِ لگن میں
رس گھولے جہاں پر تیری اعجاز بیانی
قصہ وہ سنا تو جو ہو راوی کی زبانی

رشیق ہے راوی ہمیں ظالم نے بلایا
میں دوڑ کے ملعون کے دربار میں آیا
قہار کے مقہور کو تب قہر میں پایا
اس نے مجھے آتے ہی یہی حکم سنایا
تم سامرہ جانے کی ابھی کر لو تیاری
کوتل لئے آتا ہے ابھی سب کی سواری

اور سامرہ جا کر تمہیں کرنا ہے میرا کام
فوراً تمہیں جانا ہے مناسب نہیں آرام
اور پہنچنا دروازۂ عصمت پہ سرِ شام
در پاک پہ رہتا ہے وہ اک خادم بے دام
ڈرنا نہیں تم کو کبھی اس ذات کے ڈر سے
قرآن کی آواز سدا آتی ہے گھر سے

خادم جو ہے اس ذات کا حبشی ہے وہ نژاد
فرزند حسنؑ پاک اسی گھر میں ہے آباد
گھر پاک میں اور باقی تو ہیں مختصر افراد
اور گھیرنا اس گھر کو بصد جبر بہ بیداد
مقصد تو اسیری ہے اماؑم ازلی کا
افواہ سے بجھانا ہے ہمیں نور جلی کا

جب جاؤ گے تم حبشی وہ خاموش رہے گا
سرکاؑر کی خاطر وہ ہر اک درد سہے گا
قتل اس کو نہ کرنا وہ تمہیں کچھ نہ کہے گا
مجرم ہو گے تم خون اگر اس کا بہے گا
میں چاہتا ہوں مجھ پہ نہ آئے کوئی الزام
وہ قتل ہوا تجھ سے تو ہو جاؤں گا بدنام

یہ حکم سنا ، ہم ہوئے فوراً ہی روانہ
اور چاہتِ منصب نے کیا ہم کو دیوانہ
مرکوز نظر سب کے تھا وہ مخفی خزانہ
عالم سے تھا مستور مگر نورِ یگانہ
در سامرہ داخل ہوئے ہم دین کے باغی
کچھ سوچنے دیتی نہ تھی مکفور دماغی

ہم شام ڈھلے آ گئے سرکارؐ کے در پر
اور پہلے ہی حبشی چڑھا ہم سب کی نظر پر
اور پڑ گئی اس کی بھی نظر تیغ و سپر پر
وہ اٹھ تو کھڑا ، رکھ لیا پر ہاتھ جگر پر
روتا رہا وہ مردِ خدا سر کو جھکائے
کہتا تھا میرے مولا کو اللہ بچائے

جب دارِ مقدس میں وہ داخل ہوئے بدکار
ہاتھ آئے کسی طرح ہمیں بارہویں سرکارؐ
اک حجرے کے در پر تھا لگا پردۂ زر کار
اور نور کی اک نہر تھی اس پردے کی ہر تار
ظالم بڑھے اس حجرۂ پُر نور کی جانب
کفار چلے حجرۂ مذکور کی جانب

ان سب نے جو اس پردۂ نوری کو اٹھایا
اس جا انہیں قدرت کا تماشہ نظر آیا
اک قلزم پُر نور کو بہتا ہوا پایا
ہر شخص پکارا کہ بچا مجھ کو خدایا
اس طور سے دریا کی روانی نہیں دیکھی
امواج میں یہ جوش و جوانی نہیں دیکھی

www.khrooj.com

تھا آب پہ اک جلوہ فگن نورِ مقدس
پرتو سے بنا پانی تھا کوہ طورِ مقدس
تھا سب پہ عیاں معدنِ مستورِ مقدس
عالم کا حقیقی وہی منصورِ مقدس
انوار کے پرتو سے ہوا آب منور
پانی پہ فدا ہوتا تھا ماہتاب منور

اک شخص بڑھا سید ذیشان کی جانب
اس حق کے ولی ، ناصرِ یزدان کی جانب
بدکار بڑھے ناطقِ قرآن کی جانب
کل کفر بڑھا مخزنِ ایمان کی جانب
بس ایک قدم بڑھنے ہی پایا تھا وہ ناری
اور غرق جہنم ہوا وہ دشمن باری

وہ غرق جو دریا میں ہوا سرکش و بدکار
واویلا کیا ایسا کہ تھرا گئے جرار
اس بات پہ کفار نے مانی نہ مگر ہار
دریا میں اترنے پہ رہے پھر بھی وہ تیار
جب دوسرا بھی غرق ہوا بحر فنا میں
اور کفر کے ارمان گھرے قہر خدا میں

کہنے لگا رشیق کہ اب میری ہے توبہ
اے والیءِ بطحا و عرب میری ہے توبہ
گستاخ ہوا ہائے غضب میری ہے توبہ
اے ابن حسنؑ دھرتی کے رب میری ہے توبہ
گستاخ ہوا ہوں شہِؑ ذیشان کے آگے
توبہ مری توبہ شہِؑ امکان کے آگے

مولا میرے کرار ، ہو عالم کے مددگار
عالم کے مددگار ہو ، احمدؐ کے ہو دلدار
احمدؐ کے ہو دلدار ، ہو ملکوت کے سردار
ملکوت کے سردار ہو ، کونین کے مختار
کونین کے مختار ہو یا شاہؑ ولایت
یا شاہؑ ولایت تجھے زیبا ہے امامت

اب دیجئے مجھ کو مرے سردار معافی
لیتا ہوں گناہوں کا سزاوار معافی
میں چاہتا ہوں بارہویں سرکارؑ معافی
بخشیں مجھے اے مبدءٔ انوار معافی
لیکن نہ ہوا گویا وہ دارین کا مالک
مصروفِ عبادت رہا کونین کا مالک

www.khrooj.com

قرآن میں فرمان ہے ربِ دوسرا کا
گل کرنا ہیں جو چاہتے خود نور خدا کا
لکھا ہے مُتم ہونا اسی نورِ علیؑ کا
کفار کے حاصل میں نہیں امر ھدیٰ کا
جعفرؑ یہ وہی نور ہے عالم کی بقا ہے
افواہ سے بجھنے کا نہیں ، نورِ خدا ہے

قطعہ

یہ کس نے چاند ستاروں کو نور بخشا ہے
مسیح کو چرخ تو موسیٰ کو طور بخشا ہے

ملائکہ بھی رہے دنگ علم آدم پر
یہ مشت خاک کو کس نے شعور بخشا ہے

......☆......

www.khrooj.com

یامولا کریمؑ

غیبتِ صغریٰ

کر واقعہ پاکیزہ کو بسم اللہ سے جاری
ہم کیا تجھے سمجھیں کہ تو ہے ایزد و باری
ہو خاک سے کیسے تیری اب شکر گزاری
ہر سمت ہیں نت فیض کے چشمے تیرے جاری
ملتی ہے ہر اک چیز تری ذات کے در سے
کیسے ہو ثنا تیری بھلا جن و بشر سے

بخشی ہے تری ذات نے الحان کو لذت
اثمار میں ہے تیری عطا کردہ حلاوت
عالم پہ تری ذات کی رہتی ہے عنایت
قطرے کو گہر کرنا تری ذات کی عادت
ہیں فیض سبھی پاتے تری ذات سخی سے
ہوں میں بھی طلبگار کسی شئے کا جلی سے

www.khrooj.com

اور تو نے بہاروں سے ہے گلشن کو سجایا
اور پھول میں رنگینی و خوشبو کو بسایا
اندازِ محبت گل و بلبل کو سکھایا
خاروں کو گلِ تر کا نگہبان بنایا
ہر شئے کو نوازا کہ تیری ذات علیٰ ہے
نیساں ہے گہر بخش تو یہ تیری عطا ہے

اور دست دعا میں بھی اٹھاتا ہوں بہ جرأت
محفوظ ہمیشہ رہے سادات کی عصمت
اور اتنی سی مجھ بندہ پہ ہو جائے عنایت
مل جائے مجھے مولائے کونین کی مدحت
کرتا ہوں رقم غیبتِ صغریٰ کی وجوہات
غائب ہوئی کس طرح وہ قائمؑ کی حسیں ذات

عالم پہ فروکش ہوئے جب ظلم کے بانی
اور حد سے بڑھی ظلم کے دریا کی روانی
عالم سے نہاں ہو گئی احمدؐ کی نشانی
اور پردۂ غیبت میں چھپا نورِ ربانی
جس روز کہ غائب ہوا فرزند نبی کا
یہ واقعہ ہے دو صد اور ساٹھ (260) ہجری کا

www.khrooj.com

پھر آپ کا عالم میں نہ تھا کوئی شناسا
ہر فرد ہوا دنیا میں دولت ہی کا پیاسا
تنہائی میں روتا رہا احمدؐ کا نواسا
اور اشک فشانی میں نہ تھا کوئی دِلاسا
دنیا تو سدا ظلم کے اسباق رٹے تھی
روتے ہوئے اس ماہ کی ہر رات کٹے تھی

ایسا نہ ہوا ظلم حسینؑ ابن علیؑ پر
ایسا نہ ہوا ظلم کبھی بنت نبیؐ پر
ایسا نہ ہوا ظلم علیؑ شیر جلی پر
جو ظلم کہ ڈھایا گیا اللہ کے ولی پر
ان سب کی تسلی کو تو موجود تھے احباب
تنہائی ہے، بے پدری ہے، آنکھیں بھی ہیں خوں ناب

لوگوں کے ستم بڑھ گئے جب حد سے زیادہ
اور توڑ دیا شیعوں نے بیعت کا کلادہ
فرمانے لگے ماں سے کرو دل کو کشادہ
ہے میں نے کیا خضرا کے جانے کا ارادہ
اعداء ہیں بہت اور کوئی غمخوار نہیں ہے
مظلوم ہوں میں کوئی مددگار نہیں ہے

دنیا میں تو میں نے ہیں بہت رنج اٹھانے
صرف آیا ہوں دکھ درد کے حالات سنانے
باہوں میں مجھے لے لو ، ملوں کب میں نجانے
میں آیا ہوں صرف آپ کو سینے سے لگانے
چچا بھی مخالف ہے کہ دشمن ہے زمانہ
اب ترک وطن کرتا ہوں ، آنسو نہ بہانا

کہنے لگی بی بی اے میرے راج دلارے
اک نورِ نظر تم ہو مری آنکھوں کے تارے
جینا ہے مجھے بیٹا یہاں کس کے سہارے
کچھ روز ہوئے ہیں تیرے بابا کو سدھارے
اب کیسے کٹے گا میرا فرقت کا زمانہ
تنہا بھی ہوں ، بیوہ ہوں ، سنے کون فسانہ

میں کہتی ہوں بیٹا نہ مجھے چھوڑ کے جاؤ
ہے کون میرا باقی ، ذرا یہ تو بتاؤ
روئی ہوں بہت لعلؑ مجھے اب نہ رلاؤ
اچھے میرے بیٹے مجھے سینے سے لگاؤ
میں دیکھ رہی ہوں کہ مخالف یہ جہاں ہے
کمسن ہو میرے لعل ، کہو جانا کہاں ہے

www.khrooj.com

روتے ہوئے کی عرض پتہ ہو تو بتاؤں
ماں کہتی ہے کب آؤ گے میں آس لگاؤں
کی عرض ہو معلوم تو میں تم کو بتاؤں
ہنستے ہوئے رخصت مجھے کر دیں تو میں جاؤں
افلاک بھی روتے تھے کہ کیسا یہ وداع ہے
اب وقف ستم راحتِ عالم کی متاع ہے

جب مادرِؑ محزون سے ہونے لگے رخصت
سر پیٹ کے کہنے لگیں وہ معدنِ عصمت
اب مجھ سے گلے مل لو کہ ہے وقت کی قلت
آنسو ہوئے آنکھوں سے رواں بڑھ گئی رقت
فرزند کو بی بی نے کلیجے سے لگایا
آنکھوں میں غم و درد اُمڈتا چلا آیا

ماں بیٹے کے رونے کی صدا ہو گئی یکجاں
تھی لرزہ بر اندام زمیں تا حدِ امکاں
ملکوت تڑپنے لگے حوریں ہوئیں گریاں
تھے مست خیالات میں بے درد مسلماں
مولاؑ یہی اس وقت صدا دیتے تھے رو کر
یارب دے انہیں صبر، دعا دیتے تھے رو کر

جب ماں سے وداع ہونے لگے سیدؑ ذیشاں
آنکھوں سے رواں اشک تھے اور حال پریشاں
رونے کی صدائیں ہوئیں فریاد میں یکجاں
سرورؑ نے مدینہ میں کیا چاک گریباں
اس غم سے لحد چھوڑ کے رونے لگی بی بی
بیٹے پہ فدا خلد میں ہونے لگی بی بیؑ

حیدرؑ بھی نجف چھوڑ کے روتے ہوئے آئے
کربل کے شہیدوں کے بھی آنسو نکل آئے
بی بیؑ کا تھا یہ حال کہ تھے اشک سوائے
کہتی تھی کہ ممتا کی یہ ماری کہاں جائے
مدت تیری غیبت کی بھی اک راز نہاں ہے
کوئی نہ بتائے گا میرا لعلؑ کہاں ہے

پھر روتے ہوئے گودیِ مادر سے اٹھے آپ
فریاد کناں بی بیؑ کی چادر سے اٹھے آپ
سرد آہ بھری خانۂ اطہر سے اٹھے آپ
اور کہتے ہوئے ساقیِ کوثر سے اٹھے آپ
یہ مادرِ غمگین ہے اب تیرے حوالے
تاریک ہوئے جاتے ہیں اب جن کے اجالے

www.khrooj.com

مولا جو ہوئے گھر سے سوئے غار روانہ
دنیا سے ہوا دین کا سردار روانہ
مغرب کو ہوا شمس ضیا بار روانہ
خضرا کو ہوا خضرا کا مختار روانہ
ماں روتی تھی ہر آن کہ تاریک جہاں ہے
دیواروں سے کہتی تھی ، میرا لعلؑ کہاں ہے

پردے میں نہاں ہو گیا وہ شمس امامت
اور گنبد عالم پہ مسلط ہوئی ظلمت
ہر رات شب ظلم تھی ، دن روزِ قیامت
دنیا سے نہاں ہو گئی ایماں کی حقیقت
دنیا کو مگر اس کا نہ احساس ہوا تھا
فرزند محمدؐ کا جو بن باس ہوا تھا

اور مثل نبیؐ غار میں غائب ہوئے مولاؑ
دنیا سے نہاں ہو گیا کونین کا آقاؑ
اور پردۂ غیبت میں چھپے والیؑءِ خضرا
اک صاحب عصمت رہی گھر پاک میں تنہا
خاموش اے جعفرؔ کہ نہیں طاقت تحریر
تعجیل فرج مانگ تو اتنا نہ ہو دلگیر

یامولا کریمؑ

وجہِ غیبت

الحمد سے کرتا ہوں شروع ذکر خدا کو
اور شرف ہو اَذْکُرْ کا عطا میری صدا کو
اعزاز اجابت کا ملے جذبِ دعا کو
اور لکھوں میں پھر غیبت سلطاںِ ہدیٰ کو
غیبت کی وجوہات کا موجب وہ کریہہ دور
اور مصر کے فرعونوں کے دوروں کی شبیہ دور

عباسیوں کا دورِ حکومت وہ تب و تاب
دولت کی فراوانی پہ وہ جذبِ مئے ناب
ہمسایہ ممالک کی بھی راتیں ہوئیں بے خواب
افریقہ سے سسلی میں کھلے زر کے حسیں باب
فرعون سے بڑھ کر تھے وہ ، سرکش ہوئے طاغی
خالق سے بغاوت کی ، امامت کے تھے باغی

www.khrooj.com

وہ قصرِ شہی ، در وہ در و بام چمکتے
زربفت کے پردوں پہ وہ قالین مہکتے
طاؤس و ترنم میں وہ دینار دمکتے
اور داد تعیش میں وہ ساغر سے کھنکتے
قندیلوں کی جگ مگ میں جواہر کی چکا چوند
اور عقل نے کجلانے پہ لی چشمِ حیا موند

پردوں کی وہ سرسر میں وہ قدموں کی حسیں چاپ
پائل کی وہ جھنکار میں طبلوں پہ عجب تھاپ
وہ ربط کنیزوں سے ، کبھی بیٹا کبھی باپ
دستور عمل میں سر فہرست مہا پاپ
اور شاہی کے بل پر وہ شریعت کی خریدن
تھی زندگیٔ دین تو بدعت سے اجیرن

اور گنبد ایوان خلافت بھی فلک بوس
جن پر تھی برستی ہوئی عشرت کی سدا اوس
اس عیش پرستی میں نہ تھا عزل کا افسوس
پٹتا تھا شب و روز شریعت کا مہا کوس
اسلام کے پردے میں یہ تھی کفر کی شاہی
قرآں کے نوشتن میں تھی باطل کی سیاہی

www.khrooj.com

اسلام کی دولت کو شکنجوں میں نچوڑا
اور کفر کے کتوں نے شریعت کو بھنبھوڑا
وحشت نے حقیقت کی کلائی کو مروڑا
اور علم کی تحصیل نے قرآن کو چھوڑا
عترت سے تھا فرّار ، کتابوں سے لگن تھی
اور فکر فنا اپنی امامت پہ مگن تھی

اور حدتِ زر دے کے شریعت کو جھکایا
عصمت کا لہو بیچ کے چہروں کو سجایا
کرگس کو امامت کے نشیمن میں بٹھایا
زہرآب سے پھر کشت امامت کو جلایا
بالیدہ محلوں سے ابلنے لگی دولت
اور لعل و گہر حق کے نگلنے لگی دولت

حق گو کی سزا ، دار پہ چڑھنا سر پنڈال
چہروں پہ مسلمانی تو باطل تہہ پاتال
اور ظلم کہ چلتی ہوئی شطرنج کی اک چال
اور پیکر حق خود صُمِ احکام سے پامال
عصمت کو کیا قتل ہوئی قصر میں جگمگ
احساس کا خوں کھولا ، سلگنے لگی رگ رگ

www.khrooj.com

احکامِ قضا کو بھی تھی دولت کی لگی لاگ
اور علم شریعت کو امامت کی لگی لاگ
اور شرفِ سیادت کو وجاہت کی لگی لاگ
اور جذب شہادت کو غنیمت کی لگی لاگ
اسلام کا میداں بھرا لوگوں سے کھچا کھچ
اور دامنِ تسلیم میں اک کے نہ بچا سچ

اور زیست کے چہروں پہ تمناؤں کا خوں تھا
اور حق کے کدہ خواروں کو عصیاں کا جنوں تھا
اور طاعت ابلیس میں انسان نگوں تھا
اور روحِ عبادت میں ریاؤں کا فسوں تھا
اور دنیا نے تھا زہد کی چولوں کو اکھاڑا
اسلامی روایات کو باطل نے پچھاڑا

عرفاں ہوا بے دخل عقیدت کی زمیں سے
سجدے کا نشاں مٹ گیا ہر لوح جبیں سے
اور حق سے خیانت ہوئی ممبر کے امیں سے
اور فقر کی توہین ہوئی قصر زریں سے
اور لعل و جواہر سے تلی چنگ کی جھنکار
دیں لوٹ کے ، پھر اس سے نوازے گئے فنکار

اور روشنی کی لو پہ جھپٹتا تھا اندھیرا
اور جہل کا تو علم کی مسند پہ تھا ڈیرہ
اور رات کی شاہی میں تھا مجبور سویرا
وحشت نے تھا اسلامی روایات کو گھیرا
اور کفر تو اسلام کی چھاتی پہ چڑھا تھا
طاغوت کا نیزہ رگِ عصمت میں گڑا تھا

عطشان سے خالی ہوا اسلام کا پنگھٹ
تقدیس سے خالی تھا شریعت کا چھپر کھٹ
اُٹھنے کو ترس بیٹھا عبادات کا گھونگھٹ
اور شتر روش بیٹھ گیا فسق کی کروٹ
بر پشت رہا پھر بھی سدا کفر کا ہودج
مرکوز نظر سب کے تھی شداد کی سج دھج

ظلمت نے کیا نور کو پابند سلاسل
اقدارِ صداقت پہ تھا اک جبر مسلسل
خوش کفر تھا توہینِ براہیم پہ پل پل
عصیاں سے ہوئی خلوتِ انساں متزلزل
اور صدرِ صداقت سے گناہ پھوٹ پڑا تھا
تقدیس پہ اک لشکر زر ٹوٹ پڑا تھا

www.khrooj.com

اور عصمت انسان تھی عصیان کی زد میں
اور رسن تعیش تھا بشر داد و ستد میں
کئی اور شریف آ گئے قرآن کے رد میں
تھا عدل کا گر قتل تو انصاف کی حد میں
ظلمت کے چراغوں سے بھرے دیں کے منڈیرے
اور روشنی پر پل پڑے باطل کے اندھیرے

تا اینکہ امارت پہ تھا دولت نے کیا رش
اور دست خلافت رہا مصروف کشاکش
فرعون بھی اس کبر پہ کرنے لگا عش عش
افراطِ غنیمت سے وہ ظالم ہوئے سرکش
اور دست ستم کفر نے حجت پہ بڑھایا
طاغوت نے خود خالق عالم کو چڑایا

پھر دھیرے سے ظلمت بڑھی انوار کی جانب
پستی بڑھی تقدیس کے مینار کی جانب
پھر تیر چلایا گیا جبار کی جانب
عیسیٰ کو گھسیٹا گیا پھر دار کی جانب
جنباں تھی قضا ان کے ارادوں کو جو بھانپا
اک جھرجھری افلاک نے لی ، عرش بھی کانپا

www.khrooj.com

اس دور میں جو گھر تھا عبادات کا منہاج
حاصل تھا جہاں عصمت اقوام کو معراج
اور فقر کی بنیاد پہ توحید کا تھا راج
نے گنبد و ایوان تھے ، نے تخت تھا ، نے تاج
خلوت گہِ یزداں تھا وہ جلوت گہ کامل
احکامِ الٰہی کے ستاروں کی تھی جھلمل

اس گھر کی فضا لیتی تھی تطہیر کی سانسیں
اسلام وہاں لیتا تھا توقیر کی سانسیں
اور نورِ خدا لیتا تھا تنویر کی سانسیں
ہر خوابِ سکوں لیتا تھا تعبیر کی سانسیں
اور حجت خالق کے وہ راحت کی تھی آغوش
دیتی تھی سکوں لوری ، فضا رہتی تھی خاموش

اس لوری کی لَے شوق سے خود سنتے تھے آفاق
پھر شوق کے اک وجد سے سر دھنتے تھے آفاق
اور کرنوں سے دامانِ فلک بنتے تھے آفاق
اور مانگ میں انجم کے گہر چنتے تھے آفاق
قرآں کی تلاوت کی صداؤں کا تھا جھرنا
اس گھر سے تھا تقدیس کی کرنوں نے بکھرنا

www.khrooj.com

تقدیس کے پردوں میں تو تطہیر تھی پلتی
ہر بات سے سچائی کی اک لَو تھی نکلتی
اور زندگی تھی جس کی فضاؤں سے ابلتی
فطرت بھی تھی جس گھر کو صدا دے کے سنبھلتی
خیرہ رہا باطل بھی سدا جس کی چمک سے
مخمور تھی توحید بھی جس گھر کی مہک سے

اس گھر نے ہی تھا دینی روایت کو سنبھالا
سچائی کی آغوش میں اسلام کو پالا
اور خامشیءِ حق کو کیا بولنے والا
اور دائرۂ سِلم سے باطل کو نکالا
اور زندگی کو موت کے چنگل سے چھڑایا
ہر نقش فنا ، آبِ بقا کر کے دکھایا

جس گھر میں جنم لے کے پلی روحِ شریعت
اسلام کے خوابوں میں سجی جس کی حقیقت
پروان چڑھا دین تھا جس گھر میں بہ عصمت
اور جس کی حسیں باہوں میں تھی طاقت و قدرت
جس گھر کے تھے کھلتے سوئے توحید جھروکے
پھر کفر لگا دینے اسے غم کے چرکے

وہ خانۂ حق عرشِ معظم سے وسیع تھا
آرام پذیر اس میں خداوند سمیع تھا
اور شانِ جلالت میں وہ عالم سے رفیع تھا
وہ بیتِ شرف سجدہ گہ خلق جمیع تھا
دہلیز تو پیشانیٔ جبریلِ امیں تھی
اور عرش کی تھی سقف ، جو اس گھر کی زمیں تھی

پھر آہ کیا کفر نے اس گھر کا گھراؤ
اور ظلم کا روشن کیا ہر سمت الاؤ
اور ڈالا شبِ غم نے پھر آنگن میں پڑاؤ
اللہ کا غضب کھاتا رہا جوش میں تاؤ
لیکن وہ کریم ایسا ، کرم جس کا تھا شیوہ
ہر نخل مظالم پہ چنا عفو کا میوہ

اس گھر میں وہ پلتا ہوا اک وارثِ کمسن
بچپن ہی سے جو عالم اسلام کا محسن
اور عالم امکان کا وہ مالکِ ممکن
وہ عصر کا ، وہ فجر کا مصداق ، چڑھا دن
توحید کے لہجوں میں کھنک جس کے بیاں کی
ہر بات میں شیرینی تھی اللہ کی زباں کی

www.khrooj.com

وہ قیمؐ کونین تو عصمت وہ امم کے
وہ مظہر توحید تو مصدر وہ کرم کے
وہ موجدِ تخلیق ہوئے لوح و قلم کے
صدقے سے ملا قِدم بھی خود جن کے قدم کے
قائم رکھا کونین کو خود جس نے بصد روپ
جس شمس سے فردوس میں رہتی تھی سدا دھوپ

وہ جسم حسیں جس میں لہو حق کا رواں تھا
یہ اسم حسیں اس میں ہدایت کا سماں تھا
اس در سے تو اک درس طہارت کا بیاں تھا
وہ جانِ جہاں ، جانے مراتب میں کہاں تھا
عصمت نے جسے پیار سے پروان چڑھایا
اُمی تھا مگر علم عوالم کو پڑھایا

نور اس کا تھا وہ نور کہ کوہ طور جلا دے
اک برق سے وہ تختیءِ مسطور جلا دے
گر دعوائے دیدن ہو تو صد حور جلا دے
ملکوت سلگ جائیں کئی نور جلا دے
خود نور بھی جل جائے اگر ہو وہ منور
ہو برق اثر بارشِ انوار ہی یکسر

www.khrooj.com

قدرت وہ کہ تقدیر کی تیغوں کو بھی موڑے
گر پھیر لے آنکھیں تو فنا کچھ بھی نہ چھوڑے
کونین کے ہر رشتۂ انفاس کو توڑے
ٹکرائے اگر موت تو سر اپنا ہی پھوڑے
اور پنکھڑی کی رگ میں جو بجلی کو سمو دے
اور آبِ گہر میں ، دمِ لولاک ڈبو دے

اس شانِ کریمی کی ادائیں وہ دلآویز
نمرود کے تیروں کو کیا جن سے حنا بیز
اور قاتلِ اکبرؑ پہ نگاہیں وہ حیا ریز
اور رخشِ کرم ظلم سے ہوتا رہے مہمیز
وہ شانِ عطا جس کے سب انداز تھے بانکے
حرؑ جیسوں کے دامن پہ گہر عفو کے ٹانکے

جب گھیر لیا ظلم نے اس بیت شرف کو
جستن میں رکھا سامنے اس دُرِّ نجف کو
اور کھول دیا کفر نے وحدت کے صدف کو
پایا نہ مگر مولد کعبہ کے خلف کو
آنگن میں ندھڑک آ گئی تکفیر کی چھاؤں
گویا کہ رکھا کفر نے قرآن پہ پاؤں

www.khrooj.com

حجت نے پر اندازِ کرم ایسا دکھایا
اور قہر خداوند سے عالم کو بچایا
اور غیبت توحید کا اک راز بتایا
اور ظلم کی نظروں سے حقیقت کو چھپایا
حالانکہ بشر بابِ جہنم پہ کھڑا تھا
اس ذات نے پر توبہ کا در کھول دیا تھا

آوارہ وطن ہو کے بنا دیں کی پناہ گاہ
عالم کو مگر اس کا نہ افسوس ہوا آہ
راہرو سے ہوئی خالی پھر اسلام کی شاہراہ
اک مادرِ غمگیں پہ پڑا صدمۂ جانکاہ
بیٹے کی جدائی پہ تھیں ممتا کی دعائیں
بیٹے! کبھی دکھ درد تیرے پاس نہ آئیں

پھر اشکوں کے پت جھڑنے لگے فصل عزا سے
اک چشمۂ غم پھوٹ پڑا فرطِ بکا سے
ہلتا رہا خود عرش بھی ممتا کی دعا سے
ماتم کیا پھر بیبیؑ نے کچھ ایسی ادا سے
اس درد پہ اشجار بھی سر پیٹ کے روئے
اور دامن گل گریۂ شبنم نے بھگوئے

www.khrooj.com

www.khrooj.com

مبنی تھی نہ غیبت یہ کسی خوفِ عدو پر
حاصل ہے کسے دید ، گل تازہ کی بو پر
لیکن جو ستم ڈھائے محمدؐ کی بہو پر
خنجر تو وہ خود چلتا تھا امت کے گلو پر
خاموش اے جعفرؒ کہ فسانہ ہے یہ غم کا
دربار میں جانا ، یہ بھی قصہ ہے الم کا

قطعہ

کون منبر کا صحیح حقدار ہے تاریخ پڑھ
دین حق کس کا حسیں کردار ہے تاریخ پڑھ

کون بھاگا ہے علم کو چھوڑ کر میدان میں
کون فتح کا علمبردار ہے تاریخ پڑھ

......☆......

www.khrooj.com

یامولا کریمؐ

غَیبتِ کُبریٰ

ظاہراً نوابِ اربعہ کا وہ دورِ اقتدار
وہ روپہلی اور سنہری سال (74) ہفتاد و چہار
زندگی ہے ایک ٹھاٹھیں مارتا بحرِ ذخار
ظلم کی آغوش میں پلتے ہوئے لیل و نہار
مہر حق غیبت نشیں ، پر فجر کا انداز تھا
نور کا تڑکا تھا ، اک عالم حریم راز تھا

غیبت صغریٰ کی ہر سو ایک بلوریں قنات
کتم کے باریک پردوں میں نہاں رازِ ثبات
ہلکی ہلکی کہر میں مضمر رموزِ کائنات
ملگجی سی ایک رُت ، دھندلا سا دن ، روشن سی رات
کفر کی تاریک گھٹ مغرب کی مینڈوں پر کبود
اور پس دیوارِ مشرق ، مہر عالم کا وجود

www.khrooj.com

ہر طرف پھیلا تھا توقیعات کی کرنوں کا نور
ظلمتوں کے تلخ طوفاں ، کشتیءِ عرفاں سے دور
جاری و ساری تھے دینِ حق کے پوشیدہ بحور
دن نہ تھا ظاہر ، افق پر ثبت تھا کیف سحور
قطب اربعہ سوئے منزل ہو چکے تھے راہنما
قہرمان باطلہ تھے حبِ زر میں مبتلا

جُبہءِ اسلام پر اک سو طلاکاری کا چھب
اطلس و دیباج سے قصر شہنشاہی کا پھب
اور کہیں موباف کرتوں میں تھے تعلیم و ادب
مل رہے تھے حسب منشائے احد فرمانِ رب
انس کے جنگل تھے نذرِ آتش عباسیت
جھڑ رہے تھے پئے بہ پئے ایمان کے پودوں کے پت

آدمیت منسلک تھی رشتۂ تطہیر سے
داد ملتی تھی سفارت کی حسیں زنجیر سے
سلسلہ خط و کتابت کا تھا اک تدبیر سے
راہِ حق روشن تھی توقیعات کی تنور سے
اور تھا نوابین سے پیہم خوارق کا صدور
اک تھی ملکوتی فضا اور تھے درخشندہ شعور

www.khrooj.com

کیا سماں تھا جبکہ ستر سے فزوں نواب تھے
اور سبھی شہر امامت کے مقدس باب تھے
جو ہدایت کے صحیفے کے حسیں ابواب تھے
دیدۂ عرفانِ حق کے جو سنہری خواب تھے
اور نیابت کی حسیں مسند پہ تھے جلوہ نما
چشم ظاہر بیں سے مخفی علم کا تھا در کھلا

اک طرف ابن سعید اور ساتھ ہی وہ ابن روح
کھل رہے تھے مقصد قرآں کے تفسیر و شروح
ہر قدم پر ہادیءِ مطلق کی طاعت کا رجوح
اور لبوں پر علم و حکمت کے رواں طوفانِ نوح
تھی ملی مسند خلافت کی انہیں سرکارؑ سے
ملہم ہاتف تھے یہ، تقدیس کے معیار سے

پھر ابوجعفر محمدؐ کو ہوئی مسند عطا
مُطّلِع علمِ مَنایا اور بَلایا پر ہوا
پھر نیابت کا شرف ابن محمدؐ کو ملا
آخری نائب تھا یہ اور آخری نجم ہدیٰ
جس کی اک اک بات میں لاکھوں طلسم کن فکاں
منزلِ تعجیل کا تھا یہ بھی میرِ کارواں

www.khrooj.com

پھر خلافت کے محل کے بام و در ابتر ہوئے
سب اسی زیرِ زمیں تحریک پر ابتر ہوئے
زنگ خوردہ عقل کے فکر و نظر ابتر ہوئے
ظالمانِ لشکرِ زید و بکر ابتر ہوئے
بوم خصلت کفر کا جب خالی ترکش ہو گیا
بوکھلا کر یہ شقی کچھ اور سرکش ہو گیا

کر دیا پھر باطلہ سرگرمیوں کو تیز تر
کود کر پھر رن میں آیا تیغِ برّاں سونت کر
کفر کو بیٹھا جو دیکھا کرسیءِ احکام پر
دندناتا پھر رہا تھا ظلم بے خوف و خطر
پھر مؤدت کو، ستم دیوار میں چننے لگا
پارچاتِ سلطنت تظلیم سے بُننے لگا

پھر ملی ابن محمدؑ کو یہ توقیع امامؑ
اے علیؑ سمری تجھے کہتا ہوں میں بعد از سلام
چھ دنوں تک دار فانی پر ترا اب ہے قیام
اور کسی کو مت بنانا اپنا تم قائم مقام
غیبت تامہ کا لازم ہو گیا تھا اب وقوع
جان لے کہ ہو چکی ہے غیبت کبریٰ شروع

www.khrooj.com

لیکن اس غیبت میں میری دید بھی آساں نہیں
تا ستم اور معصیت سے بھر نہ جائے یہ زمیں
اور قساوت سے ہر اک دل ہو گا پھر زنگ آفریں
حب دنیا میں گھریں گے اہل حق اور اہل دیں
پھر زمانے پر کرے گا ایک سفیانی خروج
دہر کے ظلمت کدوں میں کفر کا ہو گا عروج

ہوں نہ جب تک صیحہءِ افلاک میں سب مبتلا
میری آمد کے علائم ہوں نہ جب تک رونما
ہوں گے رویت اور نیابت کے بھی دعوے جا بجا
لیکن ایسے ہی ہر اک دعوے کو سمجھیں افترا
مدتِ غیبت میری ابن محمدؐ ہے طویل
کیونکہ قائم ہو چکی ہے رب عالم کی دلیل

پھنس چکا ہے دین حق ، گردابِ استبداد میں
اور نیابت گھر چکی ہے نرغہءِ الحاد میں
بن چکا ہے سومنات اک حاطہءِ بغداد میں
شرک ظلمت زن ہے اب اسلام کے افراد میں
دیکھ کر بگڑی ہوئی نیّات کی خونی نگاہ
لی شبیہِ مصطفٰی نے ثورِ غیبت میں پناہ

چھ دنوں تک پھر رہا زندہ محمدؐ کا پسر
مخبر عالم کی پھر صادق ہوئی اس پر خبر
چل بسا ابن محمدؐ دارِ فانی چھوڑ کر
منتظر اپنا بنا کر چھپ گیا خود منتظر
ہر طرف ظلمت نے اپنے تیرہ پر پھیلا دیئے
دیدہءِ حق آشنا طاغوت نے چندھیا دیئے

ہو گئی دیوارِ غیبت گنجِ عرفاں پر کھڑی
فرقت سرتاجِ شرعی پر شریعت رو پڑی
ڈبڈبا کر رہ گئی تب نبض ممکن کی گھڑی
منتشر سی ہو گئی عصمت کے سانسوں کی لڑی
دَابَۃُ الْاَرْض سے خالی ہوا درجِ زمیں
اور چھپے کہف تقیہ میں مؤدت کے امیں

شارعِ حق ، گردِ باطل سے تمامی اٹ گئی
شانہءِ عالم سے زلفِ لیلیٰءِ شب چھٹ گئی
اور ندی اسلام کی اک دم چڑھی پھر گھٹ گئی
اور کتاب دیں کئی حصوں میں آ کر بٹ گئی
جلوہ گاہِ قصر غیبت کے بھی پردے گر گئے
طوطا چشم انسان کی الفت کے دیدے پھر گئے

سلسلہ نواب کا جب ہو گیا اک دم تمام
حجت حق نے ہدایت کا کیا پھر انتظام
دی عریضے کی رعایت تاکہ ہو حجت تمام
اور ابوالقاسم کو سونپے یہ امورِ حق تمام
آج تک مامور ہے اس کام پر خود ابن روح
اور عریضے کیلئے کرتے ہیں سب اس سے رجوع

نائب سرکؐار کا یہ آج تک اعجاز ہے
حاظر و ناظر کا حاصل اس کو بھی اعزاز ہے
اور حریم خضروی کا یہ حریم راز ہے
حکمراں ہے آپ پر فطرت کا فطرت ساز ہے
طاقۂ موج رواں میں پہنچ کر ہر اک پیام
اک پیامی کی طرح ہے بھیجتا سوئے امامؑ

قلزم بحر ہدیٰ ہے دہر پہ بہتا ہے یہ
ہے یہ اک حبل توسل اور جگت مہتا ہے یہ
ہو جہاں بھی دے صدا لبیک بھی کہتا ہے یہ
نامہ بر ہے آپ کا اور ہر جگہ رہتا ہے یہ
ہر عریضہ لے کے جائے خدمت سرکؐار میں
تاک دانِ نورِ حق ہے وقت کی دیوار میں

غیبت سرکارؐ جو قدرت کی اک رمز وضیح
غیبت سرکارؐ اک موسم کا اک حسن صبیح
غیبت سرکارؐ میں انداز ادریس و مسیح
غیبت سرکارؐ پر بالغیب کی نص صریح
اور ہے علم غیب کا غیبت پہ مضمر انشراح
منتظر کی شان میں ہے غیب کی یہ اصطلاح

کیونکہ درسِ معرفت عرفان ہمارا غیب ہے
مقصد قرآن اور ایماں ہمارا غیب ہے
اور نبوت غیب ہے یزداں ہمارا غیب ہے
صاف ظاہر ہے کہ یہ سلطاں ہمارا غیب ہے
غیب رہ کر جس طرح توحید ہے معبود کل
غیب رہ کر یہ مرا سلطاںؐ بھی ہے مسجود کل

غیب ہونے پر نہیں ہوتے فرائض کالعدم
ہے پس پشت آدمی کی بھی محبت محترم
امتحاں غیبت کا دینا رازِ اقوام و امم
یوں نکھر آتے ہیں ایمان و یقیں کے زیر و بم
اس لئے نواب کے تھا سلسلے کا انقطاع
پیٹھ پیچھے کون کرتا ہے حقیقی اتباع

www.khrooj.com

تین صد اور بست و نو ہجری کا وہ تاریک سال
غیبت کبریٰ ہوئی واقع بہ حکم ذوالجلال
عقل اسلامی پہ ابھرے ایسے پیچیدہ سوال
شارعِ حق پر جما رہنا تھا دشوار و محال
صوتِ قرآں درد کی چیخوں میں دب کر رہ گئی
سرخیءِ خونِ شریعت پلپلا کر بہہ گئی

آج دنیا کی طرف انسان کا ہے پھر ہبوط
نعش قرآں ہو چکی ہے پھر غلافوں میں حنوط
ملحدانہ ہو چکے ہیں فکر انساں کے خطوط
دین حق تزکیہءِ انساں سے ہے جعفرؔ قنوط
اب دعا ہی ایک دارو ہے بدلنے کیلئے
منتظر بیٹھے ہیں سارے رات ڈھلنے کیلئے

......☆......

www.khrooj.com

یامولا کریمؐ

اِنتظار

(مناجات)

اے قاضیٔ حاجات سزاوارِ خدائی
آیا ہوں تہی دست لئے جذبِ گدائی
اور تیرے کرم نے میری ہمت ہے بندھائی
رحمت سے تری ، میرے دعا لب پہ یہ آئی
ورنہ تیرے قابل نہ زباں ہے نہ بیاں ہے
شایانِ شما ہستیٔ دریوزہ کہاں ہے

اور وہم و گماں سے ہے بہت بالا تری ذات
تو دافعِ عدوان تو ہی سامع دعوات
خود تو نے تخاطب کی یہ بخشی ہیں مراعات
ورنہ یہ حقیقت ہے کہ چھوٹا منہ بڑی بات
گو لائق دروازۂ قدوس نہیں ہوں
لیکن میں عطا سے تیری مایوس نہیں ہوں

www.khrooj.com

زیبا تو نہیں تجھ سے کہوں دیکھ خدایا
اب کفر کے پنجے میں ہے اسلام کی مایہ
حق گوئی کو ہے ظلم نے طاقت سے دبایا
ہے حرفِ حیا تازہ تمدن نے مٹایا
اب کفر کی تقلید میں الجھے ہیں مسلماں
زُہاد سے خالی ہے تقدس کا شبستاں

اور ہیکل اوہام میں ہے روحِ شریعت
ہے کذب کی چکی میں پسی جاتی صداقت
ہے ورطہءِ بطلان میں اب ملک حقیقت
طوفانِ مصائب میں ہے اب شمعِ مسرت
اسلام ہے آوارہ وطن اپنے وطن میں
ہوتی ہے حنوط آج خوشی ، غم کے کفن میں

ہر صبح میں اب شامِ غریباں کا سماں ہے
اور لاشہءِ حق دوشِ مصائب پہ رواں ہے
طاغوت لئے تعزیۂ کون و مکاں ہے
اب چنگ سے دبتی ہوئی آوازِ اذاں ہے
مظلوم مشیت کا کفن اوڑھ چکے ہیں
اور بردِ خزاں اہل چمن اوڑھ چکے ہیں

www.khrooj.com

اب عیش کی باہوں میں بشر جھول رہا ہے
باطل کا غبارہ ہے پڑا پھول رہا ہے
گل چھرے اڑانے میں خدا بھول رہا ہے
اور شجرۂ ملعون ہی پھل پھول رہا ہے
تقدیس کی میت یونہی ویران پڑی ہے
الحاد کی گڈی سرِ افلاک چڑھی ہے

گردن میں عبادات کے اک طوقِ گراں ہے
اور صبر کے حلقوم پہ خنجر سا رواں ہے
اور حسن و جوانی بھی سرِ نوک سناں ہے
معصومیءِ کونین بھی اب تشنہ دہاں ہے
دروازہ سیادت کا تو جلتا ہے سرِ عام
ہے علم کے شہروں پہ مسلط ہوئی صمصام

اور بازو شجاعت کے سرِ دشت قلم ہیں
ہر موڑ پہ جو نصب ہیں ، باطل کے علم ہیں
اور عسکرِ توحید نظر بندِ ستم ہیں
کل مصلحتیں زر کے نہاں خانوں میں ضم ہیں
آنکھوں میں ہدایت کے بھرے خون کے آنسو
بازار میں پھرتی ہے حیا کھول کے گیسو

www.khrooj.com

قرآن کے اطراف میں منطق کا دھواں ہے
طاغوت کے سجدوں کا جبینوں پہ نشاں ہے
باریدہ مفاسد میں تو رِم جھم کا سماں ہے
اب خونِ سیاست ہی مذاہب میں رواں ہے
سانسوں کا ہر اک جام ہلاہل سے بھرا ہے
عرفاں کا عمامہ تو سرِ طاق دھرا ہے

اب عام ہے طاغوت کے بچھڑوں کی پرستش
رکھتی ہے قدم چاند پہ اب شرک کی تابش
اب پائے عقائد میں ہے ممکن ہوئی لغزش
اب خیمۂ توحید ہے نزدیک بہ آتش
اب عفو کی شہزادی بھی مجبور کھڑی ہے
مظلوم کے دندان پہ ظالم کی چھڑی ہے

ظالم تو یہ چاہیں گے رہے ان کی حکومت
عصیان کی خواہش ہے کہ چھائی رہے ظلمت
رہ جائے اندھیروں میں گناہوں کی حقیقت
تاریکی میں لٹتی رہے تقدیس کی عصمت
ہے تیرے قوانین میں یہ شئے متمکن
ہر رات کے بعد ایک چمکتا ہوا ہے دن

www.khrooj.com

صدیوں سے چلی آتی ہے باطل کی سیاہ رات
مخفی ہے نگاہوں سے وہ قائم کی جلی ذات
ہیں کفر کی بھٹی میں یہ اسلامی روایات
حائل تیرے قانون خدائی میں ہے کیا بات
ہوتی نہیں اسلام پہ کیوں صبح مسفر
کیوں آج بھی یہ مطلع انساں ہے مکدر

اتنی سی دعا ہے تیرے فیضان کے در سے
محروم ہے دھرتی تیری شفقت کی نظر سے
یہ مردہ زمیں تیری نہ یوں زیست کو ترسے
رحمت کی گھٹا دہر پہ یوں ٹوٹ کے برسے
اس خاک کی رگ رگ سے اُبلنے لگے جیون
اور بستر عالم پہ مچلنے لگے جیون

لازم ہے کہ مفقود ہر اندوہِ دروں کر
اور دولتِ باطل کے تو جھنڈوں کو نگوں کر
اور حالتِ باطل کو ہلاکت سے زبوں کر
اور سامریءِ غم پہ مسرت کا فسوں کر
اس ظلم کے لشکر کا نہ اب نام و نشاں ہو
اور شجرۂ ملعون سدا وقفِ خزاں ہو

www.khrooj.com

اس دولت ظاہر کے ہر انداز و ادا چھین
اور جور کے ہاتھوں سے ہر اک تیغ جفا چھین
اور قحبہءِ گردش کی طلاکار رِدا چھین
اور عیش کے ہونٹوں سے تو ساغر کا مزا چھین
شہزادیءِ طاعت کو سرِ تخت بٹھا دے
بولہبِ تکفیر کو سولی پہ چڑھا دے

جو تیرے ہیں ، مرضات کے وہ زیرِ عمل ہیں
اور تیری محبت کے حسیں تاج محل ہیں
دکھ درد کی جھیلوں میں وہ ہنستے سے کنول ہیں
اور اپنی ہی خواہش سے منزہ ہیں اجل ہیں
خاموش ہیں وہ اور میں دعا مانگ رہا ہوں
میں ان کی محبت کا صلہ مانگ رہا ہوں

نافذ تیرا قانون تقدس ہو سرِ عام
روحوں پہ حکمراں ہو ترا جذبۂ اسلام
ہو تخت نشیں آج شہنشاہِ ذوالاکرام
ہر نوک زباں پر ہو لکھا ایک تیرا نام
کر پورے ابھی عدل کے تو جملہ تقاضے
اک دھوم سے نکلیں غم عالم کے جنازے

کر دے ابھی آباد محمدؐ کا گھرانہ
اور خون سے لکھ دے ابھی باطل کا فسانہ
اک دورِ زر افشاں سے ہو معمور زمانہ
اور گردشِ دوراں میں ہو انداز سہانہ
بنیاد ستم قطع کریں ، شرع کی حد سے
شاہی کرے سلطانِ صمد ، شانِ احد سے

اب عدل کی دیواروں میں چن دے یہ ستم کش
طوفانِ مصیبت میں ڈبو دے تو یہ سرکش
معتوب ہوں مقہور ہوں مکفور جفاکش
اور ختم ہو ابلیسی چلتّر کی کشائش
آئیں چمن دہر میں بھرپور بہاریں
اور قلب خزاں پر چلیں کلیوں کی کٹاریں

ہاتف کی ندا آئی ہے مقبول مناجات
دیتا ہے اجابت کا شرف سامعِ دعوات
اس باب سے جاتا نہیں کوئی بھی تہی ہات
جعفرؔ تیرے انداز گدائی کی ہے کیا بات
الہام برستا تھا تیری طبعِ رواں سے
جبریل غزل خوان تھا خامہ کی زباں سے

www.khrooj.com

یامولا کریمؑ

منتظرین

جہانِ کل سے انبیائے ماسلف عظیم تھے
قلوب ان کے نور حق کے سِلم سے سلیم تھے
نبوتوں کی چوٹیوں پہ وہ سدا مقیم تھے
نفوس ان کے عطر بیز و مایۂ نعیم تھے
اور ان سے اسرائیل کے نبی بہت بلند تھے
رُسل تھے اور نگاہِ حق کو وہ بہت پسند تھے

مگر رسولؐ پاک کے ہیں امتی وہ ذی شرف
نہ پہنچے ان کے اوج کو تو انبیائے ماسلف
نبی وہ اسرائیل کے اور ان کی بستہ پاک صف
مگر وہ کل ہیں اِک طرف یہ امتی ہیں اِک طرف
بہت بلند ان سے پھر صحابۂ رسولؐ ہیں
نبی و امتی تو ان کی راہگذر کی دھول ہیں

www.khrooj.com

عظیم تر مگر حسینؑ کے وہ جاں نثار تھے
محافظِ احد تھے وہ حریم کردگار تھے
شہادتِ عظیم کی وفا پہ استوار تھے
صحابہٗ رسولؐ ان کی گردِ رہگذار تھے
اور دیدنی تھیں کربلا میں ان کی بے نیازیاں
کہ عظمتوں کو چھو رہی تھیں ان کی پاکبازیاں

دہکتی آگ میں گئے وہ منجنیق پیار میں
تھے بے قرار قلب ، موت ہی کے انتظار میں
فدا کیا امامِ حق پہ جو تھا اختیار میں
وفا کی اک چٹان تھے حدودِ روزگار میں
گو برچھیوں کی زد میں تھے مگر جری وہ ڈٹ گئے
تھے سرفراز سرفروش ، سر اگرچہ کٹ گئے

اور ان کا انبیا سے بھی موازنہ ہے بے محل
یہ جلّ شانہٗ کی شانِ حق سے شان میں اجل
اور رفعتوں کی شاخ پر پکے ہوئے وفا کے پھل
تھا ناگوار جن کو موت کی جبیں پہ ایک بل
کہ عزت اور مال و گھر کے ساتھ سر نثار تھا
اور انبیاء بھی دنگ تھے وہ صدقِ دل سے پیار تھا

گر انبیاء کو دیکھیئے تو صدق تھا نگاہ میں
انہوں نے دنیا ترک کی تھی آخرت کی چاہ میں
مگر تھا خوفِ مسخ بھی ریاضتوں کی تھاہ میں
ہزاروں مشکلات تھیں صداقتوں کی راہ میں
تھا ان کا فرض آمدہ الم پہ شکر لم یزل
تھے راضی بر رضائے حق ، رضائے حق پہ تھے عمل

ہر اک کو زہد کی سند ملا صحیفۂ سما
مگر کلام پاک تو انہیں ہوا نہیں عطا
اور علم و معرفت ہی سے ملا ہے اوجِ مدعا
معارجِ شرف کی تو ہے علم ہی سے انتہا
پھر آمدہ مصیبتوں پہ صبر کرنا اور ہے
مصیبتوں کو مول لے کے پھر نکھرنا اور ہے

جو انبیاء نہ کر سکے وہ نوجوان کر گئے
وہ شاہِ کربلا کے پاک ناصران کر گئے
مصیبتیں خرید لیں فدا وہ جان کر گئے
وہ پاس اپنے عشق کا ہر امتحان کر گئے
نبیوں کی مدد تو کی تھی خاندانِ پاک نے
اور نصرتِ امام کی تو ناصرانِ پاک نے

www.khrooj.com

نبی بھی ان کی شان پر انگشت در دہاں رہے
دکھوں کے مشتری بنے یہ اہل حق جہاں رہے
اور جذبِ عشق آلؑ کے ،عمل سے ترجماں رہے
اور صبر میں تو طفل و پیر ہمسر جواں رہے
وفا کی تیز دھار تیغ پر قدم جما دیئے
اور آندھیوں سے اپنے عزم کے دیئے لڑا دیئے

رہین دردِ عشق دل تھیں ان کی سر فروشیاں
عدو پہ صیحہءِ اجل تھیں قلب کی خموشیاں
اور جذبِ دل تھا کر رہا وفا کی پردہ پوشیاں
اور موت کو لپٹ رہی تھیں ان کی گرم جوشیاں
اور خونِ دل انڈیل کر جلایا حق کے دیپ کو
اور دے رہے تھے گوہر وفا کرم کی سیپ کو

مگر امامِ حق کے منتظر تو بے نظیر ہیں
اور غیبت شہ زمن پہ مطلق البصیر ہیں
نہیں ہے کوئی محتسب مگر عمل پذیر ہیں
یہ کاروانِ اہل حق کے میر ہیں امیر ہیں
محیط ہے شبِ ستم مگر وفا کے رنگ ہیں
اور ناصرِ حسینؑ ان کی عظمتوں پہ دنگ ہیں

www.khrooj.com

حقیقتاً تو منتظر ہی افضل زمان ہیں
کہ عظمتوں کے فرق سے زمین و آسمان ہیں
جو سبط مصطفیٰ کے کربلا کے ناصران ہیں
بجا بہت بلند ہیں وہ رِفعتوں کی شان ہیں
مگر جو منتظر ہیں وہ وحیدِ روزگار ہیں
امامِ عصر کے ہمیشہ محو انتظار ہیں

بجا ہے کربلائیوں کی شان ہی تھی شانِ حق
انہوں نے دہر کو دیا ہے معرفت کا ہر سبق
انہوں نے حل کیا ہے خود وفا کا عقدۂ ادق
انہی کی ضربِ عشق ہی سے کفر کا تھا رنگ فق
مچل رہے تھے تاج و تخت ان کے پاک پاؤں میں
طلا و زر کی اک کھنک تھی کفر کی صداؤں میں

انہوں نے ٹھوکروں سے تاج و تخت کو اڑا دیا
خیالِ اِقتدار ، صدقِ قلب سے جلا دیا
مصیبتیں خرید لیں تو گھر کا گھر لٹا دیا
اور ہدیۂ امام حق میں اپنا سر کٹا دیا
وہ مسکرا کے ظلم کی چتا میں آئے کود کر
اور ان کے حق میں رحمتِ خدا بھی آئی عود کر

www.khrooj.com

موازنہ ہو ان سے منتظر کی مشکلات کا
پتہ چلے بشر کو تب حقیقی واقعات کا
نہیں ہے ممکن اس طرح احاطہ ایسی بات کا
کہ منتظر بلند ہے امام ممکنات کا
کہ ان کے امتحان کی تو آخری تھی موت حد
جو دیکھئے تو انتظار موت سے بھی ہے اشد

یہ فرق ہے کہ کر رہے ہیں وہ اگرچہ سر فدا
تو ظاہراً بظاہراً امام حق کا ساتھ تھا
چراغ بیت لم یزل تھا سامنے ہی جل رہا
اور ظاہراً امام حق تھا مشکلوں میں گھر چکا
وہاں تو شاہِ حق سے منہ کو موڑنا بھی کفر تھا
مخالفت تو اک طرف ہے چھوڑنا بھی کفر تھا

اور خاندان پاک بھی تو خود شریک کار تھا
ہر ایک فرد سب کے ساتھ تھا ستم اٹھا رہا
صحابیوں پہ ہو رہی تھی ظلم کی جو انتہا
تو وقف ظلم ساتھ تھے وہ اہل بیت مصطفیٰ
ادھر وہ تیر دیکھ کر رواں خیام کی طرف
ہوئی تیار موت پر صحابیوں کی صف کی صف

www.khrooj.com

مگر یہاں تو دوستی کا اور ہی ہے امتحاں
نظر کے سامنے نہیں حقیقی میر کارواں
ہے انتظار موت سے اشد ترین بے گماں
مخالفت پہ تل چکا ہے جب ضمیر کن فکاں
نگاہ سے دلانے والا شرم بھی کوئی نہ ہو
ہے کس قدر کٹھن کہ انتظار بھی بہ صبر ہو

موازنہ صحابیوں کے صبر سے کریں اگر
تو غیبت شہِؑ زمن بھی سامنے ہو سر بہ سر
انہوں نے جو کیا تھا وہ امامؑ حق کو دیکھ کر
ثبات عشق کو تھی کافی شاہِ حق پہ اک نظر
وہ دیکھ کر ایمان لائے یہ نہیں تھی انتہا
اور غیب پر یقین تو نصیب منتظر ہوا

یہ دیکھئے تو دیکھنے نہ دیکھنے میں فرق ہے
کہ دیکھنا نہ دیکھنا تضادِ غرب و شرق ہے
نہ دیکھ کر جو مان جائے وہ یقین خرق ہے
یہ وہ کرم ہے جس میں ایک منتظر ہی غرق ہے
نظر کے سامنے ہے وہ امامؑ حق جہاں رہے
نہیں ہے کوئی فرق وہ عیاں رہے نہاں رہے

www.khrooj.com

اسی سے منتظر کی شان عقل سے بلند ہے
فصیل معرفت تو انہی کے تہہِ کمند ہے
خدا کو ان کا سونا اور جاگنا پسند ہے
اے جعفرؑ ان کی شان پر خرد کی راہ بند ہے
امم ہیں جن کے انبیاء ، یہ اس کے منتظر بنے
ہے جن کا منتظر خدا ، یہ اس کے منتظر بنے

اے کردگار اپنے منتظَرؑ کا منتظِر بنا
اور اصل انتظار کا تو مدعا بھی کر عطا
اور منتظَرؑ کے وصل سے دلوں کو بخش دے ضیا
اور منتظَرؑ کی شان سے ہمیں بھی کر تو آشنا
اور تیرے منتظَرؑ کے منتظر تمام شاد ہوں
ملے مرادِ قلب اور ہمیشہ بامراد ہوں

......☆......

www.khrooj.com

یامولا کریمؑ

کُشتگانِ اِنتظار

کشتگان انتظار مرحبا صد مرحبا
زیر گیتی بیقرار مرحبا صد مرحبا
لائق صد افتخار مرحبا صد مرحبا
جذبہء حق کا خمار مرحبا صد مرحبا
آپ کے دل کی لگن ایک تعجیل فرج
دل میں صد رشک چمن ایک تعجیل فرج

خاک میں جسم حسیں رونق بازارِ عشق
خاک مس کردہ کفن زر فشاں انبارِ عشق
خلوتِ تربت ہوئی حجلہء انوار عشق
نور کی پنہائیاں نگہت گلزار عشق
شان تربت آپ کی قبہءِ نورانیت
اور یہ میلا سا کفن جبہءِ نورانیت

ہر کفن کی تار تار نور خالق کی کرن
قدس کی چینِ جبیں اس کفن کی ہر شکن
رونمائی کیلئے ادھ کھلے بند کفن
اور یہ چہرے کی ضیا پرتو شاہِ زمن
رخ کی ابدی تازگی چشمہءِ آبِ حیات
منکشف جس کے حضور سینکڑوں رازِ ثبات

رخ پہ یہ تابندگی طغرائے حق کی پھبن
بادلوں کی اوٹ میں چاند کی جیسے کرن
نیم باز آنکھوں کی لو یاسیت پہ خندہ زن
انتظارِ شاہِ حق مردمک کا بانکپن
تربت جنت نشاں موسم باغِ ارم
جس کی سب راہ داریاں زندگی کے پیچ وخم

اور یہ سونے کی ادا زندگانی محو خواب
اور یہ چھاتی کا سکوت پیکر حسن و شباب
اور کفن کی ہر شکن جذبہءِ حق کا جواب
اک حیاتِ جاویداں ساتھ ہی پا در رکاب
ہاتھ میں سمٹی ہوئی ایک تیغِ آبدار
موت پر فاتح ہوا جذبِ اصلِ انتظار

www.khrooj.com

قبر میں شان جلوس ایک یوسف چاہ میں
ڈوب کر نکلے ہو تم منتظرؑ کی چاہ میں
یوں محبت بے قرار چاہِ دل کی تھاہ میں
جیسے چشم موسوی حق کی جلوہ گاہ میں
گہری خاموشی کی تہ زرد چہرے پر عیاں
قلب میں بھی خیمہ زن زندگی کا کارواں

دل کی گہرائی میں تھے کتنے ارماں تہ نشیں
لب پہ تعجیل فرج کار فرما انگبیں
روح میں یادِ خدا لیلیٰءِ محمل نشیں
ذہن میں یوم خروج فرصتِ خلدِ بریں
ہر نظر پاکیزگی ہر تمنا پاکباز
فکر اک گنجِ گراں عقل اک وحدت کا راز

آپ کا طرز عمل جس میں فکر خضروی
سونپ کر سوئے ہو تم جس کو اپنی زندگی
اور نچھاور جس پہ کی تم نے اپنی ہر خوشی
اب عیاں ہونے کو ہے سلطنت اس ذات کی
یہ تمنا آپ کی جلد ہی بر آئے گی
آئیں گے شاہِ مسیح زندگی مل جائے گی

www.khrooj.com

اس خموشی کی قسم چشم گریاں کی قسم
قلب مضطر کی قسم روئے خنداں کی قسم
آہِ سحری کی قسم چاکِ داماں کی قسم
زردیءِ رخ کی قسم نبضِ جناں کی قسم
یہ تمہارا مقبرہ صرف مٹی کا نہیں
اس کی مینا کاریاں جن میں حوروں کی جبیں

مُہرِ مِہرِ آفتاب اس پہ ثبت جاویداں
اس کے ہر ذرے پہ ہے مسکراتی کہکشاں
اس کی ہر اک خشت میں قالب فطرت کی جاں
اس کی یہ کھلتی فضا عطر کی روحِ رواں
یہ تمہارے مقبرے ناز کن فردوس پر
رحمتوں کے آشیاں مقبروں کے بام و در

چل رہا ہے جب تلک یہ زمیں کا فرفرا
ہے یہ الراحیل کی جب تلک بانگ درا
زندگی ہے دہر پر جب تلک نغمہ سرا
جب تلک ہے چرخ پر کہکشانی کوبرا
آپ کا جاہ و حشم دہر کی جاویدیت
آپ کا جسم حسیں مقصد لولاکیت

www.khrooj.com

اے زمینِ مدفنِ منتظر ہوشیار باش
یہ امانت ہیں تری ہو نہ ان کا راز فاش
تیری کوتاہی نہ ہو روئے نازک پر خراش
ہو نہ ان کے خواب میں تجھ سے پیدا ارتعاش
یہ تھکن سے چور ہیں کیونکہ ہیں شب زندہ دار
چین سے سوئیں سدا کشتگان انتظار

اے زمیں محتاط رہ کون ہیں یہ محو خواب
ان کے اک اک بال کا تجھ کو دینا ہے جواب
تجھ سے گر غفلت ہوئی ہو گی تو وقف عذاب
ہر کفن کی تار کا تجھ سے میں لوں گا حساب
ان کی عظمت دیکھ کر ان کو آنکھوں میں سلا
ان ہی کا ممنون ہے تیرا اور میرا خدا

اے زمیں آ جائے نہ جب تلک ربِ زمیں
یہ امانت پال لے تجھ کو رہنا ہے امیں
یہ ہیں رب الارض کے جاں نثارِ بہتریں
اور تیری وجہِ بقا ان کے جسم نازنیں
تو انہیں گودی میں لے با ہزاراں احتیاط
ان کے اوپر تان دے اپنی تو بردِ نشاط

دل یہی ہے منتظر جن کی دھڑکن العجل
جن کے لب پر کھل گئی مثل گلشن العجل
جن کی گریاں چشم کا پاک ساون العجل
جن کی راتوں کیلئے روزِ روشن العجل

سو گئے تربت میں جو اپنی آنکھیں کھول کر
پی گئے جو موت میں زندگی کو گھول کر

کھو نہیں سکتا کبھی منتظر آنکھوں کا نور
ہو نہیں سکتا کبھی بے ثباتی کا صدور
کیونکہ ہے نزدیک تر مولائے کل کا ظہور
عنقریب ہونے کو ہے بَعِثَ مَنْ فِی الْقَبُوْر

از زمیں تا آسماں اک گھٹا چھانے کو ہے
رات اب چھٹنے کو ہے روزِ حق آنے کو ہے

اے امامِ عصر کے جاں نثارو الوداع
اے طرید وقت کے غمگسارو الوداع
اے زمیں کی گود کے چاند تارو الوداع
اے حریم عشق کے راز دارو الوداع

ہم ملیں گے آپ سے حق کے اس تہوار میں
پیش ہوں گے جب کبھی عصر کے دربار میں

www.khrooj.com

گر ہو مقبول نظر میری الفت کا خراج
فکر خستہ کی دعا اور محبت کا خراج
آپ کی خدمت میں ہے اس عقیدت کا خراج
ہدیہ یہ چند حرفِ خام اور مؤدت کا خراج
جعفرؑ خستہ عمل انہی سے منسوب ہے
جو امامؑ عصر ہے آپ کا محبوب ہے

قطعہ

حسینؑ زندگی ہے کائنات زندہ ہے
یہی حیات ہیں ، صوم و صلواۃ زندہ ہے

ہے نوک نیزہ پہ ثابت کیا یہ عالم پر
کہ میں ثبوت ہوں اللہ کی ذات زندہ ہے

......☆......

www.khrooj.com

یا مولا کریمؐ

دیدار

ہے وقت سحر ہوتا ہے اعلان یہ ہر جا
کعبے میں پہنچ جائے ہر اک مومن مولا
میں دوڑا تو خود سوئے حرم آن میں پہنچا
حیراں ہے خرد آج ہوا معجزہ کیسا
پیہم حرم کعبہ میں ہے بارشِ انوار
معلوم نہیں کیسی خوشی کا ہے یہ تہوار

وہ دیکھو تو ہے کون کھڑا کعبے کی چھت پر
یہ کوئی نبی ہے یا ولی ہے یا پیمبر
آذاں کی بھی آواز ہے کیا اللہ اکبر
کعبے پہ عیاں ہے گویا توحید کا پیکر
یہ دبدبہ ، یہ رعب ، یہ حشمت ، یہ جلالت
ابرو کے اشارے میں ہے محصور قیامت

www.khrooj.com

ہاں غور سے دیکھوں تو سہی کون حسیں ہے
یہ ساکنِ افلاک ہے یا ربِ زمیں ہے
انساں سے مشابہ تو ہے انساں تو نہیں ہے
خالق ہے یا رُتبے میں یہ خالق کے قریں ہے
مخلوق میں یہ حسن ، یہ اجلال کہاں ہے
اس حسن پہ مخلوق کو خالق کا گماں ہے

وہ حسن کی تعلیلِ حسیں چہرۂ زیبا
اک چاندنی کا ٹھہرا ہوا دودھیا دریا
یا گویا کنول نور کا اک جھیل میں کھلتا
جوبن کی بدریا سے وہ خورشید نکلتا
پیشانی سے پھٹتی ہوئی مَوْعِدَ هُمُ الصُّبْح
والیل الٹتی ہوئی مَوْعِدَ هُمُ الصُّبْح

ہر پہلو میں بالیدہ ہے معیارِ جوانی
یہ پھیلی ہوئی چھاتی یہ کہسارِ جوانی
ڈھلتے ہوئے درپن پہ یہ آثارِ جوانی
یہ جسم کی ہر لوچ سے اظہارِ جوانی
اعضاء کے تناسب سے بدن حسنِ مجسم
آنکھوں میں مسرت ہے تو لب ہائے تبسم

www.khrooj.com

زیبا رخِ روشن پہ ہے بینیءِ منور
دونوں طرف اس کے جو ہیں دو آنکھیں برابر
ہے وسط میں بینی پہ یہ آنکھوں کا ہے منظر
گویا شب معراج کا منظر ہے یہ رخ پر
یہ بینی صفا پردۂِ اَسرارِ جلی ہے
اِک آنکھ محمدؐ ہے تو اِک آنکھ علیؑ ہے

آنکھوں کی سپیدی میں یوں پتلی کی ضیا ہے
بحر ابیض میں جوں مقام خضرا ہے
یوں نورِ نظر آنکھ کی پتلی میں چھپا ہے
جیسے نگہِ خلق سے پوشیدہ خدا ہے
پتلی یہ نہیں نورِ الٰہی سے بھری ہے
دستارِ رِسالتؐ ہے ، سرِ عرش دھری ہے

اَبرو یہ نہیں ، آبروئے حق کا نشاں ہے
قمقام کا صمصام کا اعجاز یہاں ہے
ابرو یہ نہیں ، سیف اِلٰہی کی زباں ہے
جو عین اِلٰہی کے تحفظ کو عیاں ہے
پیشانی کی ہیبت سے یوں مرعوب قلم ہے
پیشانی قلم کی جو ہے قرطاس پہ خم ہے

چہرہ جو ہے خورشید تو زلفیں ہیں یہ شبگوں
دن رات ہیں یکجا ، میں ذرا جا کے تو دیکھوں
ہے شب بھی سیاہ ، دن بھی چمکتا ہے یہ بیچوں
خورشید پہ مارا ہے گویا رات نے شبخوں
عجِل فَرَجَ کی ہے صدا ہفت فلک پر
ہنستے ہیں ستارے دُرِ دنداں کی چمک پر

یہ قامت بالا ہے تو عارض یہ ہیں ضاحک
وہ قوتِ تنویم نظر ، جرأتِ ناوک
اٹھے بھی نظر گر تو وہ پہنچے نہ قدم تک
تسلیم خرد کرتی ہے جبار بلا شک
اس طرۂ دستار کی کیا شان ہے واللہ
طرہ یہ نہیں گویا ہے شد زبر بر اللہ

پہلو میں جو پر بستہ ہے ، جبریل امیں ہے
یہ محو رکوع عیسیٰؑ افلاک نشیں ہے
یہ تین سو تیرہ کی بھی صف کیسی حسیں ہے
ان میں سے جو ہر فرد ہے خورشید زمیں ہے
توصیف میں ہے عقل ، پہنچ اپنی پہ نازاں
ناداں ہے یہ نازاں ہے ، یہ نازاں ہے یہ ناداں

www.khrooj.com

میں دیکھ رہا ہوں یہ خرد جانے کہاں ہے
ہاں بولوں میں کیسے کہ زباں خود بے زباں ہے
دل پوچھتا ہے کون یہ سلطانِ زماں ہے
یہ کون ہے ، کیا نام بتاؤں ، کہ عیاں ہے
توشیح مسدس سے ہے مترشح یہ پیہم
یہ مہدیؑ کونین ہے سلطانِ عوالم

پھر جاء الحق کہہ کے کہا اللہ اکبر
قبضے پہ رکھا ہاتھ لرزنے لگا پیکر
بجلی کی طرح تیغ نکل آئی تڑپ کر
ملکوت کے بھی خوف سے تھرانے لگے پر
اک جھرجھری آئی مجھے میں چونک کے اٹھا
جعفرؔ یہ مرا خواب تھا ، تعبیر ہوئی کیا؟

......☆......

www.khrooj.com

یا مولا کریمؐ

اِلتماس

اے دعاؤں کے سمیع اے کہ خداوند ازل
سب کی امید کا مرکز تری درگاہِ اجل
میری پژمردہ نگاہوں میں ہے رحمت کا محل
تیری بخشش ہی سے کھلتے ہیں امیدوں کے کنول
ہم غریبوں کی طرح تجھ سے طلبگار نہیں
تیرے در پاک کے سائل ہیں خریدار نہیں

تیرے آگے ہی دراز ہوتے ہیں یہ دست دعا
تیرے آگے ہی کشادہ ہے یہ دامانِ گدا
چشم امید کا مرکوزِ نظر تو ہے سدا
قلب مضطر کو سکوں بخشتا ہے ذکر ترا
چند آنسو ہی سفارش کیلئے لائے ہیں
ظلم کی دھوپ نے جو درد سے پگھلائے ہیں

www.khrooj.com

آلِؑ اطہار کے آلام پہ دل روتا ہے
اور شب تیرۂ اسلام پہ دل روتا ہے
حفظِ اسلام کے انجام پہ دل روتا ہے
شام ہوتی ہے تو پھر شام پہ دل روتا ہے
آنکھیں ان درد بھرے اشکوں سے جب اٹتی ہیں
قلبِ حساس کی نازک سی رگیں پھٹتی ہیں

وہ حسیں پھول بہاروں نے جنہیں پالا تھا
جن کو تطہیر نے آغوش میں خود ڈالا تھا
وہ ہر اک پھول تو کعبہ سے بہت بالا تھا
تو ہی ان دونوں کی تقدیس کا رکھوالا تھا
بھیجا کعبہ کی حفاظت پہ ابابیلوں کو
کیوں مسلط کیا ہابیل پہ قابیلوں کو

اور وہ انوارِ مقدس تو ہیں اس شے سے علیٰ
اپنی خواہش سے منزہ تھے ، منزہ ہیں سدا
اور وہ ہر حال رہے تابع مرضاتِ خدا
انتقام ایک طرف دیتے تھے دشمن کو دعا
ان کی وہ شان کے شایاں تھا کیا جو بھی کہیں
اور ترے عدل کا قانون بھی کچھ ہے کہ نہیں؟

www.khrooj.com

اپنے قانونی تقاضوں پہ ذرا کر لے نظر
عدل کرنے میں ہے لازم کہ پس و پیش نہ کر
انتقام ان کا تو لے ، سونت کے تقدیر و قدر
ہو عیاں مقصد حقا کا گلِ اثنا عشر
عزل باطل سے ہو یوں جشن مسرت کا سماں
کرمک نجم سے ہو پھول جھڑی کا ہکشاں

تیرا فرمان ہے جب ہو گا ظہورِ قآئم
بَغْتَةً ہو گا دو عالم پہ سرورِ قآئم
ہو گی مَوْعِدُ ھُمُ الصُّبْح سحورِ قآئم
لَیلَةِ الْوَاحِدَہ میں پھیلے گا نورِ قآئم
ہاں اسی شب کو تو مَوعُودُ ھُم الصُّبح بنا
ہو براہیم کا گلزار یہ مومن کی چتا

ظلم کی کھولتی شب دہر پہ ہے چھا بھی چکی
دین اسلام کی اب آنکھ ہے کجلا بھی چکی
اب مسرت کو ہے اک موت کی نیند آ بھی چکی
طولِ غیبت سے شریعت تو ہے مرجھا بھی چکی
جس نے نعمات سے عالم کو نوازا ہر دم
عین مظلومی کی حالت میں ہے روتا پیہم

www.khrooj.com

جس کو جو کچھ ہے ملا ، صدقہءِ قائمؑ سے ملا
اتنے نعمات کا امت نے دیا ہے یہ صلہ
اپنے محسن پہ ستم ڈھانے پہ سب صرف کیا
بہہ رہی ہے اسی انداز سے الٹی گنگا
اے خدا اب نہ بڑھا ظلم کو ، تو مہلت سے
سلب کر لے سبھی نعمات لعیں امت سے

آل اطہارؑ کے غم سہنے میں تھا راز یہی
ظاہر و نافذ ہو عالم پہ وہ آئین جلی
اور عبادات کا مرکوز ہو ربِ ازلی
اب تو مخلوق پہ حجت ہے تمام ہو بھی چکی
عذر اب باقی زمانے کا نہیں کوئی رہا
جلد کر عالم امکان میں اک حشر بپا

رب العزت تجھے مولاؑ کی گزارش کی قسم
حق میں شیعوں کے جو کی تجھ سے ، سفارش کی قسم
زیر خنجر ہمیں شیعوں کی سپارش کی قسم
سنگ زادوں کی وہ اس تیروں کی بارش کی قسم
آج شبیرؑ کے ہم شیعوں پہ بن آئی ہے
خستہ و چاک مری بردِ شکیبائی ہے

جس پہ قائم ہے جہاں ، وہ ہے امید قآئم
اے خداوند دکھا جلد وہ عید قآئم
لائے خورشید جہاں تاب نوید قآئم
اور ہو ظالم پہ عیاں روزِ وعید قآئم
شیعہ اب پنجہءِ ظلمت میں پھنسے جاتے ہیں
دنیا و عقبیٰ سے محروم ہوئے جاتے ہیں

بھیج اس کو جو ترا غیب ہے سلطآنِ ہدیٰ
ظلمتوں کے جو سمندر میں ہے اک شمس ضحیٰ
علم و عرفان کی جو اصل ہے باریدہ گھٹا
سقف مرفوع ہے انساں کیلیئے بہر خدا
زندگی موت کے جبڑوں میں چبی جاتی ہے
روشنی ظلمتوں کے ٹھٹھ میں دبی جاتی ہے

اب شب فسق نے عالم کو ہے پھر ڈھانپ لیا
زد میں طاغوتی ہواؤں کے ہے اب حق کا دیا
کفر ہر روز کوئی ظلم دکھاتا ہے نیا
ظلم کے تیز تھپیڑوں میں ہے دیں ڈول رہا
دیں کے پودوں سے یہ شادابی ہے نوچی جاتی
حق کی گردن ہے ید غم سے دبوچی جاتی

www.khrooj.com

اب ضرورت ہے کہ تقدیسِ امم ظاہر ہوں
مطلعِ دہر پہ اب ابر کرم ظاہر ہوں
شمسِ دیں ، قاطعِ آلامِ ظَلم ظاہر ہوں
روحِ لولاک پہ لہراتے علم ظاہر ہوں
چشم ہستی ہنسے ، مخمور شرابی ہو کر
ڈورے خوشیوں کے چمک جائیں گلابی ہو کر

شجر عُزیٰ کے پجاری ہوں تہہ تیغ الم
اور ہوں لاہوت کی منزل پہ محبوں کے قدم
عالم افروز ہو عالم پہ ، شہنشاہِ امم
اور ہو جعفرؑ کی دعاؤں پہ اجابت کا کرم
اب عزازیل کے چیلوں کو کرم بھوگ ملے
قلب اعدائے ملاعیں کو سدا روگ ملے

......☆......

www.khrooj.com

یا مولا کریمؐ

وجودِ ہادیؐ

ہر چیز میں لازم ہے کوئی ہادی و راہبر
جیسے تن انسان میں ہے قلب مقرر
ہر گام پہ کرتا ہے ہدایت جو برابر
کرتا ہے یہ سامان ہدیٰ خالقِ اکبر
ہر ملک میں لازم ہے کہ کوئی راہنما ہو
انساں کے تحفظ کیلئے ظل خدا ہو

اس مملکت دنیا کا انداز ہے کچھ اور
ہے مادہ پرستی کے پڑاؤ میں پڑا دور
عصیان کے شعلوں میں بشر گھرتا ہے فی الفور
خالق نے بھی انساں کو بچانا تھا بہر طور
ہر قوم میں اک ہادی کا فرمان سنایا
ہر دور میں اک ہادی دیں اپنا بنایا

www.khrooj.com

www.khrooj.com

ہادی بھی تو ایسا کہ جو توحید نما ہو
اور حاضر و ناظر ہو ، زمانے کی بقا ہو
تکلیف میں انساں کی ، جو دارُو ہو شفا ہو
شیطاں ہو غوی جس جا ، وہاں وہ بھی ہدیٰ ہو
توحید نما جو کہ بصیر اور سمیع ہو
خالق کا جو کہ مرکز اوصافِ جمیع ہو

ہاں حضرت ابلیس کا قائل ہے زمانہ
قرآن میں بھی لکھا ہے خود اس کا فسانہ
وہ دشمن انسان ہے ، عصیاں کا خزانہ
کرتا ہے کھلم کھلا وہ گمراہ بہ بہانہ
دعویٰ تھا کیا اس نے یہ دربارِ جلی میں
بہکاؤں گا انسان کو اندازِ خفی میں

جو لوگ سمجھتے ہیں تجھے ملجا و ماویٰ
بندے وہ ترے خاص ہیں بس ان کے علاوہ
انسان پہ بولوں گا میں عصیان کا دھاوا
رگ رگ میں سمو دوں گا میں گمراہی کا لاوا
انساں کے ایاغوں میں لہو بن چلوں گا
اور چاروں ہی اطراف سے میں حملہ کروں گا

ارشاد ہوا جاؤ تجھے دی ہے اجازت
تا وقت معین ہے عطا کی تجھے مہلت
آدم کی اس اولاد کو بہکا تو بہ شدت
اموال میں اولاد میں بھی کر لے تو شرکت
لیکن یہ حقیقت ہے جو انساں کا خدا ہے
شیطان کو مہلت بھی تو خود اس کی عطا ہے

خالق کا عطا کرنا وہ ابلیس کو مہلت
مخلوق کو پھر رکھنا وہ محروم ہدایت
مخلوق پہ مترادف ظلم ہے یہ حقیقت
شیطان تو موجود ہے مجبور ہے خلقت
ہادی کے بغیر عالم مخلوق خدا ہے
مترادف تظلیم نہیں ہے تو یہ کیا ہے

ہے اس لئے عقلاً بھی ضروری یہ جہاں پر
جب تک ہے وجودِ شرِ ابلیس گماں پر
موجود سدا ہادی رہے کون و مکاں پر
انساں کو لپکنے دے نہ جو نخل زیاں پر
بھٹکائے جو ابلیس ، ہدایت کرے ہادی
اغوا کرے ابلیس ، حفاظت کرے ہادی

www.khrooj.com

جب تک کہ ہے موجود یہ گمراہ کنندہ
انسان کی گردن میں ہے ابلیس کا پھندہ
تخلیق میں کمزور ہے پیدا ہوا بندہ
بہکانا شب و روز ہے ابلیس کا دھندہ
گر ہادیِٔ مطلق نہ ہدایت پہ ہو مامور
انساں تو گناہ کرنے پہ ہو جائے گا مجبور

اس شکل میں عصیاں پہ تو مجبور ہے خلقت
مجبور ہے خلقت کہ نہیں کوئی ہدایت
پھر کیسی جزا کیسی سزا کیسی قیامت
بیکار رہی دوزخ و جنت کی حقیقت
لیکن یہ حقیقت ہے کہ منان ہے رحمان
وہ چاہتا ہے بھٹکیں نہ مجبور سے انسان

لیکن جو بشر خود بھی ہو محتاجِ ہدایت
ہرگز نہیں ہو سکتا وہ ہادی بہ حقیقت
ہو سکتا ہے ہادی وہ جو ہو مبدۂِ رحمت
اور جس کے سرشتن میں ہدایت ہو بہ فطرت
جس ہادی کی خود طاعت مطلق کا ہو فرماں
جو شکل میں مخلوق ہو ، اظہار میں یزداں

www.khrooj.com

شیطان تو دنیا میں ہر اک جا پہ ہے حاضر
انسان مگر دیکھنے سے اس کے ہے قاصر
بھٹکاتا ہے ، لیکن ہے مرئیات سے باہر
پوشیدگی میں ہادی بھی انساں کا ہے ناصر
جس طور سے بہکاتا ہے انساں کو وہ چھپ کر
غیبت میں بھی ہادی یوں ہدایت کا ہے مصدر

ہادی تو ہے غیبت میں بھی کر سکتا ہدایت
اس نور سے لرزیدہ ہے ابلیس کی ظلمت
اک کفر کا داعی ہے ، تو اک داعیءِ قدرت
ہے قوتِ ہادی بھی تو توحید کی قوت
یَھْدِاللّٰہ کا جس شخص پہ ہوتا ہے ارادہ
ابلیس کا پڑتا نہیں گردن میں کلادہ

تخلیق عوالم سے یہ قانون خدا ہے
حجت سے جہاں خالی نہیں ہے نہ رہا ہے
ہر قوم میں اک ہادی ہے قرآں میں لکھا ہے
اجرائے ہدایت سدا خالق سے ہوا ہے
فرمایا نبیؐ کو بھی بشیراً و نذیرا
وافر ہے جہاں کیلئے رحمت کا ذخیرہ

www.khrooj.com

ثقلین کا امت کو ہے فرمانِ رسالت
دو چیزیں گراں مایہ ہیں سن لو میری امت
ہے ایک کتاب اللہ ، تو ہے دوسری عترت
ان سے ہی تمسک رکھو اے اہل شریعت
اک دوسرے سے ہوں گے نہ اک پل کو جدا یہ
کوثر پہ مجھے پائیں گے خود روزِ جزا یہ

ہے آج کتاب اللہ تو موجود جہاں میں
ہر فرد اسے جانتا ہے کون و مکاں میں
اور امت مسلم کے زباں زد ہے بیاں میں
اور ترجمہ موجود ہے ہر ایک زباں میں
عترت سے بظاہر کوئی موجود نہیں فرد
قرآن سے یکجاں ہو ، مجاہد ہو جواں مرد

عترت سے کوئی لازمی موجود تو ہو گا
سروؐر کے اسی قول سے مقصود تو ہو گا
اک ہادیِ کل ، مظہر معبود تو ہو گا
جس کی یہ شہادت ہے وہ مشہود تو ہو گا
قرآن ہے موجود اگر تا بہ قیامت
ہو گا کوئی موجود گراں مایۂ عترت

www.khrooj.com

بارہ میرے نائب ہیں یہ سرورؐ کا ہے ارشاد
طرفین نے لکھا ہے یہ فرمان بہ اسناد
ہر جا پہ مگر قید میں بارہ کی ہے تعداد
مسند پہ نبی کے تو کئی بیٹھے ہیں افراد
ہر مکتبۂ فکر کے بیسوں خلفا ہیں
تعداد میں گننے سے جو بارہ سے سوا ہیں

ہاں مذہب شیعہ ہی میں اک اثنا عشر ہیں
اول ہیں علیؑ علم الٰہی کے جو در ہیں
اور بارہویں وہ محسن تخلیق بشر ہیں
وہ مہدیؑ و حجت ہیں ، جو اوجھل بہ نظر ہیں
اسلام کی دنیا کے وہی وجہِ بقا ہیں
گو پردۂ غیبت میں ہیں ، مامور ہدیٰ ہیں

شیعوں کو تو تسلیم ہے سرکارؑ کی غیبت
غائب ہیں وہ خضر عیسیٰ و الیاس کی صورت
اتنا تو سمجھتے ہیں سبھی حامل سنت
دنیا میں اسی ذات کی ہونا ہے وِلادت
چالیس برس کہتے ہیں غیبت میں رہیں گے
چالیس برس بعد خروج اپنا کریں گے

www.khrooj.com

چالیس برس ہی کی یہ غیبت کے ہیں قائل
سرکاؐر کے ہر فرقہ نے لکھے ہیں فضائل
حل ہوتے ہیں اس بات سے اب سارے مسائل
اس ذات کے ہیں ، ان کی کتابوں میں شمائل
یہ قول ہیں سچ مانتے یَـنْطِق کے امیں کا
کافر ہے جو منکر ہے وجودِ شہؑ دیں کا

گو شمس ہدیٰ غیب کے پردے میں ہے پنہاں
پر نورِ خداوندی کی کرنوں کی ہے باراں
مرکوز ہر اس دل پہ ہیں ، وہ ماہِ درخشاں
جو قلب کے ایمان کی راحت کے ہیں خواہاں
ابلیس کی تخریب سے بچ جاتے ہیں وہ دِل
آغوشِ تقدس میں سکوں پاتے ہیں وہ دِل

مَنْ مَّاتَ کی اس نص میں ہے اس بات کا اظہار
جو وقت کے ہادی کے معارف سے ہے بیزار
موت اس کی جہاں پر ہے جہالت کی سزاوار
قرآن میں بھی کہتا ہے خود قادر و جبار
جب یوم ندا آئے گا اٹھیں گے یہ سارے
ہادی ہی کے سب نام سے جائیں گے پکارے

جو عصر کے ہادی کو نہ پہچانتا ہو گا
اور مہدئِ دوراں کو نہیں جانتا ہو گا
خالق کو بھی گو رب جہاں مانتا ہو گا
خلاق کو رزاق بھی گردانتا ہو گا
وہ اَعمیٰ کا مصداق ہے اندھا ہی اٹھے گا
فردوس کی خوشبو کو بھی وہ پا نہ سکے گا

من جانب توحید اے سلطاںؑ! تو مدد کر
اے ہادئِ کل ، مہدئِ دوراں تو مدد کر
جاتا ہے سوئے نار یہ انساں تو مدد کر
جعفرؑ تو ہے غلطیدہ بہ عصیاں تو مدد کر
جعفرؑ کو بچا لے کہ تو عالم کا ممد ہے
میرا دلِ ناپاک گناہوں پہ بضد ہے

شیطان کی اولاد نے ہیں جال بچھائے
مسجودِ ملائک پہ ہیں عصیاں کے سائے
خواہاں ہے یہ شیطان بشر بچنے نہ پائے
آدم سے ہزیمت کا وہ بدلہ تو چکائے
یا تو نہ تھا ملکوت کا مسجود بنانا
ورنہ مجھے ابلیس کے ہاتھوں سے بچانا

www.khrooj.com

یا مولا کریمؐ

جزائرِ خضریٰ

جو کھولی دارالسلام میں نے بلاد خضرا پہ آنکھ ٹھہری
فضا مقدس، حسیں مناظر، ہوا معطر، سماں سنہری
وہ میٹھے میٹھے معین چشمے اور اس میں جھیلیں وہ گہری گہری
وہ سرمئی بادلوں کے جھرمٹ کھلی ہوئی وہ فضائے شہری
پھر ابن فاضل کو ساتھ لے کر سفر کا میں نے کیا ارادہ
تصوروں کی حسین کشتی میں ہم رواں تھے بطرزِ سادہ

رواں تھی موجوں کے دوش پر وہ ہماری ناؤ عجب سماں تھا
وہ ناخدا اپنا عشق محکم ، تو جذبِ الفت کا بادباں تھا
وفا نے پتوار کو سنبھالا کہ شوق ہی میر کارواں تھا
زباں پہ نعرہ تھا العجل کا ، جھکا ہوا ہم پہ آسماں تھا
سیاہ سمندر کی تلخ موجوں سے کھیلتی جا رہی تھی نیّا
بڑے سکوں سے تھے دو مسافر کہ دست قدرت ہی تھا کھویّا

www.khrooj.com

گذر گئے سولہ دن سفر میں تو دیکھا پھر اک عجیب منظر
وہ بحر ابیض سفید پانی کہ جیسے سیماب کا سمندر
وہ دودھیا دودھیا سی لہریں وہ ماہتابی میں غرق یکسر
ہر ایک سیلی تھی جل پری جو تھی چاندنی میں چلی نہا کر

تھی ذائقہ میں تو انگبینی وہ رنگ اس کا لبن نما تھا
کہ جس کی ہر بوند میں بقا تھی ، بقائے آبِ بقا بنا تھا

وہ پاک خضرا کی سر زمیں کا حصار محکم سفید پانی
برائے اعدا عذابِ قدرت وہ سر بسر موت کی روانی
مزہ تھا اس میں فرات جیسا حیات اس میں تھی جاویدانی
نہا کے مہتاب اس سے نکلے روپہلی کرنوں کی وہ جوانی

یوں دھیرے دھیرے رواں تھی ناؤ کہ نکلا خورشید جگمگا کر
اٹھیں جو نظریں تو پاک خضرا کو دیکھا اپنی جبیں جھکا کر

تھا سامنے اک حسین ساحل جو حسن عالم کی جلوہ گاہ تھا
کہ جس کی آغوش میں سکوں تھا ادب کے مرکز کی جو نگاہ تھا
جزیرۂ پاک دین حق کی بقا کا اک دامن پناہ تھا
سنہری سپنوں کی ایک جنت بشر کے معراج کی وہ راہ تھا

ہماری کشتی نے با ادب ہو کے اس کے دامانِ حق کو چوما
تھا شور موجوں کا اک ترنم کہ جس پہ دل بھی دھڑک کے جھوما

www.khrooj.com

ہم اپنی کشتی سے نیچے اترے کہ دیکھیں اس کو ہم آگے بڑھ کر
تھا اک تراشیدہ کوہ مرمر کہ جس کی چوٹی کے عین اوپر
تھا سات قلعوں کا اک تسلسل وہ کوہ تھا کوہِ سنگ مرمر
وہ ماربل کی شفاف اینٹوں پہ جچتی یاقوت کی وہ جھالر
زمردیں اس کے بام و در تھے گیاہ کے قالین سبزی مائل
ہر اک روش پر گداز سبزہ اور اس پہ کمخواب کے شمائل

وہ سنگ مرمر کی ہر عمارت کہ جس سے خیرہ تھی چشم ہستی
وہ سارے بازار جگمگاتے نہ آشنائے بلندی پستی
وہ رونقوں سے عجب بہاراں فضائے عالم پہ ایک مستی
اور ان میں لوگوں کا اک سمندر اور ان پہ تقدیس سی برستی
شفاف سڑکوں کے گرد اشجار ان پہ اثمار لہلہاتے
پرندے ان پر حسیں فرشتے اور العجل کی صدا لگاتے

وہاں کے افراد خوش سیئر اور خوبصورت کہ دلنشیں تھے
قدیں جوانی کا اک فوارہ لباس پھبتے کہ وہ حسیں تھے
عبادتوں کے نشاں جبیں پر دمکتے چہرے کہ مہ جبیں تھے
وہ شان و رفعت میں اک تقدس بڑے امیں تھے کہ پاک بیں تھے
دے ان کے اوضاع کو دیکھ کر آپ خوش خیالی کی داد عالم
وہ ربط و الفت کہ دیکھ کر جس کو کہہ اٹھے زندہ باد عالم

www.khrooj.com

اور سامنے دیکھی ایک مسجد جو جامِع مسجدِ جمیع تھی
وہ اس کے مینار اونچے اونچے بڑی کشادہ بڑی وسیع تھی
اور اس کے گنبد تو اخضری تھے کلس کی عظمت بڑی رفیع تھی
تھی شان فنکار کا نمونہ ہزاروں لوگوں کی مستطیع تھی
منقش اور زر نگار گنبد ستوں جواہر نگار اس کے
کواڑ زریں و احمریں تھے وہ بام و در یادگار اس کے

اور اس میں لوگوں کا اک سمندر تھا موجزن پر بڑا سکوں تھا
اور آگے منبر سجا ہوا تھا کہ حسن بھی جس پہ سرنگوں تھا
اور ایک شہزادۂ بہاراں خطاب کرنے میں محو یوں تھا
تھا علم و عرفاں کا ایک چشمہ اور اس کا ہر لفظ اک فسوں تھا
سراپا عظمت تھی ، آدمیت کے پیراہن میں یہ تھا ہویدا
وہ سیدالشّمس دیں محمدؐ کہ روحِ فطرت تھی ان پہ شیدا

ہوئے جو حاضر ہم ان کی مجلس میں پیش آئے ملاطفت سے
سفر کی زحمت کا حال پوچھا تھے پورے دانندہ مصلحت سے
نوازش اور مہربان لہجے میں ہم سے فرمایا تمکنت سے
تمہارے آنے کا تم سے پہلے تھا کہہ دیا ساری مملکت سے
اور جاؤ مسجد کے ایک حجرے کو اپنی آرام گاہ بنا لو
تھکان تم پر ہوئی ہے غالب وَنَومکُم سے تھکن نکالو

ہوا جو واں پہلا جمعہ وارد تھی چھا گئی ہر طرف عبادت
صدائے آذان پر سب آئے جمع ہوئے سب ہوئی اقامت
نمازِ جمعہ کی دو رکعتوں پہ قصد واجب پہ باندھی نیت
ہر اک نمازی کی سجدہ گاہ پر انڈیل دی تھی خدا نے رحمت
کی آغا سید نے خود امامت صدائے تکبیر کیا عجب تھی
خشوع سے ہر دل دھڑک رہا تھا صدا کی تاثیر کیا عجب تھی

نماز ان کی عظیم تر تھی کہ اس سے عرفانِ حق طلوع تھا
قیام ان کا بڑا حسیں تھا ، سراپا عصمت مگر رکوع تھا
سجود میں بندگی کی حد تھی ، صدائے ربی میں کیا خشوع تھا
قنوت میں اَللّٰھُمَّ کُنْ تھی، برستی آنکھوں میں کیا خضوع تھا
وہ روحِ عشق امامؑ آخر عبادتوں میں مچل رہی تھی
تھا جذبۂ انتظار جس میں سلگ کے ہر آہ نکل رہی تھی

کی عرض ہم نے اے آغا سید یہ نیت قصد واجبی تھی
کہا کہ شرطِ وجوب موجود تھا ہاں نیت مری یہی تھی
کی عرض ہم نے کہ کیا وہاں ذاتِ صاحبؑ الامر آ چکی تھی
کہا نہیں وہ نہیں تھے آئے حقیقت اس میں چھپی ہوئی تھی
امامِ حق کے ہی امر سے ان کا میں بھی ہوں ایک خاص نائب
نیابت اپنی ہے سونپی مجھ کو ، کہیں جسے مظہر العجائب

یہ پوچھا ہم نے کبھی زیارت امامِ حق کی بھی تم نے کی ہے
کہا کہ میرے پدر تھے کہتے کہ میں نے ان کی صدا سنی ہے
اور جد اعلیٰ تو تھے مشرف کہ یہ سعادت انہیں ملی ہے
خدائے عالم کی یہ عطا ہے جسے ملے مستحق وہی ہے
جنہیں میسر ہیں یہ معارج اسی نے تفویض کر دیئے ہیں
بقدرِ ظرف اس کی مصلحت نے یہ عہدے سب کو عطا کیئے ہیں

ہے بعض کو انبیا بنایا، ہے بعض کو اوصیا بنایا
کسی کو حجت قرار دے کر جہاں کا راہِ ہدیٰ بنایا
خدا نے خود بین خلق و خالق انہی کو ہے راستا بنایا
زمیں نہ حجت سے خالی رکھی دلیل ہی کو بقا بنایا
ہلاکتِ ہالکان دنیا میں ہو اگر تو دلیل پر ہو
نجاتِ کل ناجیان دنیا میں ہو اگر تو دلیل پر ہو

ہے حجت کبریا کے نائب پہ ناگزیر ان کا حق جتائیں
کرم امامِ زماں کا پیہم عوام میں جو بہ حفظ لائیں
سفیر ہوں اور جو واسطہ ہوں فرائض انساں کو جو بتائیں
مگر وہ نائب ہے شاہِ حق کا امامِ حق جس کو خود بنائیں
رہے نہ قائم یہ دور گردش اگر نہ محور ہوں خاص نائب
یہ خلق ساری تباہ ہوتی، مٹا کے رکھ دیتے یہ مصائب

www.khrooj.com

اور دوسرے دن عجیب موسم تھا اور ہر طرف تھا سماں سہانا
چمک رہا تھا دمکتا سورج عیاں تھا کرنوں کا آشیانہ
کریم سید تو چاہتے تھے وہ اپنے گلشن ہمیں دکھانا
ہمارے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر میانِ گلشن ہوئے روانہ
ہر ایک پودا سروں پہ گل کا کلاہ رکھے کھڑا ہوا تھا
تمام ذرات کی انگوٹھی میں ایک ہیرا جڑا ہوا تھا

حسین نہروں میں ایک کندن سی دھوپ اٹھلا کے بہہ رہی تھی
یا نور سحری کی آبشاروں سے صبح شرما کے بہہ رہی تھی
یا چاندنی کی تھی ماہتابی جو رنگ بدلا کے بہہ رہی تھی
یا آبِ در نجف کی برفانیت تھی پگھلا کے بہہ رہی تھی
اور اس میں چنچل سی شوخ لہروں کا کسمسا کر لچک کے بہنا
کبھی کناروں کو چھیڑ دینا کبھی ہوا سے جھجھک کے بہنا

حسیں مناظر سے لطف لیتے یوں جا رہے تھے برنگ مستی
ملا پھر ایک آدمی کہ جس کے تھی رو سے تقدیس سی برستی
پشم کی دو چادریں تھا اوڑھے کہ جن سے تھی حبِ زر شکستی
کیا سلام اس نے جھک کے ہم کو تھی نرم لہجے میں حق پرستی
یہ ہم نے پوچھا اے آغا سید یہ کون ہے ذیوقار انساں
کہ زہد کی زر سے یہ غنی ہے بلندیوں کا معیار انساں

www.khrooj.com

انہوں نے فرمایا دیکھو اس سمت سامنے ہے جو کوہ احمر
بلند و بالا جو سر اٹھائے کھڑا ہے وسط چمن میں تن کر
ہے وسط میں اس کے ایک چشمہ کہ جس کا پانی بھی ہے معطر
اور اس کے پہلو میں ایک قبہءِ نور ہے رازِ حق کا مظہر
گھنے درختوں کی لمبی شاخوں نے اس کو ہے ہر طرف سے گھیرا
یہ آدمی ہے اسی کا خادم ، ہے اس پہاڑی پہ اس کا ڈیرا

بروز جمعہ تو صبح کو میں ہوں پڑھنے جاتا وہاں زیارت
زیارت شاہِ دین پڑھ کر نماز پڑھتا ہوں دو رکعت
وہاں سے ملتا ہے اک صحیفہ ، ہے جس سے ہوتی مجھے ہدایت
تمام حالات ہفتہ بھر کے نوشتہ کرتی ہے خود امامت
پہاڑ پر تم ضرور جانا ، تجھے ہے ماذون اس پہ چڑھنا
زیارتِ شاہِ دین پڑھ کر تو دو رکعت نماز پڑھنا

سویرے اٹھ کر عبور کرتے تمام باغات کو ہم آئے
وہ کوہِ احمر کہ جس کے دامن میں تھے چھپے راحتوں کے سائے
پھر اس پہ چڑھ کر جو ہم نے دیکھا نظر کہیں نہ قرار پائے
گھنے درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں میں تھے خموشی نے پر بچھائے
اور وسط میں اک حسین چشمہ جو لمبی شاخوں نے ڈھک لیا تھا
اور اک شجر اس پہ یوں جھکا تھا کہ پر فشاں اک ملک کھڑا تھا

اور اس کے جھرنے کی کیا صدا تھی کہ حور لوری سی گا رہی تھی
ہوا کے جھونکوں کی تیز نظریں ہر ایک ٹہنی لجا رہی تھی
چلے تھے رومانِ چین و راحت نظر ہر اک شئے چرا رہی تھی
وہ سبزہ کہ اک عروسِ ہریالی بال کھولے نہا رہی تھی
سدا وہ شاداب ہو نہ کیوں کر پلیں جو آبِ حیات پی کر
خزاں پہ ہنستے تھے ، موت کو بھی چڑا رہے تھے ہمیشہ جی کر

اور اس پہاڑی پہ کھڑ کے دیکھا تو باغ کچھ یوں سجا ہوا تھا
گھنے درختوں کی ان قطاروں میں ربط گویا بڑھا ہوا تھا
اور ان میں الفاظ کی سی بندش کہ اک صحیفہ کھلا ہوا تھا
حسیں درختوں کے ربط سے گویا ایک قرآں لکھا ہوا تھا
زِ بائے بسم اللہ تا بہ والناس ، سارے میدان پر عیاں تھا
اور اس نوشتن میں ایک گلزارِ خطی صاف کا سماں تھا

وہ بالا قبہ کہ بام و در سے برس رہی تھی عجیب صولت
خموشیوں نے تھا سر جھکایا کہ تھی مسلط خرد پہ ہیبت
نماز ہم نے وہاں ادا کی ، شہؑ زمن کی پڑھی زیارت
اور اس کے گنبد کی شان پر تو نثار ہوتی تھی ہفت جنت
وہ قبہ گویا بڑا سا موتی تھا جو تراشیدہ مثل گنبد
وہ سرخ کندن سی ماہتابی کہ جو تھی تابندہ مثل گنبد

www.khrooj.com

پھر آ کے خدام سے ملے ہم یہ پوچھا ہم نے اے پاک انساں
تمہارے سجدے میں خم ہیں قدسی ، تمہیں ہو معراجِ علم و عرفاں
حضور میں سے کسی نے کی ہے زیارتِ تاجدارِ امکاں
وہ ہنس کے بولے ارے برادر زیارت ان کی نہیں ہے آساں
ہمیں تو اس باب میں کسی سے بھی گفتگو کی نہیں اجازت
یہ راز وہ ہے کہ عقل انساں نہ درک میں پا سکے حقیقت

اور آخری بار ہم نے پوچھا جو سید شمس کے نسب کا
انہوں نے فرمایا پانچویں پشت میں ہے بیٹا زمیں کے رب کا
اور صاحب الامر ان کے جد ہیں یہ ہے خلف خود شہِؐ عرب کا
انہیں کی پشتوں میں آ رہا ہے یہ عہدہ نواب منتخب کا
یہ ذی حشم ذی وقار سید ہی ارض خضرا کے حکمراں ہیں
ہیں خلفِ صالح امامِ حق کے رموزِ قائمؑ کے رازداں ہیں

وہیں پہ تھے ہم کو نیمہءِ مہ کا جمعہ آیا بہار بن کر
نماز پڑھ لی تو بابِ مسجد پہ شور گونجا برنگِ لشکر
جو پوچھا ہم نے ہے شور کیسا تو آغا سید یہ بولے ہنس کر
اسی علاقے کے امراء کا ہے ایک لشکر تیار یکسر
ہے ان کا دستور چڑھ کے گھوڑوں پہ کرتے ہیں انتظار اس دن
یہ انتظارِ فرج پہ آتے ہیں ہو کے سارے تیار اس دن

ہم ہو کے ماذون باہر آئے تو دیکھا لشکر کھڑا ہوا ہے
سوار سارے سلاح لگائے تھے ان میں اک حشر سا بپا ہے
تھے لاکھوں پیدل کثیر مجمع کہ جس سے میداں بھرا ہوا ہے
زباں پہ نعرے ہیں العجل کے دعائے تعجیل کی صدا ہے
اور تین سو تیرہ امراء تھے نشانِ غزوہءِ بدر تھے وہ
اَلَیسَ الصُّبْحُ پکارتے تھے کہ ساکنِ لیل قدر تھے وہ

کی عرض آقا کہ ہو گا کب یہ خروجِ سلطانِ دیں جہاں میں
انہوں نے فرمایا وقت اس کا نہیں ہے انسان کے گماں میں
علائم اس کے ضرور ہوں گے عیاں نوشتہءِ کن فکاں میں
صدائیں تین آسماں سے گونجیں گی ، اس زمانے کے سائباں میں
یہ پہلی آواز ہو گی جاگو ہے دن قیامت کا سر پہ آیا
دگر صدا ہو گی لعنت اس پر کہ آلؑ پر جس نے ظلم ڈھایا

اور آخری بار قرصِ خورشید سے عیاں ہو گا نورِ قدرت
زمانہ دیکھے گا اس حسیں کو بشر نما ہو گی جس کی صورت
صدائے آخر ہے جاگو لوگو مٹی ہے باطل کی آج ظلمت
خروجِ قائمؑ ہوا ہے عالم پہ ختم ہے آج طولِ غیبت
اور ذوالفقارِ جنابِ حیدرؑ کرے گی عرض آقائے ہدیٰ کو
اٹھو اے آقا کرو تہہ تیغ آج ہر دشمن خدا کو

یہ پوچھا ہم نے کہ سیدی کیا دیا تھا یہ شاہِ حق نے فرماں
مری زیارت کا جو کہے ، وہ ہے کذب کرتا ، ہے جھوٹا انساں
کہا کہ فرمایا تھا انہوں نے مگر تھا اس میں یہ راز پنہاں
یہ مصلحت تھی جو اس میں مضمر کہ مومنوں کو تھا خطرۂ جاں
وگرنہ پردہ ہے دشمنوں سے ، یہ دوستوں سے نہیں ہے پردہ
نہیں زیارت سے جو مشرف نہیں وہ مومن بہ حال و فردہ

وہ دور باطل تھا ظلم چھایا ، تھا اہل ایماں کو سخت خطرہ
عباسیوں کی تھی راجدھانی تھا اہل عرفاں کو سخت خطرہ
جو دیکھنے کا تھا دعویٰ کرتا ، تھا اس ہی کی جاں کو سخت خطرہ
اور کفر کے ہاتھ بڑھ چکے تھے ، تھا دین و ایماں کو سخت خطرہ
ہاں اب تو کوئی خطر نہیں ہے کہ رقص فرما ہے شادمانی
ہیں شہر آباد ان کے بیٹوں کے اور امنگوں پہ ہے جوانی

کئی جزائر ہیں صاحب الناحیہ کے بیٹے ہی حکمراں ہیں
مبارکہ میں ہے پاک طاہرؑ جو ظاہرہ ہی میں ضو فشاں ہیں
اور عبد رحماں ظلوم میں ہیں جو پر مسرت ہیں شادماں ہیں
اور ہیں براہیم صافیہ میں کہ جن کے دیہات زعفراں ہیں
اور ہیں عناطیس میں تو ہاشم ، ہے جن کی عظمت کا بول بالا
یہ ملک پسرانِ شاہِ دیں ہیں ، ہے نظم جن کا بہت نرالا

www.khrooj.com

کی عرض ہم نے یہ چاہتے ہیں یہیں گزاریں حیات ساری
خروج تک ہم یہیں رہیں اور نشہ سا تعجیل کا ہے طاری
مزہ یہاں انتظار کا ہے عطا ہوا کیف آہ و زاری
کہا انہوں نے تمہارے بارے میں مل چکا ہے یہ حکم باری
مراجعت کے تمہارے احکام آ چکے ہیں کہ لوٹ جاؤ
یہاں پہ رہنا ہے نا مناسب ، جہاں کو یہ داستاں سناؤ

یہ حکم سن کر بصد اداسی بصد الم ہم ہوئے روانہ
تھے پاؤں بوجھل ، بجھا ہوا دل ، فراقِ شہر شہؑ زمانہ
اور آخری بار شہر حق پر نگاہ کی ہم نے طائرانہ
تڑپ کے آنسو مژہ پہ آئے نگہ کے سجدے تھے عاشقانہ
دعا کا دامن دراز کر کے وہاں یہ جعفرؔ نے کی دعائیں
یہ ملک مولاؑ سدا سلامت حقیقی خوشیوں کی ہوں گھٹائیں

......☆......

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

تعجیل فرج

بسم اللہ سے ہر آن دعا اپنی شروع کر
پھر والیؑ ءِ خضرا سے بصد صدق رجوع کر
عرفان کا خورشید مرے دل میں طلوع کر
یہ عرض شہِؑ دیں سے بصد عجز و خشوع کر
اک سانس کا گر شکر کریں اے شہؑ امکاں
ممکن نہیں تا حشر بھی پورا کرے انساں

یا شاؑہِ جہاں آپ سنیں عرض ہمارا
کوئی نہیں اے بحر کرم تیرا کنارا
ہر قلب شکستہ کو ہے اک تیرا سہارا
ہر چیز پہ رہتا ہے کرم آپ کا نیارا
ہر ٹوٹے ہوئے دل کی یہ فریاد ہے مولا
اب مونس تنہائی تری یاد ہے مولا

www.khrooj.com

ہیں ظالم و بے دین بنے دین کے والی
انصاف سے معمورۂ عالم ہوا خالی
ہوتی ہے یہاں ظلم کی ہر صبح نرالی
ہیں رنج و مصیبت میں گھرے تیرے موالی
یہ دنیا تو ہر ظالم و کذاب کی جا ہے
مومن کیلئے مجلسِ صد جور و جفا ہے

اتنی ہے صدا آپ سے اے مالک کونین
بن آپ کے آتا نہیں مومن کو یہاں چین
آ جاؤ ابھی دنیا پہ اے محور ثقلین
مومن کریں معراج ، ملے بوسۂ نعلین
در سے تیرے کوئی بھی نہیں لوٹا ہے خالی
آقاؑ ہوں تیرے در کا تو اک میں بھی سوالی

مولاؑ جو نہ میں آپ کے در پاک پہ آؤں
اے میرے کریم آقاؑ میں کس باب پہ جاؤں
مشکل میں بغیر آپ کے میں کس کو بلاؤں
پھر کیوں نہ میں سر اپنا ترے در پہ جھکاؤں
میرے لیے کونین کے سلطان تمہیں ہو
ہو مظہر یزدان تو یزدان تمہیں ہو

www.khrooj.com

پھر آؤ زمانے پہ اے عظمت کے نگیں آج
پردہ کو اٹھا دو اے میرے پردہ نشیں آج
ہے ظلمت عصیاں سے سیاہ ساری زمیں آج
اب آپ کے آنے سے بنے خلد بریں آج
رحمت کے خزانوں کو زمانے پہ لٹا دو
اسلام کی پھر شمع نئے سر سے جگا دو

اب سایہ فگن ارض پہ پھر ابر بقا ہو
آپ آئیں زمانے پہ ابھی دور نیا ہو
یوں رتبہ بڑھے اس کا کہ یہ ارض سما ہو
گیتی کیلئے آپ ہی رحمت کے خدا ہو
بے چین دلوں کو بھی قرار آئے کسی دن
کونین میں پھر فصلِ بہار آئے کسی دن

آپ آئیں کہ کٹ جائے ابھی ظلم کی زنجیر
جل جائے ابھی کفر کے الحاد کی جاگیر
مسمار ہو عالم سے بواطل کی یہ تعمیر
اب ختم زمانے سے ہوں یہ کافر و بے پیر
اب مرتبۂ دین کی ہو جلد بحالی
ہو جائے ابھی کفر سے دنیا سبھی خالی

آپ آئیں ملے دہر کو ہر دکھ سے رہائی
ہر آن دلِ زار کی ہو عقدہ کشائی
ہر سمت ہو ملکوت نے یہ دھوم مچائی
عصیان سے پاکیزہ ہوئی ساری خدائی
آپ آئیں کہ رحمت کی گھٹا دہر پہ چھائے
اور امن سدا برکھا میں رنگ رلیاں منائے

جو روتے ہیں دن رات انہیں شاد کریں آپ
گھر آل محمدؐ کا بھی آباد کریں آپ
اعدائے ستم پیشہ کو برباد کریں آپ
اور ختم یہ بیماریِ سجادؑ کریں آپ
آپ آئیں یہاں جلد غریبوں کی دعا ہے
دنیا میں جفا کاری سے اک حشر بپا ہے

آپ آئیں یہاں احمدؐ مختار کے صدقے
آپ آئیں یہاں حیدرؑ کرار کے صدقے
آ جایئے عباسؑ وفادار کے صدقے
آ جایئے ہر محسنِ غفار کے صدقے
ہو آل نبیؐ جلد ہی گھر پاک میں آباد
خوں رونے سے باز آئیں میرے آقائے سجادؑ

www.khrooj.com

اے مالکؐ کونین زمانے کو سجا دو
ہر ظلم کی ہر ظالم و جابر کو سزا دو
اور پردۂ اسرار کو چہرے سے ہٹا دو
اعدائے ملاعین کو بس اتنا بتا دو
جبار ہیں ، قہار ہیں ، ستار ہمیں ہیں
اور اصل میں کونین کے مختار ہمیں ہیں

ہے ہم نے ہی کونین کی ہر شے کو سجایا
لوح و قلم و عرش کو ہے ہم نے بنایا
اور موسیٰ کو تھا اپنا جلو ہم نے دکھایا
اور اپنی عبادت کا ہے عالم کو بتایا
ساجد جو ہے کونین تو مسجود ہمیں ہیں
ہیں عبد نبی جن کے وہ معبود ہمیں ہیں

ایوان محبت کو سجا دو ابھی جعفرؑ
فانوسِ محبت کے جگا دو ابھی جعفرؑ
دنیا کو یہ اعلان سنا دو ابھی جعفرؑ
بر راہ سخی آنکھیں بچھا دو ابھی جعفرؑ
یہ نخل دعا اپنا ثمر لائے گا اک دن
سلطانِ جہاں دنیا پہ آ جائے گا اک دن

www.khrooj.com

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

زیارتِ ناحیہ

(حصہ اول)

یارب امامِ حق کا جہاں میں ظہور ہو
سطحِ زمیں سے تا بہ سما حق کا نور ہو
عالم پہ طاری عدل کا کیف و سرور ہو
گیتی سے جلد ختم یہ فسق و فجور ہو
آلِ نبیؐ کا سارے زمانے پہ راج ہو
ہر شاہ شاہِ دیں کا زیرِ خراج ہو

وہ صاحب الزمان وہ آل نبیؐ کی شان
وہ سطوتِ رسولؐ وہ ابن علیؑ کی شان
وہ ذات، ذاتِ پاک وہ ذاتِ جلی کی شان
وہ حجت مبین، حسنؑ عسکری کی شان
وہ غمگسار و وارثِ سلطانِ کربلا
پڑھتے ہیں وہ زیارتِ ناحیہ، صد بکا

www.khrooj.com

آتے ہیں صبح و شام مزارِ حسینؑ پر
کرتے ہیں یوں کلام مزارِ حسینؑ پر
کہتے یا امامؑ مزارِ حسینؑ پر
پڑھتے ہیں یہ سلام مزارِ حسینؑ پر
ہر بین میں ہے سوزِ محبت کی انتہا
کرتے ہیں وہ زیارت ناحیہ کی ابتدا

آدم پہ شیث پر ہے اور ادریس پر سلام
اور نوح و ہود و صالح و موسیٰؑ نیک نام
اور ابراہیم ، حضرتِ اسحاق خوش کلام
داؤد و یوسف اور شعیب ذی احتشام
اور اسمٰعیل و حضرت ایوب پر سلام
یونس پہ اور سلیماں پہ یعقوب پر سلام

ہارون و یحییٰ زکریا عبداللہ پر سلام
اور حضرت عزیر پہ روح اللہ پر سلام
اور سروَرِ جہان حبیب اللہ پر سلام
ان کے اخیِ خاص پہ وجہہ اللہ پر سلام
فرمایا السلام علیٰ سیدہؑ بتول
اور مجتبیٰؑ پاک جو ہے پیکر رسول

اس پر سلام جو کہ ہے مظلومؑ کربلا
راہِ خدا میں زخمی جو کہ انتہائی تھا
اور جان دے کے جس نے جہاں کو بچا لیا
مخفی اور آشکارا جو طاعت گزار تھا
اس خاک سے جہاں کو حصولِ شفا ہوا
قبہ ہے تو مقامِ قبولِ دعا ہوا

فرمایا السلام علیٰ ابن مصطفیٰ
فرمایا السلام علیٰ ابنِ مرتضیٰ
فرمایا السلام علیٰ ابن سیدہؑ
تجھ پر سلام سدرہ و ماویٰ کے منتہیٰ
شاہِ صفا و وارث زمزم سلام لے
آلودہ خاک و خون میں پیہم سلام لے

اے پنجتن کا پانچواں سلطانؑ کربلا
خیمہ بھی جس کا ظالموں نے چاک کر دیا
وہ بیکس و غریب جو غربت کی انتہا
اور درد ناک طرزِ شہادت جو پا گیا
مجہول نسب لوگوں کا مقتول لے سلام
اے کربلا کے ساکن و مقبول لے سلام

www.khrooj.com

برسا لہو شفق سے ملائک بھی رو دیئے
سلکِ وفا میں صبر کے گوہر پرو دیئے
ہر دل میں دین حق کے جواہر سمو دیئے
ہذیاں کے داغ نوک سناں پر ہی دھو دیئے
رتبے تمام حق کے انہی پر تمام ہیں
نو بیٹے جن کے تا بہ قیامت امامؑ ہیں

ان پر سلام تھے جو گریبان لہو میں تر
سوکھے ہوئے تھے پیاس سے جو ہونٹ سر بسر
تھے ٹکڑے ٹکڑے لاشہءِ اطہر تمام تر
بعد از وفات لٹ گئے جو تپتی ریت پر
اعضائے پاک جسموں سے جن کے ہوئے جدا
نیزوں پہ جن سروں کو اٹھائے تھے اشقیا

اس پر سلام کرب و بلا میں جو لٹ گیا
اس پر سلام جس کا گلا وقف ظلم تھا
جس کا مزار وادیءِ غربت میں تھا بنا
رو کر شفق نے خون بصد غم یہی کہا
اللہ کی راہ میں جور و جفا کا قتیل ہے
واللہ پھر بھی مانند قدرت جلیل ہے

www.khrooj.com

ان پر سلام جو کہ گریباں دریدہ تھے
اور جسم پاک خاک و لہو میں طپیدہ تھے
جن کے نفوس راہِ خدا میں رسیدہ تھے
اور جن کے ہونٹ بھی گلِ حرماں رسیدہ تھے
رنگ جن کے تیز دھوپ میں تغیر ہو گئے
رُؤْيَا الَّتِیْ کی آپ ہی تعبیر ہو گئے

ان پر سلام جاری تھا زخموں سے جن کے خوں
لیکن جو سر تھے ، طاعت باری میں تھے نگوں
جن کے جسد پہ زخم کا چلتا نہ تھا فسوں
چھائے لباسِ سبز کے زخموں پہ لالہ گوں
ان پر سلام سر جو کہ نیزوں پہ چڑھ گئے
بالیدگی میں عرش خدا سے بھی بڑھ گئے

ان پر سلام جو ہوئیں شہزادیاں حزیں
گھبرا کے اپنے خیموں سے باہر جو آ گئیں
تطہیر کے نقاب میں پنہاں مگر رہیں
کرتے تھے ظلم جن پہ بصد ناز اہل کیں
ان پہ سلام غم میں جو طاعت گزار تھیں
سرِ نہاں تھیں عصمتِ پروردگار تھیں

www.khrooj.com

پیہم سلام میرا ہر اس رکنِ دین پر
پسران خلفِ صالح و مستشہدین پر
اور ان کی ذریت کے سبھی ناصرین پر
ملکوت پر سلام جو اترے زمین پر
میرا قتیل غربت و مظلومؑ پر سلام
اس کے حسیں برادرِ مسمومؑ پر سلام

اکبرؑ پہ اور اصغرؑ بے شیر پر سلام
ان کے وجودِ پاک کی تشہیر پر سلام
اصغرؑ کے سوکھے حلق کے اس تیر پر سلام
خیموں میں روتی ملکہؑءِ تطہیر پر سلام
اس پر سلام جو کہ شبیہ رسول ہے
اور باغ سیدہؑ کا گراں مایہ پھول ہے

ان پر سلام سر ہوئے جسموں سے جو جدا
مطلوب شاہؑ دین کی جن کو رہی رضا
اور حق امامؑ حق کا جہاں کو بتا دیا
اس پر سلام جو کہ ہے مظلوم بے نوا
کوئی مدد کے واسطے تیار بھی نہ تھا
غربت میں جن کا کوئی مددگار بھی نہ تھا

ان پر سلام جو تن اطہر برہنہ تھے
جو آسمانِ صبر کے اختر برہنہ تھے
آغوشِ سیدہؑ کے گلِ تر برہنہ تھے
بن میں رسولؐ پاک بھی خود سر برہنہ تھے
نہ تین روز تک جو مسافر دفن ہوئے
آخر دفن ہوئے بھی تو غیر از کفن ہوئے

اس پر سلام جو ہے دو عالم کا شہنشاہ
محسن ہے عاصیوں کا رسالت کا ہے گواہ
اور خاک پاک آخری جن کی ہے تکیہ گاہ
قبہ ہے جن کا خالقِ عالم کی جلوہ گاہ
اوجِ مراتب ان کے خرد سے بعید ہیں
ذبحِ عظیم دنگ ہے یہ وہ شہید ہیں

اس پر سلام ہے جو کہ تقدیس کبریا
جبریل کو بھی جن کی غلامی پہ فخر تھا
اور میکائیل جھولا جھلاتا تھا بارہا
کی عہد شکنی جن سے ، مظالم ہوئے روا
تن پاک جو تھا زخمی رہا پھر بھی قبلہ رو
اس پر سلام جس کا تھا ناحق بہا لہو

www.khrooj.com

اس پر سلام ذبح جو پیاسہ ہی ہو گیا
غسل اپنے خوں سے جس نے تن پاک کو دیا
نیزوں کے گھونٹ پیاس میں دیتے تھے اشقیا
اور آبِ تیغ جس نے بصد شوق پی لیا
اہل قراء نے دفن کیا جس کا پاک تن
ہاں دفن ہو گئے پہ رہے پھر بھی بے کفن

اس پر سدا سلام لٹا جو کنارِ جو
اور جو ہوا شہید اقارب کے روبرو
بیٹوں کے خوں سے جو ہوا عالم میں سرخرو
جن کو رضائے حق کی رہی پھر بھی جستجو
شہ رگ پہ جس کے ظلم کا خنجر رواں ہوا
تنہا جو دشمنوں کو ہٹاتا رہا سدا

اس پر سلام جو کہ ہے سلطانِ بحر و بر
سر کٹ گیا پہ کفر کے آگے جھکا نہ سر
کوئی ممد نہ اس کا ، عدو تھے تمام تر
اس پر ہزار جان سے قرباں ہو یہ پسر
جو ریش پاک خون سے یکسر خضاب تھی
واللہ وہ ریش ، ریشِ رسالت مآب تھی

رخسار تھے تو بوسہ گہِ ختمِ انبیاء
جن کو شگفتہ دیکھ کے ہوتے تھے مرتضیٰ
سورہ نظر کو پڑھ کے جسے چومیں سیدہؑ
رخسار وہ کہاں اور کہاں خاکِ کربلا
ان آئینہءِ نور سے رخسار پر سلام
ان کے لباس پاک کی ہر تار پر سلام

ان پر سلام تھے دُرِ دنداں جو آبدار
جن پر تھے تاجِ عرش کے گوہر سدا نثار
ان پر چھڑی کا چلنا بصد ظلم بار بار
عابدؑ کا دیکھ دیکھ کے رونا بے اختیار
اس بیکس و غریب کو زیبا سلام ہے
مجبور اور قتیل جفا جس کا نام ہے

اجسام جن کے دشت میں یکسر تھے بے کفن
ان پر سلام جو تھے غریب اور بے وطن
خاک شفا کے برد میں تھے جن کے پاک تن
جنگل کے جانور بھی ہوئے آ کے نالہ زن
شدت کی دھوپ میں تھے پڑے جسم نازنیں
اور بھیڑیوں کی مثل تھے چوگرد اہل کیں

www.khrooj.com

ان پر سلام جسم لہو میں تھے جو نہاں
قرآن پارہ پارہ ہے ، حالت سے تھا عیاں
تیغ و سناں سے ٹکڑے ہوئے جن کے تھے وہاں
سب وحش و طیر کرتے تھے آ کر آہ و فغاں
ان پر سلام جن پہ تقدس کی تھی نظر
جسموں کو دانت آ کے لگاتے تھے جانور

یہ فقرہ پڑھ کے سوچ میں پڑتا ہے ہر بشر
جسموں کو دانت آ کے لگاتے تھے جانور
لیکن حقیقت اس کی بتا دوں تمام تر
خلاقِ دو جہاں کا تھا اک امر مستتر
انسان سوچتا ہے معانی ہیں اس کے کیا
کیوں وحشیوں نے لاشۂ اطہر کو مس کیا

تاویل اس کی ہے کسی عالم نے خوب کی
جنگل کے جانور تھے جو روتے تھے وہ سبھی
وہ تیر جسم پاک میں ، وہ فرطِ بیکسی
اور دانت بھی لگانے کا مقصد تھا بس یہی
دانتوں سے تیر کھینچتے تھے جسم پاک سے
کرتے تھے جمع لاش کے ٹکڑے وہ خاک سے

www.khrooj.com

مقصد تو اصل یہ ہے کہ وہ وحش و طیر سب
کرتے تھے سجدہ لاش کا رو رو کے با ادب
لاشوں کو بوسہ دے کے وہ کہتے ہائے غضب
آتی نہیں قیامتِ کبریٰ ، ہے کیا سبب
دشت بلا ہے ، سیدہؑ کا نورِ عین ہے
افسوس زیب خاک نبی کا حسینؑ ہے

تجھ پر سلام اے ناصرِ مظلوم کربلا
ہے قبلہ گاہ جن و ملک جن کا مقبرہ
لاکھوں سلام آپ پہ بھیجے نہ کیوں خدا
طاعت میں اس کی جبکہ تمہارا ہے سر کٹا
اے مالکِ رسول ہمارا سلام لے
حق کا سلام سیدِ عالی مقام لے

اس پر سلام پھول جو ہے خار سے جدا
اس پر سلام جو کہ ہے فرزند مرتضیٰ
جس کو ہوئے ہیں طاہرؑ و اطہر پسر عطا
کہتے ہیں جس شہید کو سلطانِؑ کربلا
زندہ تھا اور زندہ ہمیشہ ہے اس کا نام
لاکھوں ہیں جن کے نام پہ اللہ کے سلام

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

زیارتِ ناحیہ

(حصہ دوم)

فرماتے ہیں ناحیہ میں سرکارؑ زمانہ
یوں واقعہ کربل کا سناتے ہیں فسانہ
ہیں چاہتے یہ واقعہ لوگوں کو سنانا
یہ مرثیہ پڑھتے ہیں سدا نورِ یگانہ
اور ان کے تخاطب میں شہید شہدا ہیں
جو ان کے جد اعلیٰ ہیں مقبولِ خدا ہیں

جب ظلم لگا ہاتھ بہت آگے بڑھانے
ہلکا سا جو پردہ تھا لگا رخ سے ہٹانے
گمراہی لگی کفر کے چیلوں کو بلانے
خالق کی طرف رخ کیا خاصانِ خدا نے
اور آپ تو اس وقت حرم ہی میں مکیں تھے
اور ظالموں سے دور تھے اور گوشہ نشیں تھے

www.khrooj.com

محراب میں رہتے تھے سدا محو عبادت
اور دنیا کی لذات سے تھی آپ کو نفرت
عصیان سے بچنے کی سدا کرتے ہدایت
اور حق سے ہوا کفر تبھی طالب بیعت
اور علم خداوند کو بیعت سے تھا انکار
طے کر لیا بننا ہے ہمیں جاہد فجار

اولاد بنی ہاشم و اصحابِ وفا دار
اس دور میں تھے آپ کے غمخوار و مددگار
اور دعوت حق دینے کو فوراً ہوئے تیار
اور طاعت خالق کا دیا درس بہ تکرار
طغیان و خبائث رہے ہر آن مقابل
اور حجت اتمام رہا آپ کا حاصل

اور توڑ دیا کفر نے پھر عہدِ حقیقت
خالق کو پسِ پشت کیا، توڑ دی بیعت
اور قہر الٰہی میں گھری ان کی شقاوت
کی آپ کے اجداد سے گستاخی کی حرکت
پھر تیغ و سناں لے کے وہ میدان میں آئے
پھر آپ نے تلوار کے جوہر وہ دکھائے

www.khrooj.com

اور جنگ کے گردے میں وہ دھنس جانا مسلسل
اور جنگ کے گھرے وہ غبار اور وہ ہلچل
اور حیدرِؑ کرار کی تلوار سے زلزل
کفار کے اس خون سے وہ دشت میں جل تھل
ہر خوف و ہراس آپ سے کئی کوس پرے تھا
اور فرشِ زمیں آپ کے حملوں سے ڈرے تھا

مایوس ہوئے فتح سے جب مصدر لعنت
پھر مکر کے وہ جال بچھاتے تھے بہ شدت
سفیانی اداؤں سے کی پھر ایسی شرارت
پھر پانی سے محروم ہوئی آپ کی عترت
شمشیروں سے بڑھ کر وہ لگے تیر چلانے
ظلم آپ کی جانب لگا پھر ہاتھ بڑھانے

اور آپ کی حرمت کا خیال ان کو نہ آیا
پھر آپ پہ اور ساتھیوں پر ہاتھ اٹھایا
سامان کے بھی لوٹنے میں ترس نہ کھایا
احساسِ گناہ ان کی شقاوت نے مٹایا
اور جنگ کے گردے میں دھنسے آپ تھے مولاؑ
ہر ایک اذیت میں پھنسے آپ تھے مولاؑ

وہ صبر دکھایا کہ تھے ملکوت بھی حیراں
اور ظالموں کے ظلم سے افلاک تھے گریاں
اور ظالموں نے گھیر لیا دین کا سلطاںؑ
زخموں پہ کئی زخم لگانے لگے شیطاں
مہلت نہ تھی دم لینے کی ، کوئی نہ تھا غمخوار
تنہائی کے عالم میں نہ تھا کوئی مددگار

خیموں کی طرف ظالم و فجار تھے آتے
تنہا تھے حضورؑ ان کے ہجوم آ کے ہٹاتے
مستوروں کو اور بچوں کو تنہا تھے بچاتے
تنہا تھے پہ ہر ایک اذیت تھے اٹھاتے
کفار نے پھر آپ کو گھوڑے سے گرایا
یوں بھاگتے گھوڑے سے گرے عرش ہلایا

کفار کے گھوڑے تھے جسد پاک کچلتے
ہر سمت تھے نیزے و تیر آپ پہ چلتے
اور کرب سے ہر بار تھے پہلو کو بدلتے
اور جسم سے تھے خون کے چشمے سے ابلتے
پیشانی پہ تھا موت کا اس وقت پسینہ
اور وقف مظالم تھا شہؑ دین کا سینہ

ہاتھوں کو تشنج سے وہ پھیلانا مسلسل
اور پاؤں کو پھیلانا و سمٹانا مسلسل
ماتھے پہ پسینہ سا وہ آ جانا مسلسل
خیموں کی طرف دیکھتے رہ جانا مسلسل
وہ نیم وا آنکھیں ، وہ سوئے خیمہ نگاہیں
حالانکہ یہ حالت تھی ، پسر یاد نہ آئیں

اور آپ کا گھوڑا سوئے خیام پھر آیا
ڈھلکی ہوئی تھی زین فرس ، ہائے خدایا
جب اہل حرم نے اسے اس حال میں پایا
گھوڑے پہ سوار ان کو نہ راکب نظر آیا
ناموس نبی خیموں سے بے بس نکل آئے
تھے بالوں کو کھولے ہوئے تطہیر کے سائے

سب اہل حرم کرتے تھے تب آپ کا ماتم
منہ پر کیا ماتم تو ہوئیں آنکھیں بھی پرنم
پردے کا نہ تھا دھیان وہ روتے رہے پیہم
اور اپنے بزرگوں کو بلاتے تھے بصد غم
اور قتل گہِ شہؑ کی طرف سب تھے روانہ
کہتے تھے کہاں غیب ہے سلطانِ زمانہ

افسوس کہ اس وقت تھا یہ درد کا منظر
گستاخ تھا ملعون ازل صدرِ حسین پر
اور بیٹھا ہوا پھیرتا تھا حلق پہ خنجر
مس کرتا تھا خود ہاتھوں سے وہ ریش معنبر
ہاتھ اس کے دم ذبح تھی وہ ہند کی تلوار
ہر وار سے وہ عرش ہلاتا تھا کئی بار

ساکن ہوئے جب دست وقدم آپ کے مولًا
اور رشتہءِ انفاس بھی تب آپ کا ٹوٹا
کفار نے سر پاک کو نیزے پہ اٹھایا
اشرار نے خیموں کی طرف پاؤں بڑھایا
روتے تھے سبھی اہل حرم آہ و بکا تھی
کیا سیدؑ مظلوم کے کنبے پہ جفا تھی

اور اہل حرم کو بھی وہاں قیدی بنایا
پابند جفا کر کے پھر اونٹوں پہ بٹھایا
سجادؑ بھی زنجیروں میں جکڑا ہوا آیا
تھا عصر کا وہ وقت سروں پر نہ تھا سایہ
گرمی تھی پسینے کو ترس جاتے تھے چہرے
لو چلتی تو گرمی سے جھلس جاتے تھے چہرے

www.khrooj.com

جنگل میں بیابان میں جاتے تھے پھرائے
وہ راستوں کا ربط ، کئی شہر بھی آئے
ہاتھ اہل حرم نے پس گردن تھے بندھائے
باپردہ تھے سب اہل حرم ، سب تھے پرائے
آگے جو ہوا ظلم وہ کہنے سے ہوں قاصر
کہنے کو تو کہہ دوں یہ، میں سہنے سے ہوں قاصر

ویل ان پہ جو فاسق تھے جو فاجر تھے شقی تھے
اور قاتل فرزند رسولؐ عربی تھے
تھے دشمن صیام و صلوات ایسے غوی تھے
جو تا بہ ازل دشمن اولادِ علیؑ تھے
ایماں کی عمارت کو بڑے ظلم سے ڈھایا
قرآن کی آیات کو ہر آن جلایا

اور آپ کے اس قتل سے سرورؐ بھی ہیں مظلوم
مظلوم بھی ایسے کہ ہیں بدلے سے بھی محروم
بن آپ کے قرآن ہے بے وارث و مغموم
ہے حق کو بہت دکھ اے میرے آقا و مخدوم
تکبیر میں جاں اور نہ تہلیل میں روح ہے
قرآن کی تنزیل نہ تاویل میں روح ہے

www.khrooj.com

اسلام میں تبدیلی ہوئی ، قتلِ شریعت
گمراہیوں کے زور میں فتنوں کی تھی کثرت
اسلامی عقائد میں مفاسد نے کی شرکت
دنیا پہ عیاں ہو گئی باطل کی حقیقت
اور قبر محمدؐ پہ سنانے کوئی آیا
اور آپ کی جد پاک کی تربت کو ہلایا

رو رو کے وہ کہتا تھا کہ اے سیدؐ لولاک
ہے قتل ہوا آپ کا فرزند حسین پاک
اور آپ کے ناموس کو خود ظالم و سفاک
دیتے ہیں اذیت کہ وہ کل آل ہے غمناک
اور اہل حرم قید کے صدمے ہیں اٹھاتے
امت کے مظالم سے ہیں وہ اشک بہاتے

اور رونے سے جن آنکھوں کو لازم تھا بچانا
امت پہ تھا یہ فرض نہ تھا جن کو رلانا
آنکھیں وہی روتی ہیں ہے مسرور زمانہ
اس شخص کا تھا قبر پہ صرف اتنا سنانا
اور قلب نبیؐ قلق سے خود محو بکا تھا
پرسا انہیں پھر سارے نبیوں نے دیا تھا

www.khrooj.com

اور آپ کی مادر نے سنی جب یہ حقیقت
مضطر ہوئی روح بھول گئی آپ کو جنت
پھر اترے ملک دھرتی پہ طاری ہوئی رقت
حیدرؑ بھی نوحہ گر ہوئے اور روتی تھی فطرت
حورانِ جناں کرتی تھیں تب آپ کا ماتم
پھر ارض و سما روتے تھے اس درد سے پیہم

پھر مچھلیاں گریاں ہوئیں ، رونے لگے دریا
خود رکن و مقام اور پہاڑوں پہ تھا گریہ
پھر مکہ و کعبہ میں بھی محشر ہوا برپا
اور حل و حرم روتے تھے اور کرتے تھے نوحہ
مکہ کے در و بام بھی گریاں ہوئے سارے
افلاک بھی پھر چاکِ گریباں ہوئے سارے

پھر آگے سبھی سیدؑ والا کی دعا ہے
اور جس کے تخاطب میں دو عالم کا خدا ہے
اور واسطہ اجداد کا خالق کو دیا ہے
اور اپنے لئے خیر کا اظہار کیا ہے
جعفرؔ بھی دعا کرتا ہے اس ذات علیٰ کو
اب راج ملے منتقم آلِؑ عبا کو

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

علائم خروج

بسم اللہ سے فردا کے تو حالات بیاں کر
توفیق طلب کر کے قلم کو تو رواں کر
مداحیِٔ ممدوحِ خدا زیبِ زباں کر
مضمونِ کہن طبعِ رواں سے تو جواں کر
جب ہو گا خروجِ شہِ امکان جہاں میں
انصافِ خدا پھیلے گا تب کون و مکاں میں

سرکارؐ کا فرمان ہے اک ہو گا زمانہ
مٹ جائے گا کونین سے یہ حق کا فسانہ
عصیان سدا کفر کا گائے گا ترانہ
اس وقت عیاں ہو گا میرا نورِ یگانہ
جس دور میں ظاہر ہو گا ذیشاں میرا قائمؑ
دنیا پہ عیاں پہلے یہی ہوں گے علائم

www.khrooj.com

ہو جائیں گی سب عورتیں بیگانہ حیا سے
اولادیں بہت ہوں گی ، پہ تولید زنا سے
ہوں گی وہ سبھی عورتیں نسلِ شرفا سے
جو فاحشہ عریاں ہوں گی ، عصیاں کی وبا سے
اکثر شرفا موت کے تب ہوں گے طلبگار
مومن سبھی ہو جائیں گے تب زیست سے بیزار

جہلا کا اور اطفال کا منبر پہ نبی کے
کہلانا خطیب اپنے تئیں ، کرنا وہ لے دے
اور طالبِ دولت ہوں گے اکثر علما سے
جو لوگ ہوں گے پست وہ صرف اتنا کریں گے
کروائیں گے بالیدہ محلات وہ تیار
اور علم کے طالب ہوں گے دولت کے طلبگار

پھر سود کا عالم میں رواج ایسا چلے گا
لعنت کی اسی بھٹی سے کوئی نہ بچے گا
اغلام کی لعنت ، تو شراب عام چلے گا
اور تنگ لباسوں میں یہ انسان رہے گا
عورت سے مقارب ہوں گے یہ مرد سر عام
کمزور و ضعیف ہو گا اسی دور میں اسلام

مردوں کی سی شکل اپنی بنائے گی ہر اک زن
پھر انجمن اور کلب میں جائے گی ہر اک زن
تحصیل معاش اپنی بنائے گی ہر اک زن
مردوں سے فزوں کام چلائے گی ہر اک زن
اور مرد تو خود مردوں سے تزویج کریں گے
اور عورتوں کی شکل میں بن ٹھن کے رہیں گے

ختم ہو گا سلام اور یہ مر جائے گا اسلام
اور وقت ملاقات سلام ہوں گے بہ دشنام
رہ جائے گا دنیا میں تو اسلام کا بس نام
پھیلے گی فحاشی تو زنا ہو گا سرِ عام
خود عورتیں ہی عورتوں سے شادی کریں گی
بالوں کو وہ کوہان سی تشکیل بھی دیں گی

کثرت ہو گی عورات کی ، پردہ ہو گا مفقود
عصمت ہو گی اس دنیائے عورات سے نابود
اسلام کے دامن میں ہو گی کفر کی بہبود
دنیا ہو گی تب دین ، تو عورت ہو گی معبود
اور کفر کی تقلید مسلمان کریں گے
تہذیب و تمدن میں یہ مل جل کے رہیں گے

www.khrooj.com

اسلامی ممالک میں بھی ہو جائے گی وسعت
بازاروں کے مل جانے کی پیدا ہو گی صورت
بن جائے گا قم مرکز علم تشعیت
بھیجے گا بجائے نجف احکامِ شریعت
سب ملکوں میں یہ لوہے کی پٹڑی بھی بچھے گی
جمہوری نظام آئے گا شاہت بھی مٹے گی

بغداد تباہ ہو گا ، یہ بصرہ بھی مٹے گا
عربوں میں کوئی ملک نہ عسرت میں رہے گا
آبادی میں مکہ و مدینہ بھی بڑھے گا
کوفہ و نجف میں نہ کوئی فرق رہے گا
طاعون کی اور قحط کی ہو جائے گی شاہی
شہروں کی یہی آفتیں کر دیں گی تباہی

اور ملک عرب روسیوں کا ہو گا ٹھکانہ
انگریزوں کو اس دم ہے فلسطین میں آنا
اک جنگ کا سامان یاں دیکھے گا زمانہ
پھر مصر کے سلطان کو ہے قتل ہو جانا
پھر چینی بھی سب عربوں پہ خود حملہ کریں گے
کچھ عرصہ وہ برباد انہیں کرتے رہیں گے

www.khrooj.com

پھر مشرق و مغرب میں ، جزیرہءِ عرب میں
لگنا ہے گہن صورت ترتیب عجب میں
پھر زلزلے آئیں گے تباہی کے سبب میں
اور مرگ مفاجات بھی ٹوٹے گی طرب میں
اور کثرتِ آلاتِ غنا ہو گی جہاں میں
محفوظ کوئی ہو گا نہ اس دورِ زیاں میں

مشرق کی طرف سے ہو گی اک آگ نمودار
ہفتہ جو رہے گی اسی دنیا پہ شرر بار
پھر عرب ممالک ہوں گے فتنوں میں گرفتار
اور چاند پہ انسان پہنچ جائے گا یکبار
اسواریاں بھی تیز تر ہو جائیں گی ایجاد
پھر ہوں گی وہی کثرتِ اموات کی بنیاد

ایران سے ختم ہو گی قدیمی یہی شاہت
اور ساٹھ بشر لائیں گے دعوائے نبوت
اور دنیا پہ پھر ہو گا دھواں ، آگ بکثرت
برساتِ مسلسل سے بھی پیش آئے گی دِقت
قرآن و مساجد میں طلاکاری چلے گی
انسانوں کے مسخ ہونے سے تہباری مچے گی

www.khrooj.com

پھر عدن کی گہرائی میں اک آگ جلے گی
دھرتی کی فضاؤں میں بہت گرمی پڑے گی
برسات کئی روز تواتر سے رہے گی
کوفہ میں فسادات کی اک موج اٹھے گی
دھنسنا ہے کئی شہروں نے آغوشِ زمیں میں
اور زلزلے مچلیں گے بہت جوشِ زمیں میں

اور برج جدی میں کوئی دمدار ستارہ
ہو جائے گا پیدا لئے انداز نیارا
چند اور ستاروں کا وہاں ہو گا نظارا
اور ان کا قرن ہوگا عجب رنگ کا دھارا
افلاک سے تب آئے گی دلدوز کوئی چیخ
ہر چیز لرز جائے گی خود تا حد مریخ

پھر نفس ذکیہ بھی عیاں ہوں گے اچانک
اور کعبہ میں قتل ان کو بھی ہونا ہے بلا شک
مغرب سے نکل آئے گا خورشید ظہر تک
پھر دنیا میں آ جائے گا بھونچال بھیانک
دجال خروج اپنا اسی وقت کرے گا
اس وقت نہ دنیا میں کوئی حق پہ رہے گا

www.khrooj.com

سفیانی کا اس وقت خروج ہو گا جہاں میں
اور ظلم بھڑک اٹھے گا تب کون و مکاں میں
پھر سید حسنی بھی عیاں ہوں گے ایراں میں
جانا ہے انہیں خدمتِ سلطانِ زماں میں
کرمان سے ملتان کو وہ فتح کریں گے
دنیا کے شہنشاہ خراج انہی کو دیں گے

پھر عیسیٰ مسیح اتریں گے افلاک سے اس دم
دجال کو وہ قتل کریں گے لب زمزم
یہ قرب قیامت ہی کے آثار ہیں پیہم
اس دور میں ہر سمت میں چھائے ہوں گے ظلم
ہو جائیں گے بند توبہ کے کل باب اسی دن
شرمندۂ تعبیر ہوں گے خواب اسی دن

پھر نکلے گا خورشید بھی دنیا میں اسی آن
اور اس سے عیاں ہوں گے علیؑ ناطقِ قرآن
عالم کو سنائیں گے وہ اس طرز کا فرمان
آیا ہے میرا لعلؑ ہر اک درد کا درمان
کچھ ایسی سلاست ہو گی موؐلا کے بیاں میں
ہر فرد اسے سمجھے گا خود اپنی زباں میں

www.khrooj.com

فرمائیں گے آیا ہوں میں دنیا کو جگانے
آئے ہیں میرے لعل تو باطل کو مٹانے
آیا ہوں محبوں کو یہی مژدہ سنانے
بخشا ہے شرف گیتی کو رحمت کے خدا نے
نفرت گہِ عالم ابھی ہو جائے گا جنت
مٹ جائے گی کونین سے عصیاں کی حقیقت

کعبہ پہ عیاں ہوں گے جو توحید کے سلطاںؑ
سورج سے علیؑ لوگوں میں کر دیں گے یہ اعلاں
دلبندِ نبیؐ ، فخر حسنؑ ، اور یہ میری جاں
ہے مفضل و موتور ، ضحیٰ ، منعم و احساں
اب حسرتِ دل ظلم کی ، مظلوم نکالیں
مظلوم لہو اپنے کا اب خون بہا لیں

جاگیں وہ جو ہیں کبر کی آغوش میں سوئے
مقسوم کو ہیں غلطیءِ کردار سے کھوئے
عصیاں سے جو دامانِ عمل اپنا بھگوئے
ہیں کشتیءِ اعمال جو عصیاں میں ڈبوئے
انجام پہ اک بار نظر اپنے تو ڈالیں
خود اپنے گناہوں کی سزا آپ اٹھا لیں

www.khrooj.com

لو سن لو کہ ہے پھر سے جواں چرخِ کہن آج
اور نور سے معمور ہے دھرتی کا چمن آج
غنچوں کے بھی خنداں ہیں مسرت سے دہن آج
آتے ہیں نظر موت کے ہاتھوں میں رسن آج
اب امن کا خوں دہر کی رگ رگ میں رواں ہے
اور تخت نشیں ابدی مسرت کا جہاں ہے

بیداد کی ، الحاد کی جاگیر مٹی ہے
اور باطل مردود کی تصویر مٹی ہے
اور کفر کے اعمال کی تکفیر مٹی ہے
اس سحر جہاں خیز کی تاثیر مٹی ہے
ابلیسی تخاریب کی توبیخ ہوئی ہے
اب پاک ستم سے گویا تاریخ ہوئی ہے

جعفرؔ تو اسی وقت کے دیدن کی طلب کر
اور خواہش تعجیل فرج وقفِ ادب کر
اور جھنڈے دعاؤں کے تو عرشوں پہ نصب کر
اور قلب کی یکسوئی ، اجابت کا سبب کر
یارب تو دِکھا مجھ کو وہی دورِ بلا خیز
جب کفر پہ قائم کی ہو شمشیرِ شرر ریز

یامولا کریمؐ

استقبال

جب کوئی فرماں روا آتا ہے بہرِ اقتدار
مملکت کرتی ہے پہلے اس کا پیہم انتظار
اس کے استقبال کو خواص رہتے ہیں تیار
اس کا جشنِ تاج پوشی رشکِ صد جشن بہار
ہیں پر ہوتی اس کے استقبال کی تیاریاں
بینروں سے ہر طرف ہوتی ہیں پھر گلکاریاں

اس کی آمد کی وہ جب تاریخ ہو جاتی ہے طے
انوی ٹیشن کارڈ ہوتے ہیں روانہ پئے بہ پئے
اور مراحل سارے استقبال کے ہوتے ہیں طے
اور فضاؤں میں مسرت کی تھرک جاتی ہے لَے
اور ائر پورٹ اس طرح کرتے ہیں تب آراستہ
ہر طرف ہوتے ہیں بینر جھنڈیاں پیراستہ

www.khrooj.com

والیءِ کونین کا دنیا میں جب ہو گا ظہور
تین سو تیرہ جو کہ خواص ہیں ہوں گے جو دور
انوی ٹیشن کارڈ ان کو پہنچ جائیں گے ضرور
پھر وہ استقبال کو آئیں گے موؐلا کے حضور
ایک شب میں وہ پہنچ جائیں گے استقبال کو
اور سجا دیں گے وہ استقبال کے پنڈال کو

اور ائر پورٹ ان کا وہ صحن حرم بیت خدا
ان کا طیارہ اترنا ہے تو در مروا صفا
گویا رن وے ہے صفا مروا کی وہ جائے صفا
دہر کو اعزاز بخشیں گے وہ جب نورِ علیٰ
تین سو تیرہ وہاں پہنچیں گے تب قبل از ظہور
گائے گا نغمے خوشی سے بانورا وقت سحور

پھر وہ رن وے پر کھڑے ہوں گے برنگ احترام
ہر طرف موزوں نظر آئے گا ہر اک انتظام
ان کا طیارہ عیاں ہو گا تو ہو گی دھوم دھام
یہ صدا گونجے گی تب اھلاً و سہلاً یا امام
اور وہ طربیہ ترانے خود الاپے گی فضا
جن کی دھن پر رقص فرما ہوں گے ملکوتِ سما

اور وہ طیارہ خلاؤں کا شناور ذی حشم
آ کے پھیلائے گا رن وے پر پرِ ابر کرم
اب اتر آئے گا دھیرے سے بہ طرز محتشم
اس میں خود جلوہ فگن ہوں گے وہ سلطانِ امم
اور پھر سیڑھی لگے گی ہو گی اک شانِ وضیح
اور پذیرائی کو طیارے میں جائیں گے مسیح

ہوں گے طیارے کے در سے جب عیاں رازِ خفی
ہو گا سورج کے سپیکر سے یہ اعلان اس گھڑی
ہوشیار اے عالم انسان ، کہ حق کا ولی
ہو چکا ہے ظاہراً ظاہر جو ہے وجہہ جلی
با ادب اور با ملاحظہ ہوشیار ، ہشیار شو
دورِ باطل می رود ، ظاہر شدہ یک دورِ نو

ہو گا کیا اکیس توپوں کی سلامی کا سماں
جن کو صیحہ آسمانی ہے سمجھتا یہ جہاں
سربراہ اور پھر سبھی نواب جھک جائیں گے واں
ہو گا سجدوں کا تواتر جذبِ دل کا ترجماں
پھر کریں گے پیش گلدستے عروسانِ چمن
مسکرا دیں گے خوشی سے وہ میرے شاہِ زمن

پھر چڑھیں گے ڈائس پر آ کر امامؑ ذیوقار
ڈائس بھی وہ ڈائس کہ جو خانۂ پروردگار
اور جو مسجودِ جہاں جبریل کی جو یادگار
دو نبیوں نے کیا محنت سے خود جس کو تیار
ہوں گے شاہؑ جلوہ فگن اس پر سلامی کیلئے
اور نبی پنڈال میں ہوں گے غلامی کیلئے

سازِ فطرت دے گا تب قومی ترانے کی صدا
اور فلیگ آل محمدؐ کا وہاں لہرائے گا
سی او سی سرکارؑ سے آ کر کرے گا استدعا
انسپکشن کیجئے سرکارؑ اب افواج کا
بحریہ ، بری ، فضائیہ سبھی تیار ہیں
آپ کے دیدار کو جو محو انتظار ہیں

اب میں ان افواج کی تفصیل بھی کر دوں بیاں
بحریہ میں تو سمندر کی وہ کل خلقت وہاں
اور بری فوج کے کل انبیا ہوں گے جواں
اور فضائی فوج میں ملکوت کی وہ ٹولیاں
بدر میں جو آئے تھے کرنے محمدؐ کی مدد
پھر وہی شاہین لوٹیں گے بہ فرمان احد

بحریہ میں وہ جواں دیکھیں سمندر کی جو تھاہ
آبدوزیں وہ کہ جو جمنے نہ دیں خود پر نگاہ
بحری بیڑا وہ جو دے بھٹکے نبیوں کو پناہ
فوج کی تعداد وہ مثل نجوم و مہر و ماہ
نوح کے طوفاں سے جو کھیلیں تو کیا تعریف ہے
خضر کو یہ فخر ہے وہ بحریہ کا چیف ہے

انبیا و ماسلف بھرتی تمامی فوج میں
اور وہ یونیفارم میں جچتے عوامی فوج میں
اور قدم ان کے برابر خوش خرامی فوج میں
زندگی کا ماحصل راحت مدامی فوج میں
جو تھے پوشیدہ تقیہ کی مدامی کینٹ میں
کس قدر چوبند ہوں گے وہ علیؑ رجمنٹ میں

اور فضائی فوج کے شاہیں ہمیشہ پر فشاں
ایک ہی جست ان کے آگے از زمیں تا آسماں
وہ ہوا کی تند لہروں میں لگاتے ڈبکیاں
جو کہ طوفانوں کی جوشش میں کریں غواصیاں
گر جھپٹ جائیں تو قطعہ لوط کا اوندھا کریں
اور وہ تیزی یوں کہ زلف رعد کو گوندھا کریں

ہاں انہیں افواج سے صحن حرم بھر جائے گا
پھر سپہ سالار فوراً ڈائس کے پاس آئے گا
اور فلیگ اسلام کا اک شان سے لہرائے گا
پھر شہنشاہِ جہاں چشم کرم فرمائے گا
وہ کرے گا عرض جھک کر اے شہنشاہِ کریم
آپ کی مشتاق ہے آقا تری فوجِ عظیم

پھر اتر کر ڈائس سے آئیں گے سلطانِ جہاں
ہو گی فالن فوج وہ دین خدا کی پاسباں
سربراہ اس فوج کا آگے بڑھے گا قدر داں
بحریہ کی فوج ہو گی خضر کے زیرِ کماں
اور وہ بری فوج میں ہوں گے تمامی انبیا
سربراہ اس کے بنیں گے خود محمدؐ مصطفیٰ

ڈائس سے اتریں گے جب وہ آقائے یزداں وقار
تب کریں گے پیش ان کے شاہِ مرداں ذوالفقار
پھر چلیں گے ساتھ بیٹے کے بہ شان کردگار
پھر معائنہ وہ کریں گے فوج کا با افتخار
انبیا تن کر کھڑے ہوں گے سلامی کیلئے
اور وہ پر بستہ ملک ہوں گے غلامی کیلئے

سقف کعبہ پر پھر آئیں گے امامؑ اتقیا
پھر ترانا ملک موؐلا کا بجائے گی فضا
اس کی دھن ہی پر سلامی کی پھر ہو گی ابتدا
مارچنگ کرتے ہوئے آئیں گے سارے انبیا
پھول برسائے گی فطرت ہوں گے عیسیٰ پیش پیش
شانِ حق سے گارڈ آف آنر کیا جائے گا پیش

پھر فراغت پا کے تقریب سلامی سے وہیں
اپنے منتظرین سے فرمائیں گے ربِ زمیں
میرے استقبال کو آئے ہو تم اہلِ یقیں
آج دیکھو عالمیں یہ کس کے ہیں زیرِ نگیں
مقتدر عالم پہ دیکھو ہے تمہارا منتظَر
اب نظر کے سامنے ہے جو کہ تھا پیشِ نظر

دیں گے پھر کعبہ پہ تب آذان خود روح الامیں
اور اقامت آپ فرمائیں گے خضرا کے مکیں
پھر امامت کیلیئے آگے بڑھیں گے شاؑہِ دیں
شاؑہ کے قدموں میں جھک جائے گی عیسیٰ کی جبیں
اس نماز حق میں ہو گا صد عبادت کا مزا
لطف سجدوں کا بڑھے گا ، سامنے ہو گا خدا

دیں گے شہؑ اِذنِ وغا افواج کو بعد از نماز
خود قیادت کر کے لشکر کو کریں گے سرفراز
ذوالفقارِ حیدرؑی کے فتح سے راز و نیاز
قہرِ خالق میں گھرے گا ہر عدوئے حیلہ ساز
جب نیام پاک سے نکلے گی تیغِ شعلہ وش
دیکھ کر پھر برقِ ایمن آئے گا موسیٰ کو غش

تیغ وہ کہ آب جس کی آبشارِ برق و رعد
آب وہ کہ جس میں لہراتی سی پن بجلی کی جعد
آب وہ کہ دم جو لے خون عدو پینے کے بعد
اس کی کرنوں ہی سے چھن چھن کے عیاں ہو روزِ سعد
آب وہ کہ آبدیدہ خوف سے چشم جبل
جل پری کی گود میں جلتا ہوا وہ جل اجل

اس کی برش بھی ہوا کا نرم آنچل کاٹ دے
اور رگِ بادِ صبا یہ شوخ و چنچل کاٹ دے
اور یہ قصر ظلم کا جبر مسلسل کاٹ دے
لیلیٰءِ ظلمت کا یہ بوسیدہ محمل کاٹ دے
آبدار ایسی دلوں کے آبلوں کو پھوڑ دے
آب وہ کہ آگ اس کی قلب آہن توڑ دے

رہ کے جو پرآب اور دنیا میں ہے بے آب بھی
خونِ اعداء خشک کر دے ، دشت کو سیراب بھی
شانِ آب و تاب بھی اور ہر گھڑی بے تاب بھی
تیز تر خوناب بھی تیزاب بھی زہراب بھی
دھار اس کی پر خطر اور حسن میں نیناں شکار
چشم حورِ عین میں ہو جس طرح کاجل کی دھار

آب وہ خوش آب جس سے بجھ سکے بدلے کی پیاس
آب وہ کہ جو بقائے ملک حقا کا اساس
آب وہ جس سے حیاتِ دائمی خوشیوں کو راس
آب وہ کہ دیکھ کر پرواز کر جائیں حواس
شاہد طناز سا چلنا چھبیلی چال میں
موت کی چھاتی کا جسم اس کے فنا جنگال میں

لشکر اعداء میں جو اک موت کی چلتی پون
جس کے ہر دم کامرانی چوم لے بڑھ کر چرن
وہ پرستاں کا بھی دل موہ لے دکھائے جب پھبن
جو رہی تقدیر کی تدبیر پر نت خندہ زن
تاب اس کی آب کی لائیں نہ خود روح الامیں
اس کے بھی پر کاٹ دے چاہے اگر حفظِ زمیں

آب اس کی جس کے باشیدن میں اجزائے بشر
آبدار اس آب سے ہر دم رہا حق کا گھر
کاٹ اس کی سانس لے چورنگ باطل کاٹ کر
تیز تر یوں آب کہ ہو دامن صحرا بھی تر
اس کے جوہر ، جوہرِ آبِ فنا بھی کھینچ لیں
خونِ باطل سے جو کشت دین حق کو سینچ دیں

ہاں اسی تلوار کو لے کر بڑھیں گے شاہِ دیں
اور ہزاروں عالموں کو قتل کر دیں گے وہیں
پھر مدینے میں چلے آئیں گے وہ روح الامیں
معنی اِلَّا اَقْرَبُ وَ کُلُّ عَقْرَب کل لعیں
کھود کر قبریں نکالیں گے انہیں بیر و دلیر
ان کے لٹکانے سے تب سرسبز ہو گی خشک بیر

کئی یہودی اور نصرانی کریں گے حق قبول
جو ہیں نا مسلم انہیں اسلام کا ہو گا حصول
اور مسلمانوں پہ ہو گا قہر قدرت کا نزول
کیونکہ حق پہ معترض ہوں گے یہی اہل جہول
دین حق مانگیں گے وہ برہان کے اظہار سے
آئے گی توریت تب انطاکیہ کی غار سے

www.khrooj.com

از سر نو دین حق کو دیں گے وہ آقاؐ رواج
اک نشیمن میں رہیں گے امن سے باز و دراج
ہو گا ٹھیک از دین حق ، ادیانِ کلی کا مزاج
یُظْهِرُہٗ کی شان ہو گا والیءِ خضرا کا راج
عدل اور انصاف کا کچھ اس طرح ہو گا ظہور
اپنا ہی کلمہ زمانے سے پڑھا دیں گے حضور

ہاں وہی اسلام کے سپنے کا ہے تعبیر دور
اور وہی ہے دور اصل اسلام کی تصویر دور
اور مسرت شادمانی کی ہے اک تنویر دور
حق کی اس شان ہمایونی سے پر توقیر دور
کر دعا جعفرؔ کہ آئے آج وہ دورِ حسیں
زہر باطل سے ہے مردہ ، پھر ہو زندہ یہ زمیں

......☆......

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

ہم کون ہیں؟

جب نظر پڑتی ہے میری حال کے ماحول پر
ڈبڈبا جاتی ہے فرطِ غم سے میری چشم تر
خشک ہو جاتا ہے میرا دجلۂ فکر و نظر
دھم سے گر جاتے ہیں عقل و فہم کے سب بام و در
آنکھ میں پھرتا ہے دربارِ یزیدی کا سماں
شیشۂ احساس کی چبھتی ہیں دل میں کرچیاں

اک طرف منبر سے اٹھتی جام و ساغر کی کھنک
ساتھ ہی جشن مسرت کے وہ طبلوں کی دھنک
اور سنہری کرسیوں میں طفل کمسن کی ہمک
اور وہ ملبوس حریری پر کشیدہ سی چمک
اور نشے سے چور ذہنوں پر تکبر کا غبار
آگہی کا دامنِ رنگیں جنوں سے تار تار

www.khrooj.com

خدمت اعیان پر خواجہ سرا مامور ہیں
عیش اور تفریح پر تیرہ قبا مامور ہیں
نغمۂ بربط پہ کچھ نغمہ ادا مامور ہیں
عطر باری پر سدھائے سے ہما مامور ہیں
تیرہ و تاریک شکلیں دورِ فکر و رنج سے
دل کو بہلاتی ہے عشرت رات بھر شطرنج سے

جھاڑ فانوسوں کی جھلمل سے مچلتے قہقہے
اور صبوحی قلقلوں میں سے ابلتے قہقہے
نفرتوں کی آنچ سے جمتے پگھلتے قہقہے
سنگی دیواروں سے ٹکراتے سنبھلتے قہقہے
وہ صنم ابن صنم صہبا کی باہوں میں خجل
ایک خرمستی کے عالم میں تہہِ بارِ عمل

ہر طرف خلقِ تماشائی کا اک بحرِ رواں
طنزیہ فقروں کی چوٹیں اور سلگتی پھبتیاں
لشکر مفتوح پر پٹتی مسلسل تالیاں
ان سے ٹکراتی ہوئی معصوم بیکس سسکیاں
قسمت اسلام پر ہنستا ہوا جم غفیر
آدمیت کی جبیں پر نا امیدی کی لکیر

www.khrooj.com

وسط میں آیاتِ عصمت کا وہ اجڑا کارواں
چار جانب سے وہ سجتی سی طلائی کرسیاں
نور کے کہرے میں مضمر قدس کی پرچھائیاں
پردۂ تطہیر میں لپٹی ہوئی مجبوریاں
ہر کفِ پا میں ورم ، ہر پائے اطہر نیلگوں
اور پریشاں بال ، بالوں میں جما شہدا کا خوں

اور ہر اک رخسار پر خاکِ شفائی زرد زرد
اور وہ زلفوں کی پریشانی کا عالم گرد گرد
کرب سے تھکتے ہوئے چہروں سے اٹھتا درد درد
خوف سے پتھرائے جسموں کی حرارت سرد سرد
اور کہیں معصوم نظروں میں سوالِ بیکسی
اور کہیں بوڑھے سے قدموں میں تھکن سے کپکپی

مقصد تطہیر کی کڑیوں کا زنجیری سماں
اک قطاری سلسلے میں منسلک کل بیبیاں
سب سے آگے اک امامؑ وقت وہ بھی خوں فشاں
پشت پر ان کے رکھے ماتھا کوئی نوحہ کناں
اور مرتب اس طرح اول سے تا آخر قطار
پردہ فرمائی کا اک عالم بہ شانِ کردگار

اور سرِ شبیرؑ منبر پر دھرا ہے بے محل
چل رہی ہے وہ دُرِ دنداں پہ چوبی مورچھل
دست ظالم سے لبِ نازک پہ ہلکا سا عمل
درد کی کائی میں وہ ہنستا سا شبیریؑ کنول
اس تجاوز سے تو عالم کی بھی نبضیں تھم گئیں
اور مشیت کے لبوں پر پپڑیاں سی جم گئیں

جھولتے لہراتے نیزوں پر کئی پر نور سر
خشک ہونٹوں سے جمالِ عصر کی پھٹتی سحر
خاک و خوں کی مُمتزِج سی تہہ لب و رخسار پر
ایک یاقوتی فضا میں سرخ دنداں کے گہر
تخت کے آگے امامِ عصر ہے خوں رو رہا
چشم فطرت پر ہے سکتہ ، آج ہے کیا ہو رہا

بد روحوں کے ٹھٹھ لگے ہیں حلقہءِ دربار میں
ہنس کے شامل ہو رہے ہیں کفر کے کردار میں
بہہ رہے ہیں کچھ مگر مظلومیت کی دھار میں
گر کوئی روتا ہے تو انسانیت کے پیار میں
اور نہیں احساس ان کو عصر کے سلطاںن کا
کر رہے ہیں سوگ وہ ، مظلومیت کی شان کا

www.khrooj.com

پھر یہی لاکھوں تماشائی ہیں اس سے بے خبر
یہ امامؑ وقت ہی ہے سامنے با چشم تر
خون کے آنسو رواں ہیں شیشہءِ رخسار پر
گر کوئی روتا ہے تو مظلومیت کو دیکھ کر
ورنہ سب محو تماشہ ہیں مسرت کیلئے
کوئی اب تک بھی نہیں تیار نصرت کیلئے

ہاں یہی ماحول ہے گر دیکھئے تو حال کا
سامنے خوں رو رہا ہے ماحصل کل آلؑ کا
جو امامؑ عصر ہے ، شاہد ہے وہ اعمال کا
تلخ ہے اب بھی رویہ ظلم کے عمال کا
آج بھی محو تماشہ دہر کے چشم و نظر
آج بھی رسوائیوں کی زد میں ہے عرفاں کی زر

کچھ اسی ماحول سے لیتے ہیں راحت کا مزا
آلؑ کے غم سے بھی لطف اندوز ہیں اہل خطا
کچھ تماشائی بہ چشم تر ہیں از راہِ جفا
اور خیال ان کو نہیں ہے نصرتِ سرکاؐر کا
کرسیوں پر ڈٹ چکے ہیں کچھ بہ اندازِ غرور
کچھ کے ہونٹوں لگ چکا ہے بادہٗ زر کا سرور

www.khrooj.com

اور یزیدی درس سے جاری ہیں یہ ادیانِ ظلم
اور ہے افواہوں کی دھکا پیل میں سامانِ ظلم
ٹوٹنے کی اب نہیں ابن زیادی تانِ ظلم
کچھ تو بے پرواہ ہیں کیسا ہے یہ طوفانِ ظلم
رات وہ پیشی کی تو تھی چار پہروں ہی کی شب
یہ شبِ دربار تو ہے تیرہ صدیوں کا غضب

عقل کا یہ کیس ہے احساس کے دربار میں
کیا ہے پوزیشن ہماری عصر کے تہوار میں
مجلسیں برپا ہیں کیا یہ الفت سرکارؐ میں
یا ہمارا سوگ ہے انسانیت کے پیار میں
ہم سرِ نوکِ سناں ہیں یا ستمگاروں میں ہیں
ہم تماشائی ہیں یا پردے کے غمخواروں میں ہیں

تخت پر ہیں یا کھڑے ہیں خاک پر ہو کر اسیر
رو رہے یا چلاتے ہیں مزاحی تند تیر
چشم تر ہیں یا کہ اک ہنستا ہوا جم غفیر
زندہ لاشیں ہیں یا پتھرائی ہوئی کوئی ضمیر
سقف پر محو تماشہ ہیں کہ بازاروں میں ہیں
سنگ برساتے ہیں یا مجبور درباروں میں ہیں

کرسیوں پر ہم ڈٹے ہیں یا ہیں محبوس تعب
محو ہیں شطرنج میں یا زیر منبر مضطرب
دے رہے ہیں ہم کو پیشی یا ہیں مصروفِ طرب
پی رہے ہیں ساغر صہبا یا ہیں ہم تشنہ لب
ہم ڈھلکتے اشک ہیں یا ہم کھنکتی پھبتیاں
ہم سلگتی سسکیاں ہیں یا ہیں پٹتی تالیاں

ہم ہیں معمار ستم یا ہم ہی دیواروں میں ہیں
ہم ہیں قاتل یا کہ مظلوموں کے انصاروں میں ہیں
لا اِلٰہی میں ہیں ہم یا جے کی للکاروں میں ہیں
گردنوں میں ہم ہیں شامل یا کہ تلواروں میں ہیں
کس قدر سچے ہیں ہم اس دعوائے اسلام پر
سوچیے احساس کا یہ کچا چٹھا دیکھ کر

صاف ہے احساس کا یہ فیصلہ ہم کون ہیں
سوچتا ہوں کون یہ بتلائے گا ہم کون ہیں
خود بخود ہے طے ہوا یہ مرحلہ ہم کون ہیں
صاف کہتا ہے یہ دل کا آئینہ ہم کون ہیں
اس سے آگے اب تخیّل کو نہیں اذن سفر
جعفرؔ اب آگے ہے اک خاموشیوں کی راہ گزر

www.khrooj.com

یا مولا کریمؐ

کوکبِ دُرّی

خلاقِ ازل نورِ سماوات و زمیں ہے
جاوید ہے وہ نور، وہی نورِ مبیں ہے
مشکواۃ کی زینت ہے کہ وہ مرکز دیں ہے
محراب میں مصباح کی صورت جو مکیں ہے
مصباح زجاجہ میں ہے محفوظ ہوا سے
جو کوکب دُری سا ہے انوار و ضیا سے

وہ نور ہوا شجر مبارک سے منور
زیتون کا وہ شجر وہ انوار کا مظہر
جو شرقی نہ غربی ہے بہ انداز تقدر
چلتا نہیں جس نور پہ دن رات کا چکر
سورج کا طلوع اور غروب اس سے بہت دور
اور شمسی نظاموں کی نفی کرتا ہے وہ نور

www.khrooj.com

www.khrooj.com

نزدیک سے وہ نور درخشاں ہو اچانک
وہ نور بغیر آگ کے رخشاں ہو اچانک
ان ظلمتوں میں وہ مہِ تاباں ہو اچانک
وہ نورِ خدا حشر بداماں ہو اچانک
وہ نور علیٰ نور ہے وہ نورِ تیقن
اس نور سے ہے دہر کی سمتوں کا تعین

مقصودِ خدا ہوتی ہے جس شخص کی عصمت
اس نور کی جانب اسے ہوتی ہے ہدایت
امثال سے کھلتی ہے یہاں اس پہ حقیقت
ہر چیز کے تو علم کی دانندہ ہے قدرت
کیونکہ نہیں اس رحمت یزداں کا کنارہ
یَھدِی اللّٰہ کا ہوتا ہے پھر اس سمت اشارہ

محراب ہیں وہ گھر جو بُیُوْتِ اِذْنِ اللّٰہ
رفعت جنہیں دیتا ہے جہاں میں ذکر اللہ
مصباحِ درخشاں ہے وہ نورِ اسد اللہ
وہ مہدیؑ کونین وہ روحِ کرم اللہ
غیبت کے زجاجہ میں جو محفوظ سدا ہے
لِیَطفَعُ نُورَاً یہ مَتِمَّ کی بقا ہے

www.khrooj.com

غیبت کے جو فانوس میں اک کوکب دُری
جو شجرۂ زیتون مبارک کی تجلی
وہ تین وہ زیتون تو ہے ذات علیؑ کی
لیتا ہے قسم جن کی مرا خالق ازلی
شرقیت و غربیت عالم کا وہ برزخ
اور وقت کی شمسیت عالم کا وہ برزخ

نزدیک ہے وہ نور زمانے پہ عیاں ہو
اور درجۂ تکمیل پہ اتمام نشاں ہو
بینا ابھی اس نور سے کوریدہ جہاں ہو
اس نور کی تدریج اگر زیب زباں ہو
ہر عقل کی بالیدگی کہہ دے گی سر طور
وہ نورِ علیٰ نور علیٰ نور علیٰ نور

وہ نورِ خداوند نہیں وقت کا پابند
وہ نور وہاں ہے کہ جہاں وقت ہے پابند
نے رات نہ دن ہے کہ ہے وہ نورِ خداوند
یہ ماہ و برس کیسے وہاں ہوں گے برومند
جب سال نہ ہوں ، راز کوئی کیسے یہ پائے
اس نور کی پھر عمر کوئی کیسے بتائے

www.khrooj.com

وہ تیرہ ہی صدیاں ہوں یا ہوں تیرہ ارب سال
جب وقت ہی جامد ہے وہاں کیسے مہ و سال
اس نور کی تقدیم کا حاصل ہو کسے حال
جبریل کو ملتا نہیں اس حال کا پاتال
یہ کہنا بھلا اتنی بڑی عمر کہیں ہے
سن جاہل مطلق کہ وہاں وقت نہیں ہے

خالق کی یہ مرضی ہے کہ دے جس کو بھی رفعت
ہادی کی طرف چاہے کرے جس کی ہدایت
امثال سے چاہے جسے سمجھائے حقیقت
غائب کو عیاں کر دے ، وہ چاہے پسِ غیبت
وہ چاہے جسے بخشے اقامت یہ دعا کی
توفیق کی سب بات ہے اور شانِ عطا کی

وہ نورِ سماوات و زمیں ہادیءِ دیں ہیں
جو کوکب دُری ہیں جو مصباحِ مبیں ہیں
غیبت کی جو قندیل میں ہیں ربِ زمیں ہیں
محفوظ ہیں فانوس میں غائب بھی نہیں ہیں
ہے رب کا انہیں اِتم پہ لانے کا ارادہ
اور کفر کا ہے ان کے بجھانے کا ارادہ

www.khrooj.com

کوشاں بھی رہیں جتنے یہ کفار جفا توز
افواہوں کی سازش میں رہیں پلتے شب و روز
رنگ لائے گی مظلوم کی ہر آہِ جگر سوز
برمائے گا ہر سنگِ ستم نالہءِ دل دوز
ہر رات کی ظلمت میں چمکتے ہیں ستارے
روشن ہوں گے اس رات میں ارمان ہمارے

اس شترِ تقدر کی بدل جائے گی کروٹ
ابھرے گی انہیں زینوں سے اسلام کی آہٹ
چلتے ہوئے رک جائیں گے تکفیر کے راہٹ
اُٹھ جائے گا اک روز یہ توحید کا گھونگھٹ
ہو جائے گا تاریک مظالم کا مقدر
پس جائیں گے یہ ظلم کے ہیلپر ، ایجی ٹیٹر

(Helper , Agitator)

پھر پھوٹ کے بہنے کو ہے اب داد کا لاوا
اور حق کا نشاں ہو گی ہر اک موجۂ ساوا
اور ہو گا تہہ تیغ یہ عصیاں کا چھلاوا
تیار ہے پھر عدل پہ دوزخ کا پڑاوا
ٹکرانے کو ہے عدل مظالم کے گلو سے
تلوار کے زنگ اتریں گے باطل کے لہو سے

جعفرؒ کسے معلوم کہ یہ امر جلی ہے
اس امر خداوند میں اک رازِ خفی ہے
اک کنزاً مخفی کی یہاں مہر لگی ہے
اس مہر کا ناسخ جو ہے ربِ ازلی ہے
معلوم نہیں ربِ جلی کون ہے کیا ہے
وہ عینِ خدا ہے کہ وہی عین خدا ہے

قطعہ

بشر کے ذہن کو دیکھا تو انتہا نہ ملی
بشر سی قدسیوں کو بھی خرد رسا نہ ملی

تلاشِ مرتبہءِ ہادئِ زماں میں مگر
خرد نے ڈھونڈنا چاہی تو ابتدا نہ ملی

......☆......

www.khrooj.com

یا مولا کریمؐ

احسانِ عظیم

امامؑ زمانہ وہ محسن ہمارا
جو ہر اک کا طوفانِ غم میں کنارا
جو انسانیت کی بقا کا سہارا
ہدایت کا اک جگمگاتا ستارا
زمانے پہ سارے ہیں احسان اس کے
ہیں ممنون انسان و یزدان اس کے

زبانوں کو گُر بولنے کا سکھایا
نگاہوں کو رویت کا حامل بنایا
سماعت کو درسِ سماعت پڑھایا
اور مشام کو سونگھنا بھی بتایا
اور جسموں کو دی ناتوانی میں طاقت
اور روحوں کو دی خونِ دل کی حرارت

www.khrooj.com

دیا درس انساں کے فکر و نظر کو
اور پرواز دی عقل کے بال و پر کو
اور دی زندگی دھڑکنوں کے شرر کو
ممیّز کیا فکر کے بام و در کو
تنفس کی آمد میں فرحت سمو دی
تنفس کی شد میں مسرت سمو دی

مسخر کیا عالم کن فکاں کو
مرتب کیا عالم انس و جاں کو
سنوارا محبت سے کون و مکاں کو
دیئے درس تسخیر وہم و گماں کو
دیا لحن داؤدی نازک رگوں کو
دی حساسیت مغز کے لبلبوں کو

ضرورت کی ہر چیز کر دی فراواں
ہوائے مفرح ہوئی جنس ارزاں
ہر آب و خورش کا مہیا ہے ساماں
زمیں آسماں سب ہوئے وقف انساں
پھر انساں کو تہذیب نو سے نوازا
اور اس دین فطرت کی ضو سے نوازا

www.khrooj.com

بشر کی تھی ملحوظ خاطر ہدایت
محبت سے معمور کی اس کی فطرت
شعوری حدوں میں بنائی حقیقت
ضمیروں پہ فرمانروا کی شریعت
اس انساں کو دو طاقتوں سے سجایا
اسے خیر و شر کی حدوں میں بسایا

تصور دیا ذہن کو خیر و شر کا
اور مرکوز خود کو کیا ہر نظر کا
خرد کو کیا راہبر ہر بشر کا
اور صارف کیا اس کو ہر خشک و تر کا
رہی بے طلب اس کی ہر شئے فراواں
کہ چلنے لگا ابن آدم کا فرماں

ہوئی اس کی توفیق انساں کو حاصل
ترقی کے ہونے لگے طے مراحل
ستارے بنے عقل انساں کی منزل
ہوئی زیر پا چاند تاروں کی جھلمل
پھر آہن میں احساس کا خون دوڑا
لہو موت کا حکمتوں نے نچوڑا

www.khrooj.com

عطا ہو گئے انس کو علم و حکمت
ملی اک حیات ابد کی بشارت
حقائق سے ہونے لگی یوں وضاحت
عیاں کفر کی پائی عقلی قباحت
پھر اس کی کریمی نے اقدار بدلے
اچھائی برائی کے معیار بدلے

برسنے لگا ٹوٹ کر ابر رحمت
کہ انساں سمجھ لے خدا کی حقیقت
جو نیکی تھی انسان کی دین فطرت
ملی اس پہ رہنے میں جاگیر جنت
عطا کر کے بن کر خریدار آیا
فنا لے کے جاویدیت ساتھ لایا

دیا دل کو نیکی کا اس نے ارادہ
کیا اس نے نیکی کو آسان و سادہ
عمل کا کیا راستہ پھر کشادہ
اور توفیق دی پھر عمل کو زیادہ
رہِ حق پہ انگلی پکڑ کر چلایا
پھر اس کی جزا میں خزانہ لٹایا

www.khrooj.com

مگر اس پہ کیا ہے بشر کا رویہ
کہ بخشی ہے جس نے صراطً سویّہ
میسر ہے جو سب ہے جس کا عطیہ
وہ محسن جو ہے انبیاء کا بقیہ
ہر اک سانس میں جس کے لاکھوں ہیں احساں
یہ محسن کا احساں سمجھتا ہے انساں؟

وہ سب پر کرم کی نظر کرنے والا
گناہوں سے بھی در گذر کرنے والا
خیالوں کی دل سے قدر کرنے والا
دکھوں میں مدد پیشتر کرنے والا
کیا جو بشر نے مناسب یہی ہے؟
یہ ہے ظلم یا جذبۂ دوستی ہے؟

بشر نے یوں احساں کا بدلہ چکایا
کہ حق بھی اسی شاہِ حق کا چھپایا
اور ہر ظلم ڈھایا نہ کچھ رحم کھایا
ستم کر کے خود ذکر ان کا دبایا
کجا شکر اس کا ، نہ احسان سمجھا
انہیں خود سے بھی کم یہ انسان سمجھا

زمانہ ستم ان پہ ڈھائے یہ خوش ہے
وہ گر خوں کے آنسو بہائے یہ خوش ہے
جہان ان کو ہردم رُلائے یہ خوش ہے
زمانہ انہیں گر ستائے یہ خوش ہے
یہ احسان کے بعد ہی دشمنی ہے
یہی اہل عالم کی محسن کشی ہے

ہوئے ان کے اجداد وقف سمیت
ملا دردناک ان کو طرزِ شہادت
سرِ عام لائے یہ ناموسِ عترت
اور زندان میں زہر تک آئی نوبت
ہوئے بے وطن شاہِ دیں کمسنی میں
نہ رکھی گئی کسر محسن کشی میں

ستم ہے نہ حق ان کا کوئی بتائے
زباں پر کوئی نام تک بھی نہ لائے
غضب ہے سب احسان ان کے چھپائے
ہیں نا آشنا آج اپنے پرائے
کئے غصب القاب اہل ستم نے
فراموش رکھا ہے اہل قلم نے

www.khrooj.com

کسی دل میں احساس ان کا اگر ہے
تو پھر اہلِ عالم کی اس پر نظر ہے
ستم کش اسی پر سدا دست شر ہے
مصائب میں ہی زیست ان کی بسر ہے
فتاویٰ کی رو سے ستم کا ہدف ہے
وہی مردِ حق درد و غم کا ہدف ہے

یہ محسن کا احساں جتانے سے روکیں
دعاؤں میں آنسو بہانے سے روکیں
یہ فریاد بھی لب پہ لانے سے روکیں
یہی منتقم کو بلانے سے روکیں
یزیدی تمنا کے یہ ظلم زادے
ہیں دل میں چھپائے یزیدی ارادے

یہ جتنا بھی چاہیں سدا ظلم ڈھائیں
ہر اک منتظر پر یہ فتوے لگائیں
یہ چاہے محبوں کو جتنا ستائیں
اے جعفرؔ انہیں صرف اتنا بتائیں
کہ اب دورِ حق عین سر پر کھڑا ہے
ستم کو تو اب حق سے پالا پڑا ہے

یا مولا کریمؑ

وفاداری

ہے شب عاشور اور ہے چاند دُھندلایا ہوا
گنبد صحرا پہ سناٹا سا ہے چھایا ہوا
اپنا آنچل اک اداسی نے ہے پھیلایا ہوا
گہری مایوسی نے ہے اک درد بکھرایا ہوا
اک طرف دریا کی موجوں میں ہیں کچھ سرگوشیاں
گوش بر آواز ہیں چاروں طرف خاموشیاں

ایک خیمہ ہے جہاں بیٹھے ہوئے ہیں شاہِ دیں
راکب دوش نبیؐ ہے خاک پر مسند نشیں
ہیں کہیں اکبرؑ کھڑے عونؑ و محمدؑ ہیں کہیں
آج کچھ کہنے کو ہیں شہزادۂ روح الامیں
سامنے بیٹھے ہوئے ہیں کل بہتر جاں نثار
سب سے فرمانے لگے ہنس کر امامِ ذیوقار

www.khrooj.com

اے میرے پیارے عزیز دوستو اور بھائیو
میرے بابا اور نانا کے صحابی دیکھ لو
میں نہیں کہتا کہ اب میرے لئے تم جان دو
یہ بھی اب لازم نہیں کہ تم مرے بن کر رہو
دیکھ لو تم آج امت کا رویہ اور ہے
جس کا ہے آغاز وہ مظلومیت کا دور ہے

اب مجھے گھیرے ہوئے ہے یہ جو کل افواجِ شام
یہ تو سب آئے ہیں میری ہی عداوت پر تمام
اور انہیں لینا نہیں تم سے تو کوئی انتقام
دشمنی رکھتی نہیں تم سے یہ قوم بے مرام
رات کا یہ وقت ہے بالکل نہ اب گھبرایئے
میں خوشی سے اب اجازت دے رہا ہوں جایئے

کیونکہ یہ نو لاکھ تو ہیں صرف اک میرے عدو
یہ بہانا چاہتے ہیں صرف اک میرا لہو
کھینچ لائی ہے انہیں بن بر میں میری جستجو
ایک مجھ ہی سے یہ بیعت کی ہیں کرتے گفتگو
تم سے تو ہرگز نہیں ان کو عداوت اور عناد
میرے ہی سر کا ہے متلاشی لعیں ابن زیاد

www.khrooj.com

سر جھکا کر رہ گئے لیکن بہتر سر فروش
آنکھ میں آنسو امڈ آئے ، مگر لب تھے خموش
ضبط کے دامن میں دب کر رہ گیا الفت کا جوش
قلب کی دھڑکن میں سے اٹھا مؤدت کا خروش
بڑھ گئی رقت ہر اک کی ، غم سے گردن جھک گئی
سانس کی تسبیح کے دانوں کی حرکت رک گئی

شہؑ نے فرمایا ہو گر اجر رسالت کا ملال
میں امامؑ عصر کہتا ہوں بہ حق ذوالجلال
ذہن میں لاؤ نہ اب ترکِ شہادت کا خیال
مان لو یہ بات میری تم اگر بے قیل و قال
میں بروز حشر دوں گا اجر شہدا کی طرح
خلد سونپوں گا تمہیں خود اپنے قرباء کی طرح

ہو اگر یہ خوف کہ ہو گا جہاں یوں طعنہ زن
دشمنوں میں چھوڑ کر بھاگے ہو نورِ پنجتن
تم اسی حیرت میں ہو اے دوستو گر غوطہ زن
حل میں اس کا بھی بتاتا ہوں بہ رب ذوالمنن
ساتھ لے جاؤ تم اپنے سارے ناموسِ نبیؐ
بچ سکیں سادانیاںؑ غیرت کا بھی حل ہے یہی

کوئی طعنہ دے تو کہنا اس لئے ہم آئے ہیں
پردۂ ناموسِ احمدؐ ہم بچا کر لائے ہیں
ہم نبیؐ کی بیٹیوں ہی کو بچانے آئے ہیں
پردۂ تطہیر کی تشہیر سے گھبرائے ہیں
ایک انجانی کسک مضمر تھی غم کی اوٹ میں
درد کے نشتر تھے ان فقروں کی دھیمی چوٹ میں

ہر طرف شبیرؑ نے دیکھا یہ فرماتے ہوئے
یہ بھی ممکن ہے کہ تم بیٹھے ہو شرماتے ہوئے
شرم آتی ہو ہمارے سامنے جاتے ہوئے
اور آنکھوں کی حیا سے چپ ہو گھبراتے ہوئے
شہؑ نے فرمایا کہ اکبرؑ گل کرو فوراً دیا
اب اندھیر ہو ، کہ جانے میں نہ مانع ہو حیا

بجھ گئی شمع نظر سے چھپ گئے سلطانِ دیں
جب اندھیر چھا گیا بولے یہ شاہِ عالمیں
اب تو جانے میں تمہارے شرم بھی حائل نہیں
ہاں چلے جاؤ میں راضی ہوں کرو مجھ پر یقیں
اس اندھیرے میں کچھ آوازوں کی پھر آئی صدا
اک اندھیرے میں تھا گویا دوستوں کا فیصلہ

بعد چند لمحوں کے فرمانے لگے شاہِ امم
پھر ذرا شمع جلا دو اب ذرا دیکھیں تو ہم
بڑھ کے پھر عباسؑ نے روشن کی قندیل حرم
بارِ دیگر روشنی نے جب لیا اک دم جنم
سامنے تبدیلیءِ منظر نے دل دھڑکا دیا
گو گیا کوئی نہ تھا ، یہ فرق تھا پر آ چکا

جو جواں تھے کر چکے تھے بے نیام اپنی حسام
تیغ کے گھٹنوں لگا کر توڑ ڈالے تھے نیام
اور ضعیفوں نے کمر باندھی بہ طرزِ احتشام
ابروؤں پر کس کے وہ رومال باندھے تھے تمام
اور وہ بچوں کو قدوں کے تھا تفاوت کا خیال
ایڑیاں اونچی کیئے تن کر کھڑے تھے نونہال

مسکرا کر شہؑ نے فرمایا بحقِ کردگار
میرے نانا نے بھی پائے تھے نہ ایسے جاں نثار
تیری اس شان عطا کا شکر ہے پروردگار
دوست کیا بخشے ہیں مجھ کو اے خدا ، طاعت شعار
آج تک آدم سے لے کر سب نے پائے ہیں حبیب
جاں نثار ان کو ہوئے مجھ سے نہیں واللہ نصیب

www.khrooj.com

مسکرا کر اب جو سلطانؑ زمن نے کی کلام
دوستوں کے صبر کے بھی ہو گئے لبریز جام
لب پہ آنے کو مچل اٹھے خیالِ ناتمام
قلب کی وسعت میں تھا اک روزِ محشر کا قیام
دل میں پھر اک حشر سا انگڑائیاں لینے لگا
مدعا کی پاک ناؤ جذبِ دل کھینے لگا

بڑھ کے ابن عوسجہ نے تب یہ کی رو کر کلام
میں نے دیکھا ہے تیرے نانا کا دورِ احتشام
میں تیرے بابا کے پہلو میں رہا ہوں یا امام
تیری ہی چوکھٹ پہ بیتا ہے میرا جیون تمام
ٹھیک ہے عالم سے تیری ذات ہے اب بے نیاز
سب کو ٹھکرا دے ، ہے تیری بے نیازی کو مجاز

میں نے دیکھا دوش نبوی پہ تجھے جلوہ نما
ناز برداری تیری کرتا حبیب کبریا
تیرا گہوارہ ہلاتے تھے ملائک ہی سدا
سیدہؑ کی گود میں ہے یاد وہ پلنا ترا
کس طرح خطروں میں سبطِ مصطفیٰ کو چھوڑ دوں
زندگی کے خوف سے دین خدا کو چھوڑ دوں

یہ بجا ہے کہ نہیں تجھ کو ہماری احتیاج
شان اِستغنا میں پلتا ہے امامت کا مزاج
اس ترے فرمان پر زیبا نہیں ہے احتجاج
ہے ترے کردار میں شانِ صمد کا امتزاج
تو نہیں محتاج آقا ہم تیرے محتاج ہیں
تجھ سے کل منہ موڑنے والے بڑے نرلاج ہیں

تو ہمیں گو ٹھوکریں مارے نہ ہرگز جائیں گے
تو نکالے بھی اگر سو بار پھر لوٹ آئیں گے
تجھ کو چھوڑیں گے اگر آقا تو ہم مر جائیں گے
تیرے ہی قدموں میں جاں دیں گے تو راحت پائیں گے
اس قدر جذبات میں بوڑھے نے یہ فقرہ کہا
شدتِ جذبات سے وہ لڑکھڑا کر گر پڑا

جب گرے مسلم ، اٹھے فوراً بُریرِ نوجواں
اور مخاطب یوں ہوئے اے والیءِ کون و مکاں
آپ کا فرمان ہے جذبِ وفا کا امتحاں
زندگی الجھی ہوئی ہے جذبِ حق کے درمیاں
چھوڑ دیں تجھ کو ، کہاں تجھ سا کوئی سردار ہے
اور کہیں آقا ترے دربار سا دربار ہے

آپ کے در سا کوئی در ہے تو پھر بتلایئے
آپ کو ہم چھوڑ کر جائیں کہاں فرمایئے
موت سے بچنے کا کوئی راستہ دکھلایئے
تیرے سنگ گر موت آئے پھر ہمیں کیا چاہیے
آپ کو چھوڑیں بھی تو راحت کہاں ہم پائیں گے
آج خوفِ موت سے بھاگیں تو کیا بچ جائیں گے

موت جو قدرت کا ہے بھر پور فرمانِ اٹل
انبیاء یہ عقدۂ مشکل نہ کر پائے تھے حل
زندگی جس نے بھی پائی ہے وہ ہے وقفِ اجل
اور حیاتِ آدمیت موت کا ہے ماحصل
زندگی وہ ہے جو ہو نعلین پر تیری فدا
اتنا کہنا تھا کہ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا

ان کا گرنا تھا کہ پھر روتے ہوئے اٹھے حبیب
جسم کا رعشہ شہنشاہِ ضعیفی کا نقیب
ہاتھ میں شمشیر آنکھوں میں اک احساسِ عجیب
ابروؤں پر ایک پٹی اور جواں جس کا نصیب
اشک آنکھوں میں بھرے بچپن کا غمخوار آ گیا
اس ادا پر شاہؑ کو بیساختہ پیار آ گیا

www.khrooj.com

عرض کی یہ اس نے آ کر اے امامِ ذیوقار
یاد ہے مجھ کو ترا بچپن وہ تیرا چاؤ پیار
ہم تو ہیں اک ساتھ کھیلے ابن شاہِ ذوالفقار
یاد کے مطلع پہ تازہ ہے تری صبحِ بہار
یاد ہے جبریل کی کرنا وہ دربانی تری
اور ملائک کرتے تھے نت مہد جنبانی تری

پوچھتا ہوں آپ سے میں اے امامِ دوجہاں
جب بروز حشر آئیں گی تری اماں وہاں
مجھ سے پوچھیں گی مرے بچے کو چھوڑا تھا کہاں
نرغہءِ اعدا میں چھوڑ آئے تھے میری بیٹیاں
سیدہؑ پوچھیں گی مجھ سے جب یہی روزِ حساب
اے مرے آقا چلا جاؤں تو دوں گا کیا جواب

گفتگو کو جب کیا ابن مظاہر نے تمام
اٹھ کھڑے عباسؑ سقائے حرم عالی مقام
جسم میں لرزہ تو ہاتھوں میں وہ تیغِ بے نیام
تھرتھراتے لب نگہ نیچی اور دل میں احترام
جوش کی حدت سے آنکھوں میں اتر آیا لہو
شدتِ جذبات میں کی ڈوب کر یہ گفتگو

www.khrooj.com

جسم تھرایا زباں سے اے مرے آقا کہا
اور کچھ کہتے مگر غم سے گلا پھر رُندھ گیا
اور پھر دوبار کوشش کی پہ غم بڑھتا رہا
ایسی رقت چھا گئی لب تک نہ آیا مدعا
پھر بجائے اس کے وہ موؐلا سے کچھ کہتے مگر
تلملا کر رہ گئے جذبات کے اظہار پر

پھوٹ کر رونے لگے اور دیکھا کوفہ کی طرف
موتیوں سے بھر گیا چشمینؑ کا درجِ صدف
رو کے فرمایا کہ سنتے بھی ہو اے شاؐہِ نجف
حکم جانے کا مجھے دیتا ہے احمدؐ کا خلف
میں نہیں سمجھا چلے جانے کا مطلب یا علیؑ
کیا کروں بابا مری کیجئے مدد اب یا علیؑ

اب جو دیکھا شاؐہ نے اپنے جواں بھائی کا حال
بڑھ کے ماتھے پر دیا بوسہ تھا بابا کا خیال
شہؐ نے چھاتی سے لگایا ضبط کرنا تھا محال
اور خوشی سے رو دیا پھر سیدؐہ کا نونہال
حضرت شبیرؑ نے سب سے کہا پھر مرحبا
پھر یہ فرمایا ، سلام ہو اے بہتر اولیاء

حافظ توحید ہو تم اے بہتر جانثار
یہ تمہارا جذبۂ الفت رہے گا یادگار
قابل تحسین ہے اس صدق نیت کا مدار
نت رہے باریدہ تم پر رحمت پروردگار
سیدہؑ روئیں گی جیسے خود ہماری لاش پر
اس طرح روئیں گی وہ آ کر تمہاری لاش پر

کربلا میں نصرتِ مولاؑ کا وہ درسِ وفا
اور حقوقِ شاہِؑ حق بتلا رہی ہے کربلا
داستانِ کربلا ہے اک سبق تسلیم کا
بوئے خونِ عشق سے مخمور ہے خاکِ شفا
ناصرانِ شاہِؑ حق کا جذبِ الفت دیکھئے
اور امامؑ عصر کی الفت میں شدت دیکھئے

آج عالم پر شب عاشور ہے پھر خیمہ زن
ایک تاریکی ہے اور دِکھتے نہیں شاہِؑ زمن
آج بھی پھر بجھ چکا ہے وہ چراغِ انجمن
چاہئے سرکارِؑ حق کو آج صبر ممتحن
اٹھ چکی ہے آج بیعت ہے وفا کا امتحاں
اور امامؑ عصر ہے پھر بے نیازِ دوجہاں

www.khrooj.com

امتحانِ منتظر میں منتظر کا کتم ہے
اہلِ حق کو اب تو وہ نہ خوفِ سب و شتم ہے
اور غمِ شبیرؑ میں جنت کا لالچ ختم ہے
اور یہ غیبت کی رعایت حجتوں کا اتم ہے
گو فضائے دہر پر آرام ہے حد سے سوا
اس میں اب بھی پل رہا ہے معرکہءِ کربلا

ہو رہی ہے آج بھی جعفرؑ یہاں حجت تمام
اب بھی ھل من ناصراً فرما رہے ہیں خود امامؑ
دوستی کو اب پرکھنے کا ہوا ہے اہتمام
ساتھ دینے کو نہیں تیار خواص و عوام
آج کے مظلوم نے باطل کا سر ہے پھوڑنا
اب امامؑ عصر کا مہنگا پڑے گا چھوڑنا

......☆......

یا مولا کریمؐ

علمِ غیب

لوگ علمِ غیب کو جانے سمجھ بیٹھے ہیں کیا
تبصرہ کرتے ہیں اس پر بے محل کچھ علماء
آلِ احمدؐ پر معاذاللہ وہ کہتے ہیں سدا
علمِ غیب ان کو بھی خالق نے نہیں ہرگز دیا
یہ سمجھتے ہیں جسے وہ علم غیب ہرگز نہیں
میں وہ کہتا ہوں جو ہے فرمانِ رب العالمین

جب ہوا بالغیب کی آیت کا دنیا میں نزول
غیب پر ایمان لانا ہی تھا تقویٰ کا حصول
سن کے یہ آیت نبیؐ سے کئی تڑپ اٹھے جھول
پوچھتے تھے اس کا کیا مطلب ہے اے حق کے رسولؐ
غیب کا مقصد ہے کیا اور کون ہے اس سے مراد
ہم حقوق اللہ اسے گردانیں یا پھر حق العباد

www.khrooj.com

شہؐ نے فرمایا کہ عالم غیب کا ہے اک خدا
اک وہی ہے جانتا کہ غیب کا مقصد ہے کیا
غیب پر ایمان لاؤ اور کرو قائم دعا
متقی بننے کا یہ ہے راستہ بتلا دیا
عالم الغیب آپ ہے وہ خالق و پروردگار
غیب اس کا تو کسی پر بھی نہیں ہے آشکار

وہ تو اپنے غیب کو سب سے چھپاتا ہے سدا
انتظارِ غیب کا ہے امر دیتا کبریا
منتظر اس غیب کا خود کو بتاتا ہے خدا
غیب کے بارے میں قُل لَا یَعْلَمُ ہے کہہ دیا
آسمانوں اور زمینوں کا وہ غائب ایک ہے
جس پہ ایماں لانے والا متقی اور نیک ہے

غیب کا مقصد نہیں آئندہ کی دانندگی
غیب کا مقصد نہیں اَرضَ تَمُوتُ زندگی
غیب کا مقصد نہیں مَا تَکسِبُ تابندگی
غیب کا مقصد نہیں برسات کی شنوندگی
یَعلَمُ الاَرْحَام سے ہرگز نہیں غائب مراد
علمِ غائب سے نہیں قائم قیامت کی معیاد

www.khrooj.com

یہ تو سب کچھ جانتے ہیں علم سائنس کے امیں
یہ بتا سکتی ہے خود انسان کی زئیدہ مشیں
سائنس کی تحصیل سے بالا ہے یہ علم الیقیں
اس قدر ارزاں نہیں علم اِلٰہ العالمیں

پانچ غائب ہیں یہاں تو لفظ ہونا تھا غیوب
یاں تو واحد غیب آیا ہے کرو تم غور خوب

لِلّٰهِ غَیبُ السَّمٰوٰتُ وَالاَرْض آیا ہے کیوں
امر ساعت بھی اسی آیت میں بتلایا ہے کیوں
پھر قیامت کو مَعَ الْبَصَرَ میں وہ لایا ہے کیوں
اور ھُوَ اَقْرَب بتا کر دل کو تڑپایا ہے کیوں

غیب کا ساعت قیامت سے بھلا کیا ربط ہے
غیب آئے گا قیامت میں یہ کیسا ربط ہے

پھر ہوئی آیت یہ نازل سب کرو تم انتظار
منتظر غائب کا ہوں میں خالق و پروردگار
غیب تو ہے غیب کہ ہے غیب رازِ کردگار
یَرجِعُ الاَمْرُ سے بھی کچھ ہو رہا ہے آشکار

انتظار اور غیب پھر ساعت یہ مخفی بات ہے
ان اشاروں میں نہاں غائب کی مضمر ذات ہے

تُدْرِكُ الاَبصَار کی آیت سے ہوتا ہے عیاں
دیکھتا ہے سب کو غائب پھر بھی ہے سب سے نہاں
اس کا ہے قرآن میں فَلیَستَجِیبُوا لی بیاں
ہر دعا سنتا ہے کیونکہ ہے وہ سب پر مہرباں
اَونَرَیٰ اللّٰہ کے تحت وہ نظر آتا نہیں
خود کو وہ اِنِیْ قَرِیْباً کہہ کے سمجھاتا نہیں

غیب کا مصداق تو ہے قائم آلِ نبیؐ
ہادیءِ کونین ہے اور راحت روحِ جلی
مَعَکُم ہے اور اَجِیْبُ دَعْوَاةَ الدَّاعی خفی
جو ہے نگرانِ عوالم اور ہے فرزند علیؐ
نَحنُ اَقرَب بھی ہے غائب پھر بھی ہے لَا تُبصِرُوْن
جس کے ایمائے پلک سے ہے رواں شہ رگ کا خون

لَا یَزَالُ کی ہے دیکھو اک حدیث مقتدر
جس میں آئے ہیں وصیؐءِ مصطفیٰ اثناء عشر
کہہ گئے حَتّیٰ تَقُومَ السَّاعَة خیر البشر
یعنی فرماتے ہیں دنیا کو رسولؐ بحر و بر
ہو نہیں سکتا کبھی روزِ قیامت کا قیام
جب تلک بارہ مرے نائب نہ ہو جائیں تمام

www.khrooj.com

غیب ہو جائے گا نائب جو مرا ہے بارہواں
اور بنائے گا جہاں کو متقی اس پر ایماں
انتظار اس کی کرے گا آپ خلاقِ جہاں
وہ قیامت کی طرح ہو گا زمانے پر عیاں
علم غائب کیا ہے؟ وہ ہے غیب کا شانِ ظہور
اس کا عدل اور کفر کا کشتن ہی ہے یومِ نشور

ان شاروں کو اگر سمجھو تو ہو گا آشکار
غیب ، ساعت ، منتظر ، خالق ، دعا اور انتظار
ان اشاروں سے ہی واضح کر گیا ہے کردگار
غیب کا مصداق ہے وہ مہدیِٔ خالق وقار
انتظار اس کا ہے واجب منتظر ہے متقی
اور خروج اس کا ہے ساعت ، جس کا عالم ہے جلی

دین حق واضح ہوا ہے ان مقطعات سے
اخذ ہوتے ہیں جو سب قرآن کی آیات سے
مطلع ہو کس طرح کوئی بشر اس بات سے
ربط جب تک ہو نہ قائم مہدیٔ الآیات سے
جعفرؑ اس مُخْبِر بِمَا یَعلن کو دے ہردم دعا
جس کے کنز خاص سے ہوتے ہیں یہ گوہر عطا

www.khrooj.com

یا مولا کریمؐ

سجدہ

میں سوچ رہا ہوں کہ عبادت تیری کیا ہے
حیراں ہے خرد میری ، حقیقت تیری کیا ہے
اور میری عبادت پہ مشیت تیری کیا ہے
مجھ پست پہ تکمیل وِلایت تیری کیا ہے
حیران ہوں میں کیسے عبادت کروں تیری
سجدے کیلئے کون سی نیت کروں تیری

سجدے کو بڑا رکن عبادت کا بنایا
سرتاج عبادت کا یہی سجدہ بتایا
معراج نمازوں کا یہی سجدہ دکھایا
لیکن تیرا سجدہ نہ مری عقل میں آیا
میں سوچ رہا ہوں اسی سجدہ کی حقیقت
کیا اس ہی پہ ہے ختم عبادت کی ضرورت

www.khrooj.com

سجدے کی حقیقت پہ تو حیراں یہ خرد ہے
کیا اک ترا سجدہ ہے جو ہر شرک کا رد ہے
کیا تیری عبادت کی یہی آخری حد ہے
کیا صرف اسی سجدے سے تو ذاتِ احد ہے
کیا سجدے سے کافی ہے مرے عجز کا اقرار
کیا اتنا ہے کمزور عبادات کا معیار

ہر سوچ پریشان ہے سجدہ ترا کیا ہے
کیا حق عبادت اسی سجدے سے ادا ہے
ہر سمت تری ذات ہے ہر سمت خدا ہے
کیا پھر سبھی اطراف میں یہ سجدہ روا ہے
ممکن ہی نہیں جبکہ تری ذات کا سجدہ
پھر کیسے کروں سامع دعوات کا سجدہ

ممکن نہیں یہ سجدہ ہو افلاک کی جانب
مشکل ادھر ہے سجدہ مرا خاک کی جانب
کیا سجدہ ہے پھر حلقۂ لولاک کی جانب
کیا سجدہ ہے اندیشۂ ادراک کی جانب
غیر اللہ کا سجدہ نہ اگر مجھ پہ روا ہو
ممکن نہیں اللہ کا سجدہ بھی ادا ہو

www.khrooj.com

کعبہ تو ہے ، اک بیت خدا ہو نہیں سکتا
سجدہ سوئے قبلہ بھی روا ہو نہیں سکتا
اقصیٰ کا شرف رب علیٰ ہو نہیں سکتا
خالق کا وہاں سجدہ ادا ہو نہیں سکتا
گر زیرِ مرئیات خداوند نہیں ہے
پھر سجدہ خداوند کا پابند نہیں ہے

پھر کس طرح ممکن ہے کریں سجدہ خدا کو
جب دیکھ نہیں سکتا میں ربِ دوسرا کو
میں دیکھ رہا ہوں اسی سجدے کی ادا کو
معتوب ادھر دیکھتا ہوں کبر و ابیٰ کو
سجدہ ہے شعائر کا اگر سجدہ خدا کا
پھر آقا تیرا سجدہ بھی ہے ربِ علیٰ کا

میں دیکھ رہا ہوں اسی سجدے کی حقیقت
سجدہ نظر آتا نہیں معراجِ عقیدت
سجدے پہ نہیں ختم تیرا اوجِ عبادت
اور تجھ کو نہیں ہے میرے سجدوں کی ضرورت
سجدہ تو بڑی چیز نہیں ہے میرے مولا
کیونکہ ہے تری ذات مرے سجدوں سے اولیٰ

www.khrooj.com

سجدہ ہی موَدت کا تو سرتاج نہیں ہے
اور مریم تسلیم کی یہ لاج نہیں ہے
سجدہ ہی عبادات کا معراج نہیں ہے
عظمت تیری ان سجدوں کی محتاج نہیں ہے
سجدے کو تو اس عقل نے کچھ بھی نہیں پایا
ملکوت نے سر سجدۂ آدم میں جھکایا

جبریل بھی خود سجدۂ آدم میں گرا تھا
آدم نے بھی خود عرش کا اک سجدہ کیا تھا
آدم کو اسی سجدے سے یہ شرف ملا تھا
تو عرش پہ نعلین کئے زیب گیا تھا
حیراں ہوں کہ اقرارِ ولایت کروں کیسے
جب کچھ نہیں سجدہ تو عبادت کروں کیسے

سجدہ تو عقیدت کی فقط پہلی کڑی ہے
اقرارِ ولایت کی فقط پہلی کڑی ہے
اظہارِ موَدت کی فقط پہلی کڑی ہے
سجدہ تو عبادت کی فقط پہلی کڑی ہے
سجدے سے تو ہے جان جہنم سے بچانا
سجدے سے تو ہے قلب کو اسلام پہ لانا

حد آخری طاعت کی یہ سجدہ تو نہیں ہے
سجدہ تو اک انداز تجھی کا امیں ہے
اس سجدے سے انکار تو اک کفر مبیں ہے
اس سجدے سے انکار میں دنیا ہے نہ دیں ہے
اس سجدے نے جبریل کی خود جان بچائی
ملکوت نے سجدہ میں اماں کفر سے پائی

اک قوم نے سجدہ درِ حطہ پہ کیا تھا
اس سجدے سے ہر ان کا گنہ عفو ہوا تھا
وہ باب تھا مسجود کہ مسجود خدا تھا
وہ امر خداوند تھا جو لانا بجا تھا
اس سجدے کا منکر ہے، وہ شیطان اصل ہے
وہ راندۂ درگاہِ خداوند ازل ہے

جس شے کا نہ کرنا ہی جبھی کفر مبیں ہے
کر لینا اسی چیز کا معراج نہیں ہے
یہ ترک گناہ جس طرح اک ابجد دیں ہے
اعراف میں لانے کی یہی بات امیں ہے
سجدہ تو رہا جان بچانے کا ذریعہ
انسان کو دوزخ سے چھڑانے کا ذریعہ

میں سوچ رہا ہوں تیری طاعت کروں کیسے
اور عجز سے اظہارِ مؤدت کروں کیسے
حیراں ہوں کہ اقرارِ ولایت کروں کیسے
جب کچھ نہیں سجدہ تو عبادت کروں کیسے
خاموش اے جعفرؔ کہ یہ اک سرِ نہاں ہے
اس بات سے نا اہل زمانے کا گماں ہے

قطعہ

بعد سرورؐ کے ہے یہ ملک زمینی کس کا حق
جاری کرنا ہے یہاں احکام دینی کس کا حق

جب علیؑ مِن نُور وَاحِد کر گئے سرورؐ بیاں
تو ہی کہہ دے ہے نبیؐ کی جانشینی کس کا حق

......☆......

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

محسنِ اعظم

اے مرا محسن ، مرا وارثؑ ، حقیقی رہنما
تو خدائے معرفت ہے اور حریم کبریا
شکر تیرا کون کر سکتا ہے اے آقا ادا
تیرے ہی در سے ہوئے ہیں گوہرِ عرفاں عطا
کر رہے تھے سب جہالت کے کوئیں میں خودکشی
مر چکی تھی روحِ انساں تو نے دی پھر زندگی

حیدرؑ کرار کی شمشیر ہے تیری زباں
جو کہ حائل ہے ازل سے کفر و حق کے درمیاں
اور تیرے اظہارِ حق کا معترف ہے یہ جہاں
تیرے فرمودات پہنچے از زمیں تا آسماں
دین حق دنیا میں باقی رہ گیا تھا نام کا
تو نے جھنڈا کر دیا اونچا صحیح اسلام کا

www.khrooj.com

کشتیءِ اسلام کو تو نے سہارا دے دیا
عین طوفانوں کی جوشش میں کنارا دے دیا
یاسیت میں آس کا ایسا نظارا دے دیا
مردہ روح کو جلوۂ احیا دوبارہ دے دیا
ذکر مردہ ہو چکا تھا والیٔ ءِ کونین کا
ایک مشکل مسئلہ تھا سانس لینا چین کا

تو اٹھا پھر لے کے اپنے دل میں اک عزم قوی
ہر طرف ظلمت ہی ظلمت کی گھٹا تھی چھا چکی
چھا چکے تھے مطلعِ اسلام پر ابر غوی
تو نے دکھ سہنے کی ٹھانی چھوڑ کر ہر اک خوشی
کفر کی بپھری ہوئی موجوں میں نیا ڈال کر
تو نے پتواروں کو سونتا عزمِ حق میں ڈھال کر

اور فضا کی بے قراری میں تھا اک طاری جمود
اور غریوِ کفر میں مضمر تھا خود حق کا وجود
بے محل بے ربط تھے اسلام کے سارے سجود
داعیءِ اسلام بن بیٹھے سبھی اہل جھود
اپنے مسجودِ ملائک پر خدا حیران تھا
کل کا یہ انسان اِس دم رہبرِ شیطان تھا

www.khrooj.com

تو نے پھر اس شور میں نعرہ لگایا گونج کر
دین حق کونین کو تو نے بتایا گونج کر
کفر کے ایوان کو جڑ سے ہلایا گونج کر
والیؐ ءِ کونین کا فرماں سنایا گونج کر
گوشے گوشے کو ہلاتی تھی تری حق کی گرج
کفر کے بت چونک اٹھے سن کے تعجیل فرج

ہے ترا احسان دنیا کو سکھا دینا ادب
تیرے آگے زانوئے تلمیذ تہہ کرتے تھے سب
تھا وجود پاک تیرا رحمت حق کا سبب
کفر کے اس غلغلے میں تھا ادب تب جاں بلب
کفر کے کانوں میں تیرا نعرۂ حق جب گیا
دبدبہ ایسا تھا کفرِ بے ادب بھی دب گیا

تو نے ہر ظلمت بھگا دی گوشۂ ادراک سے
ذہن کو روشن کیا قدرت کے نورِ پاک سے
یوں بھگایا کفر کو اس حلقہءِ لولاک سے
خود صدائے مرحبا آنے لگی افلاک سے
اور جمع پھر ہو گئے چند ایک پروانے ترے
سایۂ رحمت میں آئے اپنے بیگانے ترے

www.khrooj.com

تو نے عالم کو بتا ڈالے رموزِ کبریا
پھر لٹا ڈالے زمانے پر خزانے بے بہا
تو نے پھر انسانیت کو دین حق تحفہ دیا
مبدۂ رحمت ہے ذاتِ پاک تیری باخدا
حق امامؑ حق کا سمجھانا تیرا منشور تھا
اور تیرے رُخ سے عیاں ربِ زمیں کا نور تھا

ہیں شہنشاہ آج کے عظمت سے تیری سرنگوں
تیرے آگے چل نہیں سکتا تعلم کا فسوں
فیض یاب انساں ہوا تجھ سے بصد حالِ زبوں
تو نے دھویا آدمیت کا ہر اندوہِ دروں
رحمت دارین ہے تیرا وجودِ منتخب
اور وضو تیرا ہے تخلیق ملائک کا سبب

تیرا درسِ معرفت تقدیس کا آئینہ دار
اور ترا حکم صریح ہردم دعا و انتظار
قائم آلِ محمدؐ سے تجھے اتنا ہے پیار
عظمت قائم ہے چہرے سے تیرے نت آشکار
تیرا چہرہ عکس بردارِ خدا ہر بار ہے
روئے انور کی زیارت رب ہی کا دیدار ہے

www.khrooj.com

تو نے بخشا آدمیت کو بھی عرفانِ حیات
منکشف تو نے کیا انساں پہ رازِ کائنات
ہو چکے تھے بند کھولے تو نے ہی بابِ نجات
فکر انساں کو جلا دیتی ہے تیری بات بات
ذکر سلطانِ زمانہ بھول بیٹھا تھا جہاں
اور حقوقِ مہدیٔ حق کا نہ تھا نام و نشاں

اجتہادی بت کے آگے تھا بشر محو رکوع
ہادیٔ مطلق کی جانب تھا نہ انساں کا رجوع
مثل شمس حق کیا دنیا میں پھر تو نے طلوع
اس طرح تبلیغِ حق کرتا نہ تھا کوئی شروع
فرضِ انسانی بتائے تو نے ہر انسان کو
بھول سکتا ہے بشر کیسے تیرے احسان کو

تو نے انساں سے کہا یہ اجتہادی بت نہ پوج
حق کا جبہ پہن کر پایا ہے باطل نے عروج
موت سے اقرب سمجھ اس ذات کا یوم خروج
جس کی قدرت کے تصرف میں ہیں سب نجم و بروج
کرتو ہر اک کام کے بارے میں ان ہی سے رجوع
سر جھکا لے تو اسی در پر بصد عجز و خشوع

تیرے ہی در سے ملا انسان کو درسِ خرد
ذہن کے ہر چوکھٹے میں رکھ دی تصویرِ احد
دل کے آئینے میں ڈالا پرتو روئے صمد
معرفت زندہ رہے گی تجھ سے ہی تا با ابد
اور دعا کو تو نے اندازِ پیامی دے دیا
عبد کو خالق سے شرفِ ہم کلامی دے دیا

اور ترے کردار میں وحدت ہے خود جلوہ نما
جس کا گرویدہ جہاں ہے وہ تری شانِ عطا
اور ملک نعلین کے نیچے بچھائیں پر سدا
کی ہے خالق نے تری قرآن میں وصف و ثنا
تو نے تعجیل فرج کا کر دیا ہے انکشاف
حق امامؑ عصر کا تو نے بتایا صاف صاف

دہر میں اظہارِ حق کا تیرے سر سہرا رہا
آج تعجیل فرج کا دور دورہ ہے سدا
با ضمیر انسان اب تو خود ہمہ تن ہے دعا
تو نے واضح کر دیا کہ منتظر ہے کبریا
انتظارِ غیب میں یہ کیا سے کیا ہے کر دیا
انس کو ہم پایائے ربِ علیٰ ہے کر دیا

تو نے ذہنیت کے دھاروں کا بھی رخ ڈالا بدل
ہے عطا تیری جبینوں کو یہ سجدہ برمحل
تو نے بخشی خشک ہونٹوں کو شرابِ العجل
اور ولائے پاک جو کوثر کا ہے نعم البدل
تو ہی ہے مردہ ضمیروں کیلئے روحِ مسیح
اور ہے تو گم گشتہ راہی کیلئے رہبر صحیح

طاہر و اطہر ہے تیرا نام اے سلطانِ دیں
انتہا اوجِ مراتب کی ترے ہرگز نہیں
لب پہ ہے ہردم دعا اے رحمت اللعالمیں
بے سہاروں کا سہارا ہے یہی فخر زمیں
نام توضیح سے ہے ظاہر، پر ہے سب کو انتباہ
بے وضو یہ نام ہونٹوں پر لے آنا ہے گناہ

حامدِ سلطانِ دیں اے طالبِ شاہِ زمن
سید عظمت نشاں ، سرمایۂ ملکِ عدن
یاورِ دین خدا اور نائب ابن حسنؑ
ناصرِ سرکارِ کل ، حُسنِ حسینِ پنجتن
تیرے نام پاک ہی سے ہے چھلکتی انتظار
اور حسینؑ ابن علیؑ ہے تیری الفت کا مدار

اس ترے محزون چہرے پر سدا چھائے خوشی
تیری آنکھوں میں ہمیشہ رنگ بکھرائے خوشی
ہونٹ تیرے مسکرائیں رخ پہ چھا جائے خوشی
از سرِنو پھر جوانی تجھ کو دے جائے خوشی
طالبِ راجِ محمدؐ تا قیامت زندہ باد
والیءِ خضرا کی خوشیوں سے ملے تجھ کو مراد

تیرے احسانات کا عالم کو بھی ہے اعتراف
کون کر سکتا ہے تیرے قول حق سے انحراف
مجھ پہ بھی تجھ سے ہوا رازِ خفی کا انکشاف
جان جعفرؔ ہے تری نعلین کے محو طواف
اے دعا سکھلانے والے! ہے یہی ہردم دعا
پائے تو ابدی مسرت پورا ہو ہر مدعا

......☆......

www.khrooj.com

یا مولا کریمؐ

فقر و شریعت

بائے بسم اللہ کا نقطہ فقر کا آئینہ دار
فقر کی بالیدگی میں عظمت پروردگار
فقر کے زیرِ قدم تاجِ شہی کا اقتدار
سرمۂ چشم ملک اس فقر کے پا کا غبار
فقر سے شانِ قلندر ، فقر سے رعب جلی
فقر از اوجِ تقدس ، فقر تقدیس ولی

فقر صدیق ازل ، بے زر ابازر فقر سے
فقر کی شانِ عطا لاکھوں سکندر فقر سے
زیب چرخ انسانیت اوجِ قلندر فقر سے
معنیءِ صد ھل اتی خود بیت سرور فقر سے
جلوۂ صمدیت حق فقر کے جلووں میں ہے
نقشہءِ کونین اس کے پاؤں کے تلووں میں ہے

www.khrooj.com

فقر فخر آدمیت فقر فخر اولیاء
فقر فخر اوصیاء اور فقر فخر انبیاء
فقر فخر معرفت اور فقر فخر مرتضٰی
فقر فخر دو جہاں اور فقر زیب مصطفٰی
فقر کی تحصیل میں مضمر رموزِ زندگی
فقر کی تدریس جس میں انتہائے بندگی

اور کمال ترک کا ہے مدعا اس فقر میں
ترکِ دنیا کی حقیقی انتہا اس فقر میں
اور سدا بالائے سر چتر غنا اس فقر میں
فکر خضری ظلمتوں میں راہنما اس فقر میں
فقر کے یہ مرحلے یہ راستے پر پیچ ہیں
فقر کی نظروں میں یہ دنیا و عقبٰی ہیچ ہیں

فقر کی مٹھی میں مشت خاک یہ موت و حیات
فقر کے انوار سے زندہ سدا صوم و صلٰوۃ
فقر میں طرزِ مسیحی سایۂ لطف ممات
فقر میں بعد از فنا انسانیت وقف ثبات
فقر میں ہے زندگی ہی زندگی بہر بشر
فقر پیہم انتظار و فقر حب منتظَر

www.khrooj.com

اور شریعت فقر کی منزل میں ہے پہلا قدم
پھر شریعت فقر کی ہے ابتدا بہرِ امم
ارتقائے فقر میں تہدید خالق کا کرم
زندگی ان فقر کے رنگوں سے صد رشک اِرم
فقر کو یوں تو سمجھنا ہی خرد سے تھا بعید
ہے شریعت فقر کی تجوید ابجد کی کلید

کیونکہ توضیح شریعت کے تو ہیں خمسہ اصول
جن سے ہوتا ہے بشر کو اس شریعت کا حصول
پہلے توحید و نبوت کو کرے انساں قبول
اور ہے پھر عدل و امامت اور قیامت کا نزول
اور اصولِ فقر واحد ہے قلندر کیلئے
وقف ہے ایمانِ مطلق اپنے رہبر کیلئے

اور اطاعت کیلئے مرجع شریعت کے ہیں تین
اک اولوالامر ، اک نبی اور اک خدائے عالمین
ہیں رجوع ان کی طرف کرتے شریعت کے امین
فقر تو بس ایک ہی مرشد پہ رکھتا ہے یقین
مصدرِ احکام شرعی خلق کا فرقان ہے
فقر میں مرشد کا ہر فرمان ہی قرآن ہے

www.khrooj.com

اور ہے جو احادیث اور قرآں میں تفصیل حلال
اس کے استعمال کی کرتی ہے یہ پیہم مقال
اور شریعت کی حدیں ہیں مانتی ان کو حلال
فقر کا اس باب میں کچھ اور ہے اپنا خیال
واضح کرتا ہے حلال انساں پہ مرشد کا کلام
ہے حرام انسان پر ، جو بھی کہے مرشد حرام

اور شریعت میں تو واجب ہیں فقط خمس و زکوٰۃ
پھر تصرف میں بشر ہے مال میں مالک بذات
یہ ادا کرنے میں ہے انسان کی مضمر نجات
فقر کے اس باب میں ہیں اور ہی کچھ واجبات
جو قلندر کو میسر ہے یہ ہے مرشد کا مال
جو عطا کر دے اسی میں سے ، فقط ہے وہ حلال

ایک دفعہ زندگی میں حج پہ جانا فرض ہے
اور شریعت میں نمازِ پنج گانہ فرض ہے
اور ہیں روزے ایک ماہ کے جو نبھانا فرض ہے
فقر میں تو پیٹ بھر کے ہی نہ کھانا فرض ہے
پانچ وقتوں کی نہیں کافی نماز و انتظار
ایک لمحے کی بھی غفلت فقر کو ہے ناگوار

www.khrooj.com

فرض ہے روزہ قلندر کیلئے تو سارا سال
ہے حرام اس میں شکم سیری کند گر از حلال
ہے شکم سیری میں گویا صد گنہ کا احتمال
بھوک میں اور پیاس میں ہے فقر کا مضمر کمال
قوت لا یموت ہی پر فقر کی بنیاد ہے
اور شکم سیری کا حاصل عاقبت برباد ہے

اور شریعت میں مباح لذات ہیں سب پر مباح
اچھی خورد و نوش رکھنا ہے مباح کرنا نکاح
فقر کہتا ہے یہی ہیں نفس کے مہلک سلاح
ان کو کہتا ہے کبیرہ ، فقر خود در اصطلاح
راحت کل نفس کی نفسانیت کوشی میں ہے
شانِ استغنائے قدرت اس دلق پوشی میں ہے

ہے شریعت میں روا شادی بیاہ کرنا خوشی
ایسی تفریحات کو کہتی ہے یہ سنن نبی
فقر تو کہتا ہے کہ انساں کی ہے یہ خود کشی
انہی سے برباد ہوتی ہے بشر کی زندگی
اک قلندر کا یہ خوشیوں سے بھلا کیا ربط ہے
فقر کا تو ماتم و گریہ ہی نظم و ضبط ہے

www.khrooj.com

اور شریعت میں تو جائز ہی نہیں رہبانیت
ترکِ دنیا سے شریعت میں فنا ہے عاقبت
فقر کی تو ترکِ دنیا ہی میں ہے ہر مصلحت
قتل ہوتی ہے اسی سے نفس کی نفسانیت
کفر ہے یہ حب دنیا ، حب مرشد کا تضاد
غیر سے آساں ہے پر ہے نفس سے مشکل جہاد

اس شریعت کی تو بس بنیاد ہے اس چیز پر
کچھ نہ کرنے سے تو بہتر ہے کہ کچھ کر لے بشر
ورنہ پیہم کفر ہے حق بات سے کرنا مفر
پھر تو راہِ کفر ہے یہ زندگی کی راہ گذر
جان دوزخ سے بچانا شرع کے حاصل میں ہے
اور ترقی کا تو موقعہ فقر کی منزل میں ہے

ہے شریعت لا الہٰ اور یہ فقط اسلام ہے
اس کے حاصل سے یقیناً عافیت انجام ہے
فقر کا پہلا قدم ایمان جس کا نام ہے
فقر کے درجے کئی جن میں ترقی کام ہے
فقر کی ہے انتہا جس کو ہیں سب کہتے یقیں
اس کی حد کو چھو نہ پائے انبیا و مرسلیں

فقر کے عہدے ہیں ابدال و قلندر اولیاء
مست ، دیوانہ ، قطب ، مرسل ، فقیر و انبیاء
منتظر اور ممتحن ، مومن ، موالی ، اتقیاء
اس کے عہدے کے معارج عقل انساں سے علیٰ
فقر کی منزل میں ہے اک وہ مقام ذی حشم
خود بخود انسان ہو جاتا ہے مرفوع القلم

یوں نہیں پابند شرعی ، فقر کے اپنے اصول
راہِ الفت میں اصول آگہی بالکل فضول
اور ہے الفت ہی کی شدت میں حقیقت کا حصول
فقر الفت میں نہیں کرتا شریعت کو قبول
الفتِ شاہِ زمن میں وہ قمر کی جنگ تھی
لڑ رہا تھا فقر لیکن خود شریعت دنگ تھی

فقر کی تو عشق اور الفت ہی پر بنیاد ہے
عشق اس کا راہنما یہ عشق کی ایجاد ہے
عشق ہی کے فیض سے دنیائے فقر آباد ہے
فقر کا ہر قول گویا عشق کا ارشاد ہے
خود شریعت کی حدیں اس فقر کی محتاج ہیں
فقر کے احکام شرعی پر ازل سے راج ہیں

www.khrooj.com

عورتوں پر تو نہیں ہرگز روا شرعاً جہاد
فقر کا تھا فیصلہ احکام شرعی کے تضاد
اور نسیبہ بنت مکعب کو ملی اس سے مراد
اس کا خود جنگ احد میں دیدنی تھا اعتماد
لڑ رہی تھی ایک عورت جسم یکسر خون تھا
تھی شریعت محو حیرت ، فقر کا قانون تھا

فقر کے اس ملک میں ہے عشق ہی فرمانروا
حضرت اویس کا بھی عشق ہی تھا راہنما
اپنے دنداں توڑ دو ، یہ عشق کا تھا فیصلہ
عقل شرعی سے ہے بالا فقر کی یہ اک ادا
راہنمائی فقر کی تھی اور یہ تھا فقر شدید
محو حیرت تھی شریعت ہو گئے دنداں شہید

خود جوازِ فقر ہیں اس کے یہ انداز و ادا
اس لئے شارعؐ نے بھی الفقر فخری کہہ دیا
یعنی سلطانِؐ شریعت کو بھی کہنا پڑ گیا
فقر میرا فخر ہے اور فقر فخر مصطفیٰؐ
ان کی عملی زندگی گویا کہ تھی تدریس فقر
ملکیت دونوں جہاں لیکن غنا تقدیس فقر

جن کو تاج و تخت زیبا تھے رہے بے اقتدار
اور سدا نانِ جویں خوردن سدا صد افتخار
اُون کا ملبوس ان کا فقر ہی کا راز دار
اور یہ کھانا آردِ جو فقر کا آئینہ دار
جو شریعت کا ہے شارعؑ ، فعل میں خاموش فقر
بر زبان احکام شرعی ، خود سدا بر دوش فقر

فقر میں رہنا اے جعفرؑ تم سدا حلقہ بگوش
بن کے رہ بیراگی و مست و قلندر ، خرقہ پوش
کان میں بالا تو ہاتھوں میں کلادے کا خروش
دل میں یادِ مرشد حق ہونٹ ہوں لیکن خموش
اور گلے میں پتھروں کی ایک مالا چاہیۓ
اور غلامی کیلیۓ کانوں میں بالا چاہیۓ

......☆......

یا مولا کریمؑ

مناظرہ

(قلندر سے مولوی کا)

مولوی کا سامنا اک دن قلندر سے ہوا
مست مئے خوارِ ولائے شاہِ قنبر سے ہوا
گفتگو میں جب وہ منکر آلِ اطہر سے ہوا
اس کا استقبال پھر اسباق بربر سے ہوا
پھر دلائل کی وہ پٹیاری کو کھجلانے لگا
اور حدیثوں کے سلاح میدان میں لانے لگا

ہنس کے پھر بولا قلندر بحث مت کرنا شروع
میرے دل میں کر چکا ہے نورِ ایمانی طلوع
حب آلِ مصطفیٰ سے دل میں ہے کیف و خشوع
وہ تو اک نورِ خدا ہیں نور کا ان سے وقوع
کیونکہ ان کی معرفت سے دل کو حاصل ہے یقین
اس لئے کہتا ہوں ان سے نَعبُدُو وَ نَستَعِیْن

www.khrooj.com

مولوی بولا قلندر کفر ہے تیرا کلام
نور کہتے ہو نبیؐ کو کس لئے اے بے مرام
نوعِ انسانی سے تھے وہ سرورؐ خیر الانام
تیرا مفروضہ عقیدہ کفر سے ہے اعتصام
مُنذِرُ مِنھُم انہیں کو آپ خالق نے کہا
نوعِ انسانی سے ثابت ہیں رسولؐ دوسرا

اور كَمَا اَرسَلنَا فِيْكُم آیت قرآن ہے
اس سے ظاہر ہے کہ سرتاجِ رسل انسان ہے
اور یہاں منکم ہی میں اس بات کا اعلان ہے
تم ہی میں سے ہے نبیؐ ، خالق کا یہ فرمان ہے
اور ہے اَنْفُسَکُم کہیں تو مِثْلُکُم پھر ہے کہیں
نوعِ انسانی سے ہیں وہ رحمتؐ اللعالمین

سورہ الرحمان میں جو ذکر ہے قرآن کا
ساتھ ہی جو تذکرہ ہے عَلَّمَ الْقُرآن کا
ہے محمدؐ ہی وہ انساں سورۂ الرحمان کا
اور رَجُل مِنھُم بھی اک فرمان ہے یزدان کا
جبکہ ہم ہی میں سے تھے پھر کس طرح انساں نہ تھے
نوعِ انسانی سے کیا وہ بندۂ یزداں نہ تھے

www.khrooj.com

اور تو مَن یَّشرِی کی آیت پر ذرا کر لے نظر
اور مِنَ النَّاس اس میں بھی آیا ہے تو کچھ غور کر
یعنی لوگوں ہی سے تھے شیرؑ جلی خیر البشر
یوں تو کل لوگوں میں سے ذی مرتبہ تھے وہ مگر
ان کو لوگوں ہی سے کہنا تو بہ ایں انداز تھا
نوعِ انسانی سے تھے ، اس میں یہی اک راز تھا

اور یہ ہے زلزال میں انساں کہے گا مالھا
اور حدیثوں میں ہے وہ انسان فقط ہے مرتضیٰ
اور جو ہے بَشَراً رَّسُوْلا ہیں محمدؐ مصطفیٰ
نوعِ انساں سے انہیں ثابت ہے کرتا خود خدا
تو انہیں نورِ خدا کہتا ہے کس برہان پر
کیوں نہیں کہتا یقیں تجھ کو نہیں قرآن پر

غیب داں تو جانتا ہے کس لئے ان کو بتا
جبکہ اُمَّتَیْن میں ان کو بتاتا ہے خدا
اور جو نَزَلَ عَلیٰ قَلبِك لکھا جبریل کا
ہے عَلیٰ قَلبِك میں مضمر شرح صدر مصطفیٰ
صاف لکھا مَالکِتَاب اور وَلَا اِلایمان ہے
ان کی لا علمی ہی پر یہ آیت قرآن ہے

اور جو ہے مَا کُنْتُ تَدْرِیْ پڑھ لے تو قرآن سے
روز روشن کی طرح ظاہر ہے اس فرمان سے
تھے نبیؐ اک وقت پر واقف نہ تھے ایمان سے
واقف اک روح نے کیا ایمان سے فرقان سے
نور تو کہنا انہیں ہو گا بایں معنی بجا
وہ ہدایت گار امت ہیں تو ہیں نورِ ھدیٰ

جنگ خیبر کا یہی فرمان تو پڑھ لے ذرا
جس میں تھا رَایَتَ غَدًا رَجُلًا یُحِبُ اللّٰہ کہا
جس کا مطلب ہے علم کل مرد کو ہو گا عطا
ہو گئے اس مرد کے مصداق خود شیرؑ خدا
اور رجل اک مرد ہے اور مرد اک انسان ہے
نوعِ انساں ان کو کہتے ہیں یہی برہان ہے

ایک سو چالیس آیت میں یہی اعلان ہے
بعث خالق نے کیا ہے جو نبی انسان ہے
اور کہیں منہم ، کہیں منکم ہی کا فرمان ہے
نوعِ انساں سے تھے وہ میرا یہی ایمان ہے
مولوی کے یہ دلائل جب قلندر نے سنے
ہنس کے بولا مولوی جاتے ہو کیوں تانے بنے

www.khrooj.com

پڑھ کے تو آیت سناتا ہے مجھے قرآن کی
کیا تمہیں معلوم ہے ہر مصلحت یزدان کی
اور علیحدہ نوع تو کوئی بھی نہیں انسان کی
ہے بشر حیوانِ ناطق اور ہے نوع حیوان کی
تو جو سرورؐ کو یہ کہتا ہے کہ وہ انسان تھے
کیا یہی مطلب ہے؟ تو کہتا ہے وہ حیوان تھے

سٹپٹا کر مولوی پھر ترت یہ کہنے لگا
تجھ کو ہے معلوم کہ حیوان کا مطلب ہے کیا
لفظ یہ حیوان کا حیّ سے ہے نکلا ہوا
حیّ کا مطلب تو ہے زندہ زندگی ہے مدعا
زندگی کی شرط سے وہ بندۂ یزداں ہے
اپنے خالق پر بھی دے فتویٰ کہ وہ حیوان ہے

ہنس کے بولا پھر قلندر مولوی سن ایک بات
زندگی کی شرط سے حیواں ہے گر وہ پاک ذات
پھر تو زندہ ہیں ملک پڑھ قدسیوں کے واقعات
حیّ تو پھر خالق بھی ہے توحید کی پڑھ لے صفات
خود کو زندہ آپ ہی کہتا ترا یزدان ہے
اپنے خالق پر بھی دے فتویٰ کہ وہ حیوان ہے

www.khrooj.com

لفظ منکم سے بشر ان کو ہے تو کہتا لعین
اور تجھے عربی کے لغوی ترجمے پر ہے یقین
پھر تو یہ بھی مان ہے مکار رب العالمین
کیونکہ ہے قرآن میں وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْن
ترجمے کی رو سے پھر رب کو فریبی بھی کہو
اور اَكِيْداً كَيْدَا کا مطلب فریبی ہی کہو

عقل انساں سے بہت بالا ہے خالق کا کلام
اور لغت منطق سے اونچا ہے یہ طرزِ احتشام
اس کا مطلب پا نہیں سکتا کوئی غیر از امام
اور کلاموں کا بھی خالق ہے یہ خالق کا کلام
ورنہ عقلی طور پر یزداں بھی اک وہم ہے
وحی بھی اک وہم ہے قرآن بھی اک وہم ہے

لَا يُمَسَّهٗ کی آیت کا یہی ہے مدعا
حق مُطَهَّرُوْن کو ہے اس کے استنباط کا
چھو نہیں سکتا متن اس کا کوئی ان کے سوا
اور تری پاکیزگی پر ہے کوئی نص تو دِکھا
تو مجھے مطلب بتا غالب کی اس تحریر کا
کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا

www.khrooj.com

اَوَّلُ مَا سے تو ان کا نور ہے سب سے قدیم
اور جب میں کچھ نہ تھا اک یہ تھے اک رب کریم
انہی کا اک نور تھا جب بولبشر بھی تھا عدیم
پیش کردہ ان کے تھی تخلیق آدم کی سکیم
نوعِ انساں سے تو وہ ہیں جو ہیں آدم کے پسر
جو تھے قبل از بوالبشر ، ہیں کس طرح نوعِ بشر

تیری منطق دیکھتی ہے جس طرح آیات کو
اس نے کیا قرآن میں دیکھا نہیں اس بات کو
کھول دے تو جَعَلَ الآئِمَّةً کی بات کو
کس طرح نوعِ بشر کہتا ہے تو اس ذات کو
جو نہیں نورِ خدا اور ہر جگہ حاضر نہیں
کیسے ہو سکتا ہے وہ پھر رحمت اللعالمیں

تَعْبُو النُورَ الذِی اَنزَل ہے فرمانِ خدا
حکم اس میں نور کی طاعت کا ہے سب کو ملا
نور ہی وہ نور جو نورِ نبیؐ کے ساتھ تھا
اور ہے وہ نُوراً مُبِینَا اور ہے نُورِ رَبُّھَا
اور وَ مَن لَّمْ یَجعَل اللّٰہُ لَہٗ نُوراً بھی پڑھ
اَیُّھَا النورَ الْمُنِیْرُ و نُورُ لَا یَطفیٰ سے بڑھ

اَشْرَکَةُ الْاَرْض کی آیت سے بھی انکار کر
اور یہ نُورِ رَبُّھَا سے کون ہے ربِ دگر
ہے خدا ارباب کا رب اس پہ بھی کر لے نظر
رب اگر ہے مانتا تو نور سے کیسا مفر
یَطْفَعُو نُوْرَ اللّٰہ بِاَفْوَاھِھِمْ جو ہے لکھا
نور اپنے لغوی معنی ہی میں ہے وارد ہوا

اللہ نور السماء ہے صاف فرمانِ جلی
اور جو ہے یَجْعَلْ لَکُمْ نُوراً لَا تَمْشَونَ بِھی
اور جہاں آیات میں تعریف ہے اس نور کی
مقصد خالق تو اس سے ہے فقط نورِ نبیؐ
سینکڑوں آیات میں اس نور کا ہے تذکرہ
عقل انسانی سے ناممکن ہے اس کا تجزیہ

مولوی بولا کہ تم تطہیر کی لے لو مثال
اس کی حاجت تب ہے گر کچھ رجس کا ہو احتمال
رجس عارض تھا تبھی تطہیر ہے از ذوالجلال
نوعِ انساں اس سے بھی ثابت ہے خود احمدؐ کی آل
پھر قلندر نے کہا اے مولویءِ روسیاہ
ان حقائق کو فقط چھوتی ہے عرفاں کی نگاہ

www.khrooj.com

آیہءِ تطہیر میں ہے ذکر اہل البیت کا
خاندان پاک کا اس میں نہیں ہے تذکرہ
اس میں ان کا ذکر ہے جن کو ہوا عرفاں عطا
مِنِّی اَهْلَ الْبَیْت کا اعزاز ہے جن کو ملا
آلؐ پر اس کا نہیں امت ہی پہ اطلاق ہے
ہر بشر سلمان سا اس نص کا خود مصداق ہے

تیری منطق پا نہیں سکتی کلام اللہ کی تھاہ
اس لئے ہے لَا یُمَسَّهٗ کا وارد انتباہ
ان کی نوع کیا ہے یہ پا سکتی نہیں تیری نگاہ
اور ہیں اس قرآن کی نص میں ہزاروں انتباہ
جبکہ ہے رَطْبٍ وَّلَا یَابِسْ بھی فرمانِ جلی
اس سے تو ایٹم کا نسخہ ڈھونڈ دے اے مولوی

مولوی بولا کہ گر ہم مان بھی لیں ان کو نور
نور تو ہے روشنی اور روشنی ہے بے شعور
عقل علم و معرفت رکھنے سے یہ کوسوں ہے دور
روشنی اک عرض ہے اور یہ جواہر کے ظہور
عرض عاری علم سے اور علم اصل دین ہے
نور معصومینؑ کو کہنا تو اک توہین ہے

www.khrooj.com

بولا بیراگی کہ مت اے مولوی چکر چلا
اور خدا کو نور تو تسلیم کرتا ہے سدا
علم سے عاری ذرا خالق کو بھی کہہ کے دکھا
عرض خالق کو بھی کہہ دے نور ہے کیونکہ خدا
نور رب کو خود کہے جاتا ہے ، اس توہین کو
اور گناہ ہوتا ہے کہتے نور معصوؑمین کو

مولوی میں جانتا ہوں ہے یہ تیرا مدعا
استعارۃً انہیں ہے نور خالق نے کہا
اور ہے لفظ نور خالق نے ہدایت سے لیا
پھر خود اپنے نور سے کہنے کا یہ مطلب ہے کیا
اور خدا اک نور ہے اس نور کا پرتو ہیں یہ
کَشُّعَاعَ الشَّمْس سے اس ہی کی اقدس ضو ہیں یہ

مولوی بولا قلندر تو بڑا نقاد ہے
کون کہتا ہے کہ رب کی نور اک بنیاد ہے
نورِ خالق بھی نہیں جو عرض سے ایجاد ہے
جَعَلَ الظُّلَمَاتِ وَ النُّوْر اس کا اک ارشاد ہے
نور کا خالق ہے اللہ ، نہ کہ ہے وہ آپ نور
وہ عَلِیْمُ بِالصَدُوْر اور نور تو ہے بے شعور

بولا بیراگی کہ سن اے مولوی بے خبر
نورِ خالق سے کیا ہے تو نے دانستہ مفر
قدسیوں کے نور کی آیات پر کر لے نظر
پھر بتا ملکوت کی بنیاد ہے کس چیز پر
تم کتابوں میں تو جبرائیل کو کہتے ہو نور
اب یہ فتویٰ دے کہ جبرائیل بھی ہے بے شعور

اب ذرا تبدیلیءِ نوع کا بھی کر لے تجزیہ
اک صفت بڑھنے سے ہو جاتی ہے اک نوع کیا سے کیا
اب جماداتی صفت کی ماہیت سن لے ذرا
حجم ، طول و عرض اور اک جسم بے نشو و نما
اک صفت ہی کا اضافہ اس میں ہو جائے اگر
نوع بدل جائے گی ، ہو جائے گی یہ نوعِ دگر

ہر جماداتی صفت پہ اک بڑھے نشو و نما
اس میں ہوں گے پھر نباتاتی حقائق رونما
قوت نشو و نما بڑھنا پنپ لینا غذا
اک پنپنے کی صفت سے ہو گئی ہے نوع جدا
یہ سبھی صفتیں بھی ہوں اور ہو تحرک ساتھ ساتھ
پھر یہ نوع تبدیل ہو گی ہے یہ نوعِ حیوانات

اور اسی حیوان میں آ جائے اک صفتِ دگر
اک شعور اس کو عطا ہو اور ملے فکر و نظر
متصف انواعِ جملہ کی ہو صفتوں سے اگر
ہاں وہی ہے نوعِ انسان اور ہے یہ نوعِ بشر
اک صفت بڑھتی چلے گی نوع بدلتی جائے گی
اور عدم رویت سے وہ پھر نوعِ جن کہلائے گی

مولوی جی اب ذرا تم آلؑ پر کر لو نظر
اک صفت خود سے زیادہ مان لو ان کی اگر
آلِ احمدؐ پھر بھی ہو سکتے نہیں نوعِ بشر
شکل انساں میں ہیں یہ خالق کی مثلیں مستتر
اور حدوث و عرض سے یہ نور ہے بالکل اجل
گر خدا بالواسطہ کہہ دوں ، نہ ہو گا بے محل

مولوی جی میں تو ماہر ہوں تری ہر بات کا
دھوبی پٹڑا تو لگاتا ہے کبھی لغات کا
تیرے داؤ پیچ سے واقف ہوں کل حرکات کا
ترجمہ منطق سے کرتا ہے کبھی آیات کا
مکر میں لومڑ ہے تو اور چست بندر کی طرح
اور قیاسی دین ہے تیرا تو اکفر کی طرح

تیرے حربوں میں ہے اک حربہ جو ہے قرآن ہے
دوسری منطق ہے تیرے علم کا لوکان ہے
اور لغت ہی کے کلاجنگوں سے تیری شان ہے
ان لفافوں میں نہاں تو نطفۂ شیطان ہے
مجھ پہ واضح ہے تیری تقدیس اے تیرہ قدم
کھائی تھی گرگانِ یوسف نے تیرے سر کی قسم

مولوی کو جب پڑا اپنی ندامت کا خیال
اس نے سوچا آخری کیوں نہ چلوں دادا کی چال
پھر لگا دھیرے سے کہنے سن قلندر اک سوال
جھوٹ سچ کا فیصلہ دکھتا ہے اب مجھ کو محال
فیصلہ ممکن نہیں اس بحث میں تکرار میں
فیصلہ ہے اب قلندر دوڑ کی رفتار میں

پھر یہ جعفرؑ نے کہا اے پیکر جور و جفا
تو نہ حق مانے گا کیونکہ تو ہے مادر کی خطا
چار دن تھے عیش کے تیار ہو جا اب ذرا
لے کے پھر شمشیر حق اسلام ہے پھر آ رہا
تیری اس شعلہ بیانی پر بھی پڑ جائے گی ٹھنڈ
تیغ حق دیکھے گی یہ فہم و فراست کے گھمنڈ

www.khrooj.com

یا مولا کریمؐ

فلسفہ

لایا ہے عجب فلسفہ اس دور میں انساں
مرہونِ مظالم ہوئی مظلوم کی پہچاں
درجات کے حاصل کا مزاحم سے ہے امکاں
خالق کی رضاؤں میں رہا ظلم کا ساماں
کیا کفر کو حق ہے کہے ایماں ہے مجھی سے
اور ظلم کہے عدل کی پہچان ہے مجھی سے

فرعون کہے موسیٰ کی پہچان ہے اس سے
نمرود کہے شان خلیلان ہے اس سے
اور لات کہے کعبہ کا عرفان ہے اس سے
بولہب کہے مصطفویؐ شان ہے اس سے
کہہ سکتی ہے ذلت کہ یہ توقیر ہے مجھ سے
اور کہہ دے یزید عظمت شبیرؑ ہے مجھ سے

www.khrooj.com

ہر دور میں دو طاقتیں ابھریں تو بجا ہے
از روز ازل ان میں تضاد ایسا رہا ہے
حق باطل و ظلم عدل کا نت چرچا ہوا ہے
فرعون ہر اک موسیٰءِ دوراں سے لڑا ہے
یہ کفر ہے ، فرعون نے موسیٰ کو بنایا
سرورؐ نے ہے یہ مرتبہ بولہب سے پایا

ہو گا یہ غلط ظلم سے ہے عدل کی عظمت
موجب ہے یزید ، اس سے ہے شبیرؑ کی رفعت
اور شمر سے شبیرؑ کا ہے اوجِ شہادت
ہے ان کے مزاحم ہی سے عظمت کی حقیقت
اس سے تو خداوند کی پہچان ہے ابلیس
خالق کیلیئے موجبِ عرفان ہے ابلیس

گر ضد ہی میں اک چیز نکھرنے کا ہے ساماں
پھر لفظ رضی اللہ کے قابل ہے وہ شیطاں
کیونکہ وہ بھی خلاقِ دوعالم کی ہے پہچاں
ہے اس کے مزاحم سے بنا خالق امکاں
گر یہ رضی اللہ ہے تو وہ بھی رضی اللہ
اس پر لعن اللہ ہے تو اس پر لعن اللہ

اب دیکھنا تو چاہیئے یہ اصل حقیقت
ظالم کی تھی کیا ظلم کے دوران یہ نیت
اس ظلم سے بڑھ جائے گی مظلوم کی عظمت
اور ظلم سے پہچانے گی مظلوم کو خلقت
وہ ظلم اسے زندہ بنانے کیلئے تھا
یا اُس کا ستم ، اِس کو مٹانے کیلئے تھا

حالانکہ ان اضداد میں یہ راز چھپا ہے
اک ظلمت باطل ہے تو اک نورِ خدا ہے
اور نور اجالا ہے جو بجلی ہے ضیا ہے
پہچان میں یہ نور مددگار ہوا ہے
پوشیدہ تھے ظلمت میں کئی عصر کے فرعون
دکھلائے تو اس نور نے یہ کون ہے وہ کون

جو نورِ خدا موسیٰ کی تصویر میں آیا
اس نور نے فرعون کو فرعون دکھایا
یہ نورِ براہیم جب اظلام پہ چھایا
نمرود کو نمرود چتاؤں میں بنایا
جب نور ہوا شکل محمدؐ میں ضو افشاں
بوجہل کی بولہب کی ہونے لگی پہچاں

www.khrooj.com

ظلمت گہ عالم میں نہ خارج کا ہو گر نور
اس دور کوریدہ میں ہر اک چشم ہو مکفور
تاریکی میں پھر وحشی درندے رہیں مستور
پردے میں رہیں ظلم کے وہ ظالم و مقہور
نور آنکھوں کا خارج کا نہ گر راہ دکھائے
ظلمت کے رہیں دیدۂ بینا پہ بھی سائے

خارج کا حسیں نور ، یہ نورِ شہؑ خاور
انساں کو دکھاتا ہے حقائق کے یہ منظر
یہ سانپ ہے ، یہ رسی ہے ، یہ شیر ، یہ اژدر
ہے خرج ہی کے نور سے پہچان مقرر
جب نورِ حسینؑ ابن علیؑ دہر پہ چھایا
پھر لاکھوں یزیدوں کو یزید اس نے دکھایا

کروانا یہ پہچان تو ہے نور کی فطرت
بینا ہی کو یہ نور دکھاتا ہے حقیقت
اور کذب کی تشخیص ہے از نورِ صداقت
اور ظلم کی پہچان ہے از نورِ عدالت
وہ فلسفے اسلام کی جڑ کاٹ رہے ہیں
یہ کفر کے گھُن حق کا لہو چاٹ رہے ہیں

www.khrooj.com

اب وقت ہے پھر نورِ خدا جلوہ نما ہو
ظلمت کدۂ دہر میں پھر حشر بپا ہو
حق عدل سے اس ظلم کا تصویر کشا ہو
صاف آئے نظر شکل بشر میں جو چھپا ہو
پھر ظلم کے خیموں کی بھی کٹ جائیں طنابیں
چہروں سے یزیدوں کے الٹ جائیں نقابیں

انوارِ الٰہی سے دو عالم ہوں چکا چوند
پھر برق کلیمی کی فضاؤں پہ پڑے کوند
باطل کے پراتم کی پھٹے کفر سے پر توند
اور عدل سے چندھیانے پہ لے چشم ستم موند
ایمان مبارز ہو ابھی کفر کے رن میں
کتوں کی زباں بند ہو شمشیر زدن میں

اب وقت ہے عالم پہ ضیا باریءِ حق ہو
قدرت کا کرم ہو تو کرمگاریءِ حق ہو
اور بردِ عوالم پہ طلا کاریءِ حق ہو
کچھ ایسے ہی انداز میں تیاریءِ حق ہو
قرآں کے لب و لہجہ میں شعلے سے لپک جائیں
پھر کفر کے اصنام کے سینے بھی دھڑک جائیں

www.khrooj.com

ہر سمت میں چھا جانے کو جلوؤں کی گھٹا ہے
ہر شخص نظر آئے گا یہ کون ہے کیا ہے
کیا ظلم ہے کیا جور کیا اندازِ جفا ہے
فرعون ہے کیا ، کس میں کلیمی کی ادا ہے
اور اصل میں ڈھل جائیں گی انسان کی شکلیں
ظاہر ہوں گی بولہب کی ، شیطان کی شکلیں

حق خیبر طاغوت کی چولوں کو اکھاڑے
اور مرحبِ الحاد کو پھر رن میں پچھاڑے
اور ختم ہوں ابلیس کے جیون کے دیہاڑے
کونین پہ یوں کفر کا عفریت نہ دھاڑے
ہر سمت اجالوں سے دیوالی کا سماں ہو
ہر ذرے کی تائید میں خورشید جہاں ہو

جعفرؑ شبِ تاریک ہے کیوں چڑھتا نہیں چاند
لَو انجم عالم کی پڑی جاتی ہے اب ماند
ظلمت میں ہے مکار درندوں کی اچھل پھاند
آلام سے لبریز ہے عالم کی نبل ناند
دے مشعر خورشید مسرت کی نویدیں
اب ٹوٹ کے برسیں رگِ تعجیل سے عیدیں

یا مولا کریمؐ

منطق

نئی منطق سی اب تو آ گئی ہے
دو عالم کی خرد چکرا گئی ہے
کہ اک ظلمت سی ہر سو چھا گئی
جو خورشیدی حقائق کھا گئی
دیئے ہیں وسوسے عقل بشر کو
اور چندھیایا گیا ہے ہر بشر کو

کہا جاتا ہے سچائی یہی ہے
کہ علم غیب اک امر جلی ہے
اور اس سے ناشناسا آگہی ہے
اگر کوئی نبی ہے یا ولی ہے
کوئی اس علم کا حامل نہیں ہے
کہ عالم اس کا رب العالمیں ہے

www.khrooj.com

دلیل اس کی پھر اس منطق نے دی ہے
ہلاہل جو آئمہؑ کو ملی ہے
اگر وہ جانتے تھے زہر پی ہے
کہ یہ پھر تو سراسر خودکشی ہے
اور وہ تھے مطلع امر جلی پر
نہیں ہے خودکشی جائز کسی پر

یہی منطق کا ہے برہان اولا
یہی ملا کا ہے اک فارمولا
یہ تیرہ بخت انسانِ جھولا
رٹے جاتا ہے ابلیسی مقولا
حقائق کے تو ہیں مسحور منظر
تو کیا سمجھے یہ دورِ کور پرور

کہ جن کے پیار میں جب موت آئے
فنا ابدی حیاتی ساتھ لائے
شہادت کی حدوں میں کود جائے
شہادت زندگی قرآں بتائے
یہ ملا کی نظر میں خودکشی ہے
مگر یہ زندگی پر زندگی ہے

www.khrooj.com

کہ جن کی راہ میں مرنا شہادت
اور دے جاویدیت رنگ حقیقت
ہے صد آبِ بقا جن کی حقیقت
دوامی زندگی جن کی محبت
خود ان پر موت کا اطلاق کرنا
یہی تو جہل کی ہے موت مرنا

جہاں میں گر کسی نے زہر پی ہے
ہو وارد موت تو یہ خود کشی ہے
جہاں خود موت کو موت آ گئی ہے
وہاں تو زندگی ہی زندگی ہے
انہیں تھا علم ان زہروں میں کیا ہے
یہ مہلک ہیں یا اک آبِ بقا ہے

جہاں مومن پہ بھی اتنی عطا ہے
کہ عزرائیل اس سے پوچھتا ہے
کہ قبضِ روح میں تیری رضا ہے
ملے گر امر تب روح کھینچتا ہے
تری منطق یہاں کیوں چپ رہی ہے
رضائے قبضِ ارواح خود کشی ہے

اگر ہے عقل تو قرآن دیکھو
اور اس میں کُلُّ شَیٍٔ فَان دیکھو
اور استثنا کا بھی اعلان دیکھو
ہے مستثنیٰ رخِ رحمان دیکھو
یہ چودہ نور ہی وجہہ خدا ہیں
فنا ہے سب پہ ، یہ وقف بقا ہیں

یہی محفوظ ہیں دست فنا سے
ہمیشہ ہیں یہ فرمانِ خدا سے
یہ بالیدہ سدا دست قضا سے
منزہ ہیں سدا آب و ہوا سے
یہاں تو موت بیت عنکبوتی
ابلتی ہے تو حَیُّٔ لَا یَمُوتِی

ہیں کتنے پھسپھسے تیرے دلائل
کسے تو ان سے کر لیتا ہے قائل
کھڑے کر دے تو جتنے بھی مسائل
چھپا سکتا ہے تو ان کے فضائل
یہ لا علمی ہے یا یہ خود کشی ہے
یہاں تو موت کو ہچکی لگی ہے

www.khrooj.com

یہاں تو نوک خنجر زندگانی
یہاں تو گرتے پتھر زندگانی
یہاں نوک سناں پر زندگانی
یہاں شمشیر اکفر زندگانی

یہاں بہتے لہو میں زندگی ہے
یہاں کٹتے گلو میں زندگی ہے

یہاں جام ہلاہل زندگانی
یہاں بجتے جلاجل زندگانی
یہاں قید مسلسل زندگانی
یہاں رسی کے کس بل زندگانی

یہاں چمکیلی تلواروں میں جیون
یہاں بے رحم دیواروں میں جیون

چھڑی سے چھو یہ لب جائیں تو جیون
سموں سے جسم دب جائیں تو جیون
کلیجے منہ میں چب جائیں تو جیون
سناں پر سر جو پھب جائیں تو جیون

یہاں محظوظِ کن ہے ، بیقراری
یہاں مظلومیت بھی اختیاری

یہ الٹی کھوپڑی والے وہابی
یہی ابلیس زادے یہ لہابی
شریعت میں انڈیلے ہیں خرابی
مگر کب مانتے ہیں بوترابی
اے جعفرؑ گر یہ ملو اب اڑیں گے
تو لعنت کے سدا جوتے پڑیں گے

قطعہ

آلِ احمدؐ کے فضائل پہ جہاں کہتا ہے
شیعہ غالی ہیں انہیں رب سے ملا دیتے ہیں

ہم بھلا کون انہیں رب سے ملانے والے
حق تو یہ ہے ، وہ ہمیں رب سے ملا دیتے ہیں

......☆......

یامولا کریمؐ

اِجتہاد

سرورِؐ کونین کا جس دن ہوا تھا انتقال
چل گیا تھا کفر بھی جمہوریت کی ایک چال
حسبنا کے رنگ میں تھی اجتہادی قیل و قال
مجتہدوں کو سقیفہ میں پڑا اپنا خیال
ایسے موقعے ہاتھ میں آتے نہیں ہیں روز روز
ایسا یکطرفہ الیکشن تھا رہا کفر ان اپوز
(Unoppose)

اپنی عصبیت کے بل پر تھا الیکشن کا چناؤ
اور صداقت پر رہا جبر و تشدد کا گھیراؤ
جل چکا تھا حق کے حق داران کے در پر الاؤ
بحر انس و آدمیت کا مڑا اک دم بہاؤ
رائے عامہ سے مرتب ہو گیا دین خدا
اور ہوئی جعلی حدیثوں میں حقیقت مبتلا

www.khrooj.com

ختم کرنا چاہتے تھے یہ حیا کی احتیاج
اور کسی منصوصِ قدرت پیشوا کی احتیاج
ختم کرنا چاہتے تھے یہ خدا کی احتیاج
اور امامؑ حق کی ، دین کبریا کی احتیاج
منطقی تفسیر پر کیں حاشیہ آرائیاں
نورِ خالق پر چڑھا دیں انس کی پرچھائیاں

اور حدیثوں کا بدل سمجھا گیا اپنا قیاس
اور سند میں قولِ باطل کے نکالے اقتباس
جھٹ سے پہنایا گیا انوار کو بشری لباس
دین حق میں کفر کی لائے وہ جمہوری اساس
اقتداروں کی جفا سے راہنما ڈھونڈا گیا
اور کتابوں کی کھدائی سے خدا ڈھونڈا گیا

اجتہادی رنگ میں ایسی رنگی ہر ایک چیز
حق کو جھٹلانے پہ منطق بن گئی ان کی کنیز
اجتہادی جنگ میں تھے کفر و حق دونوں عزیز
پھر تو ناممکن ہوئی مظلوم و ظالم کی تمیز
اجتہادی فیصلے مظلوم و ظالم ایک ہیں
زانی و ابن زنا ، ملعون و فاسق نیک ہیں

www.khrooj.com

مشتبہ آیات سے ان کی ہمیشہ گانٹھ جوڑ
اجتہادی ذہن کے فتووں میں عقلی جوڑ توڑ
اجتہادی فکر سے آیاتِ حق کی توڑ پھوڑ
اپنے ہی انداز میں دین خدا کی توڑ موڑ
اپنے ہر اک فعل کو بتلایا خالق کی رضا
دی غلط فتووں سے بھی عالم کو فتووں سے جزا

اجتہادی چال نے ناقص گنا قرآن کو
ایک ھوّا سا بنا کر رکھ دیا رحمان کو
فعل میں مجبور ثابت کر دیا انسان کو
اور معاشی رنگ میں بیچا گیا ادیان کو
مہمل و نافہم تک کہتے رہے آیات کو
مسجدوں میں قید کر ڈالا خدا کی ذات کو

خود ہدایت کی حسیں مسند پہ بیٹھا اجتہاد
دین فطرت کے عقائد کو کیا وقف فساد
فیصلے ہونے لگے احکام شرعی کے تضاد
عقل کے بل پر کیا اسلامیت کو خیر باد
مرجع عالم کی صورت جم گئے اسلام پر
دین حق کو کر دیا قائم فقط اوہام پر

www.khrooj.com

یہ رہا پروان چڑھتا ظلم کی آغوش میں
سجدہ زن ہوتا رہا یہ عصر کی پاپوش میں
پھر یہ فتویٰ دے رہا تھا مسندوں پر جوش میں
رنگ توحیدی دکھاتا تھا بت خاموش میں
سلطنت کی چاپلوسی کی فقط تنخواہ پر
کھینچ لایا دین حق کو ظلمتوں کی راہ پر

اس ہی پہ موقوف عالم کی ہدایت ہو گئی
ان کی مرہونِ فتاویٰ حق کی عظمت ہو گئی
لی خدا کی جانشینی ، گم حقیقت ہو گئی
ختم قَوْمٍ ھَاد کی اک دم ضرورت ہو گئی
اس کے زیر پا رہی پھر مسند پیغمبری
ہو گئی ریشہ دوانی سے معطل داوری

اس کے احکامات کی زد میں کنوز اِتقیٰ
اور ہوئے مستوجب دار و رسن اہل خدا
اور کبھی نواب اربعہ پر بھی فتووں کی سزا
اہل حق اس اجتہادی ظلم میں نت مبتلا
غیبت سرکاؑر سے پایا وہ ناجائز مفاد
سب کا سب کچھ بن گیا ابلیسیت کا اجتہاد

www.khrooj.com

منہ میں جو آتا بکے جاتے خدا کے نام پر
ظلم ہر کرتے تھے دین کبریا کے نام پر
خود حدیثیں باندھتے حق کی بقا کے نام پر
خمس بھی حاصل کیا ربِ علیٰ کے نام پر
اوڑھ کر حق کا لبادہ یہ تھے باطل کے ممد
سونپ کر خود کو نیابت بن گئے یہ مجتہد

ذہن انسانی میں ڈالا ایک ابلیسی فتور
کر دیا جائز نبیوں سے گناہوں کا صدور
جن سے خالق نے کیا تھا رجس ابلیسی کو دور
ان کی معصومی پہ ڈاکہ ڈالتے تھے بے شعور
تفرقہ پردازیوں میں قتل کو جائز کیا
ان کے عقل و فہم پر ابلیس ہنس کر رہ گیا

عقل نے فوقیتیں پائیں خدا کے امر سے
اور یہ منطق بڑھ گئی خود کبریا کے امر سے
مل گئی سبقت خرد کو مصطفیٰ کے امر سے
ارتداد آ ہی گیا رب علیٰ کے امر سے
حق اولوالامر حقیقی کا چھپا کر رہ گئے
یہ فقط اعمال بغلوں میں دبا کر رہ گئے

www.khrooj.com

اب یہ ساری قوم کو پیہم لڑا کر شاد ہیں
سب کو جمہوری چتاؤں میں جلا کر شاد ہیں
اجتہادی کفر سے پینگیں بڑھا کر شاد ہیں
اہلِ حق پر کفر کے فتوے لگا کر شاد ہیں
تھور خوردہ اک طرف اسلام کی بنیاد ہے
اور فروعی مسئلوں میں زندگی برباد ہے

دیں فروشی ہی فقط ہے مطمعِ فکر و نظر
یہ سدا بکتے رہے ہیں اہلِ زر کے ہاتھ پر
ان کی اسلامی مدیں ہردم رہیں محتاجِ زر
یہ رہے معصوم خیر و شر خدا کو سونپ کر
یہ رہے اپنے فضائل میں سدا رطب اللسان
اور نہ کہہ پائے حقوقِ ہادیٔ عصروالزماں

ان کا تعجیل فرج سے روکنا ہے مدعا
یہ خروجِ شاہِ امکاں کی نہ کرنے دیں دعا
دشمنی جانے انہیں ہے وقت کے ہادی سے کیا
اپنے محسن سے عداوت ظلم کی ہے انتہا
ظلم کی ضد میں اب آئے گا وہ عدلِ جاویداں
عدل کے انداز میں ہوں گے طلسم کن فکاں

قتل ہوں گے تیغِ حق سے مجتہد اسی ہزار
اجتہادی سینکڑوں لاشے رہیں گے وقف دار
منتقم مظلوم کا آئے گا لے کر ذوالفقار
پھر عبا کے بل سے نکلیں گے وہابی سوسمار
ورطہءِ قانون میں ڈوبے گا ہر کفر و عناد
پھر عدالت کے کٹہرے میں کھڑے گا اجتہاد

گر توحد میں ہو شدت پھر وہی الحاد ہے
فکر میں گہرا توحد کفر کی بنیاد ہے
مجتہدانہ سمجھ ابلیس کی ایجاد ہے
سب سے پہلا وہ موحد ، اس کی یہ اولاد ہے
سب کی نظروں میں ہے وہ ابلیس کا چال اور چلن
وہ کتاب اللہ میں ہے ایک نٹ کھٹ سا وِلن

جعفرؑ اب اس اجتہادی بت کو بھی توڑے گا عدل
کفر اور طغیان باطل کا بھی سر پھوڑے گا عدل
اور معاشرتی نظاموں کا بھی رخ موڑے گا عدل
ظالم و فاسق کو بھی ہرگز نہ اب چھوڑے گا عدل
ختم ہو گا دہر سے ابلیس زادوں کا فساد
نورِ حق کی ضو سے جل کر راکھ ہو گا اجتہاد

www.khrooj.com

یامولاکریمؐ

نور

صاف ہے آیات میں سب کا خدا اک نور ہے
اَللّٰہُ نُورُ السَّمَاء قرآن میں مسطور ہے
نور کیا ہے عقل کی حد سے یہ کوسوں دور ہے
ان حقائق پر تو خود عقل بشر مجبور ہے
نوعیاتی بحث میں تم ذہن الجھاتے ہو کیوں
ایک واضح بات کو بحثوں میں دھندلاتے ہو کیوں

جب خدا نور السماء ، ملکوت بھی نور السماء
کیا کرے عقل بشر انوارِ حق کا تجزیہ
تیری منطق کے ہوں تدریجی دلائل گر بجا
قدسیوں کی نوع نوری کا بھی کر دو فیصلہ
نور ہیں ملکوت و خالق اور وہ نور نیک ہے
تو بتا پھر خالق و ملکوت کی نوع ایک ہے

www.khrooj.com

کس طرح نوعِ حقیقی سے ہیں یہ انوار ایک
خالق و مخلوق کی ہے کس طرح منجدھار ایک
کس طرح ہیں آلِ اطہر اور یہ بد کردار ایک
خاک ہونے سے ہیں پھر کیا کوزہ و کمہار ایک
خاک کی تدریج میں مضمر ہے کیا نورِ خدا
نور کی تدریج ، اک ملکوت ، اک خود کبریا

نور کا مطلب کتابوں میں تمہاری ، روشنی
متصف اس سے فقط کرتے ہو تم تابندگی
اور دلائل میں تمہارے ہے یہی تیرہ شبی
اس صفت ہی سے ہو تم گر منکر نورِ نبی
جب وہ نورِ پاک تھے ، روشن نہ تھے وہ کس لئے
روشنی جب نور سے دیتے ہیں مٹی کے دیئے

جب فرشتے نور ہیں اور نور رب العالمیں
دوشِ انساں پر جو بیٹھے ہیں کراماً کاتبیں
دوشِ انسانی پہ کیوں روشن نہیں نورِ مبیں
یہ چمکنے کی صفت کیا ان فرشتوں میں نہیں
خاک اور یہ روشنی ہیں اصل دونوں بے شعور
ذی شعور ہے پھر بھی انساں اور فرشتوں کا ہے نور

www.khrooj.com

نار بھی جیسے جلانے کی صفت سے نار ہے
نار کی تابیدگی میں نور آتش بار ہے
نوعِ جناتی جو اس آتش کی پیداوار ہے
آتشیں مخلوق کا آتش فشاں کردار ہے
جس شجر کو مسکن جنات ٹھہراتے ہیں وہ
نارِ جناتی سے کیا دنیا میں جل جاتے ہیں وہ

دیکھئے از روئے قرآں اب ذرا شیطان کو
نار کہتا ہے اسے ، خود دیکھئے قرآن کو
جب کبھی گمراہ کرتا ہے یہی انسان کو
کیا جلن محسوس ہوتی ہے بشر کی جان کو
کیوں بھسم کرتا نہیں انساں کو جسم آتشیں
جسم انسانی پہ پھر کیوں آبلے پڑتے نہیں

خاک کو بخشا ہے خلاقِ دو عالم نے شعور
ورنہ نورِ علم کا ہوتا نہ انساں سے ظہور
نار سے ہوتا نہیں جیسے جلانے کا صدور
روشنی دیتا نہیں جیسے فرشتوں کا بھی نور
ہاں اسی انداز میں ظاہر ہوا نورِ نبیؐ
جیسے جبرائیل بھی آیا تھا بن کر آدمی

نور کیا ہے؟ دیکھئے یہ نقطۂِ عرفان ہے
نور اک جملہ تضاد اوصاف کا میلان ہے
خاک کیا سمجھے بھلا اس نور کی کیا شان ہے
نور میں جاویدیت ہے ، نور میں برہان ہے
نور کی عظمت پہ اطفال تخیّل دنگ ہیں
نور گو بے رنگ ہے پر اس میں ساتوں رنگ ہیں

نور میں تخلیق ہے اور نور میں خلقت بھی ہے
نور میں ٹھنڈک بھی ہے اور نور میں حرقت بھی ہے
نور میں خشکی بھی ہے اور نور میں حدت بھی ہے
نور میں رویت بھی ہے اور اک عدم رویت بھی ہے
نور میں طاقت بھی ہے اور نور برقی رو بھی ہے
نور میں جلنا بھی ہے اور نور میں اک ضو بھی ہے

(۱)......Will Power

نور میں اک قِدم ہے اور نور میں جدت بھی ہے
نور وِل پاور (۱) بھی ہے اور نور عملیت بھی ہے
نور اک نقطہ بھی ہے اور نور میں وسعت بھی ہے
نور خود حافظ بھی ہے اور نور میں عصمت بھی ہے
نور لفاظی بھی ہے اور نور اک ابجد بھی ہے
نور خود محمود ہے اور نور خود احمدؐ بھی ہے

نور خود ساجد بھی ہے اور نور خود مسجود بھی
نور خود محدود ہے اور نور لا محدود بھی
نور میں تیخِ بھی ہے اور زندگی مفقود بھی
نور خود عابد بھی ہے اور نور خود معبود بھی
نور دور از فکر بھی اور نور زیرِ از لمس بھی
نور اک واللیل بھی اور نور اک والشّمس بھی

نور میں برقی توانائی کی سی حدت بھی ہے
نور میں اک ایٹمی جوہر کی سی طاقت بھی ہے
نور کے بکھرے ہوئے دھاروں میں اک وحدت بھی ہے
نور میں خالق بھی ہے اور نور میں خلقت بھی ہے
نور جس پیکر میں چاہے ڈھل کے پا جائے نمود
نور جس صورت میں چاہے نامیہ کر دے وجود

نور خود پردہ بھی ہے اور نور پردوں میں نہاں
نور اک خاموشیت ہے نور اک ناطق زباں
نور اک جلوہ بھی ہے اور نور اک آتش فشاں
نور ہوش آور بھی ہے اور ہوش پر کوہِ گراں
نور خود ہے پالتا اور نور خود پلتا بھی ہے
نور اڑ جاتا بھی ہے اور نور خود چلتا بھی ہے

www.khrooj.com

نور اک قہر خدا اور نور اک منان بھی
نور جبار ازل اور نور اک رحمان بھی
نور اک آیت بھی ہے اور نور اک قرآن بھی
نور اک مومن بھی ہے اور نور اک ایمان بھی
نور نے جعفرؑ کو شانِ حق میں گویا کر دیا
پھر خرد کی سیپ کا منہ موتیوں سے بھر دیا

قطعہ

جب تلک غیب رہے فجر کا مصداق رہے
جب طلوع ہو تو اسے شمس ضُحیٰ کہتے ہیں

ہو نمودار پسِ عرش تو والنجم ہے وہ
اور ہو قائم تو زمانے کی بقا کہتے ہیں

......☆......

www.khrooj.com

یا مولا کریمؐ

غنا

جو کچھ بھی اس جہاں میں ہے تخلیق ہو چکا
تخلیق جو ہے رب نے یا مخلوق نے کیا
ہر چیز کے بنانے میں اک حق تھا مدعا
حق کے عمل پہ لانا ہی ان کا بجا ہوا
یہ بات جو کہ حاملِ عرفاں صفات ہے
میرے قلندرانہ تفکر کی بات ہے

تصویر کی جہاں میں مسلم ہے دو رخی
شمشیر ساختن میں بھی دو رخ کی بات تھی
اک رخ کہ جس سے دشمن دینی کی کشتگی
شمشیر کے بنانے کا مقصد بھی تھا یہی
اور دوسرا جو رخ ہے سراسر حرام ہے
وہ قتل مومنین یا قتل امامؑ ہے

ہے کفر و شرک اس کو اٹھانا فساد میں
اور روحِ بندگی ہے چلانا جہاد میں
ہے انتہائے ظلم یہ ذاتی عناد میں
اور مصلح عظیم ہے ، یہ ارتداد میں
ہر شئے محل کار سے حل و حرام ہے
یہ فیصلہ تو مصرفِ کل پر تمام ہے

ہے خیر و شر کا جیسے بشر سے بھی احتمال
کرنا کبھی حرام تو کرنا کبھی حلال
ہر چیز پر یہ فطرتِ انساں ہوئی ہے دال
ہر چیز میں نہاں ہیں یہی نیک و بد خیال
ہر شئے فعالیت میں گناہ و ثواب ہے
ہر چیز کے سوال کا انساں جواب ہے

انسان بھی برا ہے جو صحبت بری ملے
ہے علم بھی برا جو ہدایت بری ملے
ہے زہد بھی برا جو ریاضت بری ملے
اسلام بھی برا ہے جو نیت بری ملے
وہ معرفت بری ہے کہ جس میں فساد ہو
ہے رائیگاں جو مال کی خاطر جہاد ہو

www.khrooj.com

لیکن بذات خود کوئی خلقت بری نہیں
ہے علم اصل دیں جو ہدایت بری نہیں
ہر چیز ہے مباح گر صحبت بری نہیں
ہے قتل بھی ثواب جو نیت بری نہیں
یہ فیصلہ ہے فطرتِ دین عزیز کا
کلیہ یہی ہے اچھے برے کی تمیز کا

داؤد تھے جو حمد خدا میں غزل سرا
تعریف ان کے لحن کی کرتا ہے کبریا
وحش و طیور جبل بھی لیتے تھے خود مزا
وہ حسنِ صوت ، سوزِ طرب ، لطف جذب کا
محویت اور جذب وہ الحان و بے خودی
موسیقیت کا رنگ یسبحن بالعشی

زبور کا وہ حسن وہ منظومیت کی شان
داؤد کا وہ طرز و ترنم حسیں بیاں
اور وجد میں وہ جھومتے کہسار ، ہر چٹاں
وہ راگ اور وہ سُر جو صداقت کی ترجماں
اس راگ کو خدا نے عبادت دیا قرار
تسبیح میں غنا پہ ثنا خواں ہے کردگار

www.khrooj.com

طالوت کا وہ قصر وہ دربار لا جواب
جس میں کھلے ہوئے تھے وہ موسیقیت کے خواب
داؤد کی وہ گود میں اک بربط و رباب
ذکر خدا وہ سازوں کی سنگت وہ پر شباب
سنگیت اور سروں کا وہ اک درجۂ کمال
قرآں کی جس پہ نص ہے کہ سَخَّرْنَا لِلْجِبَال

منسوب ہے نبی کی طرف حمد میں غنا
تعریف ان کے فعل کی کرتا ہے خود خدا
فعل نبی سے گویا غنا مستحب ہوا
تسبیح کہہ رہا ہے اسے آپ کبریا
کیونکہ ہوئی ہے حمد و مناجات مستحب
ہے اس لئے یہ راگ کی سوغات مستحب

جائز ہے جبکہ حمد خدا میں یہی غنا
واجب ہے کرنا ذکر شہنشاہِ کربلا
ماحول مجلسوں کا ہے سوز و گداز کا
جائز ہے ان میں راگ سے ہوں مرثیہ سرا
راگوں کی بندشوں میں ہوں مرثیہ خوانیاں
رقت سے پر سروں میں کریں نوحہ خوانیاں

www.khrooj.com

آلاتِ مبکیہ ہیں یہ نقارہ و رباب
شہنائیوں کی گونج ، یہ سینے میں اضطراب
گھڑیال کی صدا پہ جو ماتم ہو لاجواب
ایسی عبادتوں کا تو کوئی نہیں جواب
لیکن نہ اس میں جذبۂ لطف و سرود ہو
تم سے نہ ان میں کھو کے خوشی کا صدور ہو

رقت ہو چشم تر ہو اور دل میں ہو شورِ غم
پھر راگ کا گداز ، سروں کا ہو زیر و بم
خونِ جگر بہانے پہ تل جائے چشم نم
یہ تو ہے اک عبادت عظمیٰ خدا قسم
جائز ہیں راگ و ساز یہ ذکر امامؑ میں
یہ ہیں اگر حرام تو ذکر حرام میں

ملا کی فکر میں ہیں حدیٰ خوانیاں روا
شادی بیاہ میں جائز و رائج کیا غنا
اور آخرت کے ذکر میں تغبیر کہہ دیا
اور ہو جہاں یہ ذکرِ شہنشاہؑ کربلا
لَهوَ الْحَدِيث کہہ کے غنا کر دیا حرام
موسیقیت کو دے دیا لہو و لعب کا نام

www.khrooj.com

جعفرؑ یہ اجتہاد جو صوت الحمار ہے
اس کو ازل سے مقصد حقا سے خار ہے
ان کی یہ فکر شوم تو لعنت فگار ہے
ان کا تو حق پہ فتوے لگانا شعار ہے
سمجھے یہ کس طرح شہؑ یزداں صفات کو
سمجھا نہیں جو فکر قلندر کی بات کو

قطعہ

احیائے ذکرِ قائمِ آلِؑ عبا کرو
طرز جدید پر ذرا ذکر خدا کرو

سادانیوں کے لٹنے کا گر دل میں درد ہے
تو پھر امامؑ عصر کو پیہم دعا کرو

......☆......

www.khrooj.com

یا مولا کریمؐ

عشق

اے دوست تجھے آلِ محمدؐ سے ہے الفت
کیا واقعی ہے اس تیرے جذبہ میں صداقت
یہ عشق کا دعویٰ ہے کہ اندازِ عقیدت
غالب ہے تیرے عشق میں کیا رنگ مؤدت
کیا عشق کی آتش میں تجھے آیا ہے جلنا
سیکھا ہے بھلا شمع صفت تو نے پگھلنا

یہ عشق مجازی پہ نظر کر کے بتانا
کیسا تجھے مسلک ہے وفاؤں کو بنانا
کس شان سے ہے عشق کی اس راہ پہ جانا
اس عشق کے پیمان کو ہے کیسے نبھانا
کیا تم بھی کبھی حلقۂ طفلاں میں گھرے ہو
مجنوں کی طرح دشت میں آوارہ پھرے ہو

www.khrooj.com

کیا تو نے بھی ہے عشق میں آرام گنوایا
سر ناقہءِ لیلیٰ کا ہے قدموں میں جھکایا
پتھراؤ میں محبوب کو ہے تو نے بلایا
الفت کا کوئی عہد بھی ہے تو نے نبھایا
ٹھہرایا ہے محبوب کبھی پیار کا گاؤں
تو نے بھی ہیں چومے سگ محبوب کے پاؤں

فرہاد کی صورت کبھی خسرو سے لڑا ہے
تو درد سے معمور چٹانوں میں کھڑا ہے
تیشہ تیرا سنگلاخ چٹانوں پہ پڑا ہے
کیا جوئے لبن تو بھی بہانے پہ اڑا ہے
یہ بھی کبھی سوچا ہے؟ تو سچا ہے کہ جھوٹا
کیا صدمۂ شیریں سے ترا سر بھی ہے پھوٹا

رانجھے کی طرح تیرے بھی کانوں میں ہیں بالے
پھوٹے ہیں کبھی تیرے بھی ان پاؤں کے چھالے
اور عرش سے ٹکراتے ہیں تیرے کبھی نالے
سودائی تجھے کہتے ہیں کیا دیکھنے والے
کیا عشق میں گھر اپنے جلانے پہ اڑے ہو
صحراؤں کی حدت میں کبھی ننگے کھڑے ہو

www.khrooj.com

تپتے ہوئے صحراؤں میں دم توڑا ہے تو نے
اور خارِ مغیلاں سے بھی دل جوڑا ہے تو نے
اور عشق میں اک لقمۂ تر چھوڑا ہے تو نے
دریائے سماجی کا بھی رخ موڑا ہے تو نے
کیا عشق کے اس راوی کا تو بھی ہے شناور
دریا میں کبھی اترا ہے تو کچے گھڑے پر

بیراگی بنے ہو کبھی بن باس ہوا ہے
اس عشق میں تو حال سنیاس ہوا ہے
اس عشق کا تجھ کو کبھی احساس ہوا ہے
یہ جذبۂ حق تیرا بھی مقیاس ہوا ہے
برسا ہے کبھی ٹوٹ کے تقدیس کا ساون
عصمت سے تری دور ہیں کیا وقت کے راون

انگلینڈ کے شہنشاہ نے جب عشق چرایا
ٹھکرا کے حکومت کو محل سے نکل آیا
پیلس نہ بکنگھم کا بھی نظروں میں سمایا
ہر چیز کو ٹھکرایا تو محبوب کو پایا
دنیا کی وجاہت کو کبھی چھوڑا ہے تو نے
دل حلقہءِ احباب کا بھی توڑا ہے تو نے

www.khrooj.com

جس عشق کا دعویٰ ہے تجھے اس سے علیٰ ہے
یہ عشق ہوس خیز ہے ، وہ عشق خدا ہے
کیوں عشق کا دعویٰ اے میرے دوست کیا ہے
تو عشق میں عشاق سے تلنے پہ تلا ہے
اس عشق حقیقی کی ہر اک گام کٹھن ہے
اس سیج کے سجنے میں بھی کانٹوں کی چبھن ہے

خود بیٹے کی گردن پہ بھی خنجر ہے چلایا
تنہا کبھی ناموس کو صحرا میں رلایا
ہے جلتی چتاؤں میں کبھی خود کو گرایا
اور دست زلیخا سے ہے دامن بھی چھڑایا
تقدیس کے بدلے کبھی سولی پہ چڑھے ہو
اور وقت کے چوراہے پہ مبروص پڑے ہو

اس عشق میں پتھر کبھی کھاؤ تو کرو عشق
ناموس کو صحرا میں جو لاؤ تو کرو عشق
دامن کو زلیخا سے چھڑاؤ تو کرو عشق
خنجر رگِ گردن پہ چلاؤ تو کرو عشق
اور جسم سے کیڑوں کو غذا دو تو کرو عشق
اور تیروں کی بارش میں دعا دو تو کرو عشق

www.khrooj.com

آنکھوں کو سفید عشق میں کر لو تو کرو عشق
اس عشق کی تقدیس پہ مر لو تو کرو عشق
اسپانِ مظالم سے بکھر لو تو کرو عشق
آئینۂِ عصمت میں سنور لو تو کرو عشق
ہو جاؤ اگر وقف شہادت تو کرو عشق
سولی پہ بھی ہو رنگ صداقت تو کرو عشق

ہر غم میں قدم اپنے سنبھالو تو کرو عشق
دامن کو سمندر میں بچا لو تو کرو عشق
اور خود کو جو مچھلی سے نکالو تو کرو عشق
اور منہ میں انگارے کبھی ڈالو تو کرو عشق
اوتاد سے بے خوف بھی ہو لو تو کرو عشق
سچ حلقۂِ ثعبان میں بولو تو کرو عشق

لو اپنے جواں بیٹے کی میت تو کرو عشق
گر جھیل لو آرے کی شہادت تو کرو عشق
اور جان لو دنیا کی حقیقت تو کرو عشق
قبضے میں ہو گر فطری محبت تو کرو عشق
کھنچوانے میں گر کھال خوشی ہو تو کرو عشق
از کشتن اطفال خوشی ہو تو کرو عشق

www.khrooj.com

خوں بیٹے کا چہرے پہ بھی مل لو تو کرو عشق
سینے سے کبھی برچھی کا پھل لو تو کرو عشق
جلتے ہوئے خیموں سے نکل لو تو کرو عشق
اور پیاس میں گھوڑے پہ سنبھل لو تو کرو عشق
اور پشت پہ بیمار اٹھا لو تو کرو عشق
آنکھوں سے لہو دل کا بہا لو تو کرو عشق

محبوب کی راحت سے ہو راحت تو کرو عشق
محبوب پہ مرنے کی ہو ہمت تو کرو عشق
محبوب کے رنگوں کی ہو رنگت تو کرو عشق
ہو ہجر کا ہر لمحہ قیامت تو کرو عشق
محبوب کی غربت کا ہو ارماں تو کرو عشق
غم اس کا ہو گر حشر بداماں تو کرو عشق

محبوب کے ہر غم میں ہو شرکت تو کرو عشق
اک درد کا طوفان ہو فرقت تو کرو عشق
پھٹ جائے جگر ایسی ہو رقت تو کرو عشق
اک حشر کی صورت میں ہو غیبت تو کرو عشق
خونناب سے آنکھیں جو بھری ہوں تو کرو عشق
اور پتلیاں راہوں پہ دھری ہوں تو کرو عشق

www.khrooj.com

بیدار ہو دن رات جو رہنا تو کرو عشق
ہر طعنہ زنی دہر کی سہنا تو کرو عشق
ہو دجلۂ خوں آنکھوں سے بہنا تو کرو عشق
تیروں میں بھی حق بات ہو کہنا تو کرو عشق
ہو لذتِ آلام کی مستی تو کرو عشق
ہو جرأت دندان شکستی تو کرو عشق

ورنہ فقط عشاق کو ہر وقت دعا دو
اس عشق کے دعوے کو تخیّل سے اڑا دو
اور عشق کے پندار تہہ دل سے بھلا دو
اس عشق کے آگے سر تسلیم جھکا دو
اس عشق کے ہر راز کا کھلنا نہیں اچھا
عشاق سے اس عشق میں تلنا نہیں اچھا

جب عشق مجازی سے بھی ہے عشق ترا پست
ملتی ہے کہاں تجھ کو بھلا منزل سرمست
وہ جس میں کہ طوفانِ مصائب ہیں زبردست
ہوتی ہے جہاں آگ کے دریا میں ہر اک جست
جعفرؔ ابھی عشاق کی نعلین اٹھاؤ
تم طفل ہو مکتب کے سر دشت نہ آؤ

یا مولا کریمؐ

ابلیس زادے

حضرتِ ابلیس جب منظورِ یزداں ہو گیا
اپنے تخریبی عناصر میں نمایاں ہو گیا
اپنی دھوکہ بازیوں سے حشر ساماں ہو گیا
قدسیوں سے یوں شرارت کی کہ شیطاں ہو گیا
عرض کی خالق تری ہستی ہمیشہ پاک ہے
اب تیرے اس خاک کے پتلے میں رکھا خاک ہے

میں موحد ہوں کہ جھکتا ہوں تری ہی ذات کو
کیوں سنوں میں غیر کے سجدے کی مشرک بات کو
اعلیٰ حضرت جب سنا ہے تیرے احکامات کو
سچ تو یہ ہے ٹھیس پہنچی ہے مرے جذبات کو
بارگاہِ ایزدی میں ہے یہ میری استدعا
مجھ کو بھی کچھ خدمت آدم کا ہو موقعہ عطا

www.khrooj.com

اذنِ شرکت ہو مجھے آدم کی اس اولاد میں
میں بھی کچھ شامل رہوں تیری حسیں ایجاد میں
مجھ کو کچھ مہلت تو دے اس حلقہءِ الحاد میں
دیکھ لوں کتنا یہ پکا ہے تمہاری یاد میں
میں کروں اس پر عمل کچھ اپنے نسخہ جات کا
تجربہ اس پر ہو ابلیسی مجربات کا

تب کہا خالق نے جا اے پیکر اظلام و شر
جاؤ شَارِکْھُم فِی الْاَموَال وَ اَولَادِ بشر
تو ہے اس آدم کی نسلوں میں شریک اور ہم سفر
تو انہیں بہکا تمامی لشکروں کو سونت کر
تیرے ہتھکنڈوں میں آئیں گے نہ میرے مخلصین
اپنے بندوں کیلئے کافی ہے رب العالمین

ہنس کے بولا بھولا بھالا ہے تو اے میرا خدا
تو نے ہے اولادِ آدم میں مجھے شامل کیا
دیکھنا اب حشر تم اس حضرتِ انسان کا
مجھ سے بچ سکتا نہیں تیرا چہیتا لاڈلا
دیکھنا پیدا کروں گا اس سے میں لاکھوں یزید
ہو گی اس مٹی کے پتلے کی سدا مٹی پلید

پھر دیا خالق نے یہ ابنائے آدم کو پیام
پیروی شیطان مارد کی تو ہے تم پر حرام
تم کو بہکانے کا اس نے کر لیا ہے اہتمام
تم پہ سو اور فحش کے ڈالے گا یہ رنگین دام
حکم خالق اے بشر لَا تَعْبُدُ الشَّيْطَان ہے
فحش کا یہ امر دے گا دشمن انسان ہے

فقر سے تجھ کو ڈرائے گا یہ شیطان مرید
اور ولی اس کو بنانا ہے عبادت سے بعید
آزمائش ہیں تمہاری اس کے یہ حملے شدید
جو ہے شیطاں کا تولائی ، ہے شیطانِ پلید
مثل آدم خلد سے یہ تو نکالے گا تمہیں
گمرہی کے دشت میں یہ مار ڈالے گا تمہیں

دیکھنے کی بات ہے اس عالم اجساد کی
چاہیے تشخیص اس شیطان کی اولاد کی
جو کہ موجب بن رہی ہے کفر اور الحاد کی
چاہیے پہچان ان شیطانیت نژاد کی
پل پڑی ہے جو بشر پہ ، پھاڑ کھانے کیلئے
کفر کی بھٹی میں انساں کو جلانے کیلئے

www.khrooj.com

اک مقولہ ہے بزرگوں کا ہے سو فیصد بجا
باپ پہ جاتا ہے بیٹا نسل پر گھوڑا سدا
اس سے ہو گا تجزیہ ابلیس کی اولاد کا
اور مشابہ باپ کے ہوتی ہے بیٹے کی ادا
ابن آدم میں جو اصل ابلیس کی اولاد ہیں
لاکھ وہ چھپتے پھریں پر شیطنت نژاد ہیں

منکشف ہے حضرت ابلیس کی صورت کا راز
ہاتھ میں تسبیح اور چہرے پہ اک ریش دراز
پھر وہ پیشانی کے محرابوں سے اظہارِ نماز
اور عبا بر دوش چہرہ ظاہراً تو پاکباز
سر پہ دستارِ فضیلت ، رخ پہ لعنت کی نمود
فکر میں گہرا توحد ، زندگی وقف سجود

اب تطابق کیجئے شیطاں میں اور اولاد میں
کیونکہ گہرا ربط ہے اخلاف اور اجداد میں
ربط ہونا چاہیے اس عالم اجساد میں
چاہیے یکسانیت اس ناریت بنیاد میں
قدسیوں کا وہ تھا ٹیچر ، درس دیتا تھا سدا
درس کا چکر ہے اک تو آجکل بھی چل رہا

دیکھئے ان باپ اور بیٹیوں میں کتنا ربط ہے
واقعاتی طور پر تو کافی گہرا ربط ہے
سوچئے شیطان اور ملا میں کیسا ربط ہے
باپ اور بیٹے میں جو یکسانیت کا ربط ہے
وہ تھا استادِ ملائک اور یہ استادِ بشر
مکتبہ اِس کا زمیں پر ، اُس کا تھا افلاک پر

ہاتھ میں تسبیح اس کے ، زیب تن سجتی قبا
اور عمامہ کے کریہہ پیچوں میں کنڈلی کی ادا
ان کے ہاتھوں میں بھی اک تسبیح نت جلوہ نما
سر پہ اک بستہ عمامہ زیب تن عربی عبا
فکر میں ان کے توحد اور نظر افعال پر
باپ کے انداز میں یہ مطمئن اعمال پر

وہ اِلرجک فقر سے اور فقر سے ان کو عناد
شکل سے دونوں مقدس ، دل میں دونوں کے فساد
وہ قیاسوں کی بدولت حامل صد ارتداد
یہ قیاسی فکر میں ہیں پیروکارِ اجتہاد
اُس کو بھی مہلت ملی اور اِس کو بھی مہلت ملی
وہ غویءِ آدمیت ، مومنوں کے یہ غوی

وہ موحد غیر کے سجدے سے انکاری ہوا
حضرتِ آدم کے سجدے میں نہ ہرگز جھک سکا
اور یہ ملا بھی موحد منکر آلِؑ عبا
فخر آدم کے یہ سجدوں ہی پہ آ کر اڑ گیا
خاک کو ابلیس نے تو خود سے بھی کمتر کہا
نور کا ملا نے اپنے آپ کو ہمسر کیا

وہ تو آدم کی فضیلت سے ہوا چیں بر جبیں
کبر سے ٹھکرا دیا خود حکم رب العالمیں
اس نے فخر الانبیاء کا مرتبہ مانا نہیں
ہے یہ موروثی ادا سے منکرِ نورِ مبیں
اُس کے ماتھے پر بھی اک محراب از شوقِ نماز
اِن کے ماتھوں پر نشاں اور رُخ پہ اک ریش دراز

وہ عقائد سے زیادہ مطمئن اعمال پر
ان کی بھی رہتی ہے انساں کی خطاؤں پر نظر
اس کے سب وعدے غرور و کید ہی پر منحصر
ان کے وعدوں میں بھی جنت کے چمکتے بام و در
دونوں کو خالق نے قرآں میں کہا خناس ہیں
وہ مِنَ الْجِنَہ ہے ، یہ خَنَاس از وَالنَّاس ہیں

ذکر رحمانی سے آنکھیں بند کر لے جو بشر
اور ہوا جو منکر ذکرِ امامؑ منتظَر
اس پہ ہوتا ہے مسلط کفر کا ہر ظلم و شر
اس کا پھر شیطان ہوتا ہے ولی اور ہم سفر
آخرت میں اس کو تنہا چھوڑ دیں گے یہ لعین
بولیں گے اِنِّی اَخَانَ اللّٰہُ رَبِّ الْعَالَمِین

صرف عالم کی تو اک پہچان ہے خوفِ خدا
اور یہی خوفِ خدا بھی علم کا ہے مدعا
وہ ہے جاہل ہادیءِ دوراں سے جو غافل رہا
جاہلیت معرفت میں ایک غفلت کی سزا
اور یہی ملا تو ہیں ابنائے شیطان الرجیم
مظہر شیطان ہیں یہ رازِ اِنَّکَ اَثِیْم

وقت مہلت ختم ہے روزِ حساب آنے کو ہے
ان سبھی ابلیس زادوں پر عذاب آنے کو ہے
ان کی ہر تخریب کاری کا جواب آنے کو ہے
ذوالفقارِ حیدری اب بے حساب آنے کو ہے
اپنے اپنے روپ میں ہر اک عیاں ہو جائے گا
شکل ابلیسی کا ملا ترجماں ہو جائے گا

www.khrooj.com

ان کے سارے وسوے ہو جائیں گے وقف اجل
ہر طرف چھا جائے گا وہ دین اللہ اجل
ہے خروجِ شاہؑ دیں اَلآنَ وَالسَاعَۃً عَجَل
رنگ لائے گی یہ جعفرؑ کی صدائے اَلْعَجَل
سب یہ کھل جائے گی عظمت مقصد سرکارؑ کی
فیصلے کرتی چلے گی جب بُرش تلوار کی

قطعہ

حسن خالق کا سمندر ہے تیرا روئے حسیں
چشم بینا تو وضو اس سے کیا کرتی ہے

میری آنکھوں کے جھپکنے کی حقیقت یہ ہے
یوں ہر اک ، آنکھ نماز اپنی ادا کرتی ہے

......☆......

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

سیدؑ الساجدین

علیہ الصلوات والسلام

سجّاد حسین وارث شبیرؑ کی عظمت کا
مختار حقیقی ہے اسلام کی دولت کا
رخشندہ ستارہ ہے افلاکِ ولایت کا
یہ سرخ سا ہیرا ہے اکلیل امامت کا

یہ صبر میں شبیرؑی انداز کا حامل ہے
یہ چرخِ امامت کا چوتھا مہِ کامل ہے

والد وہ کہ خود جس پر اسلام بھی ناز اں ہیں
اقلیم ولایت کا شہزادۂ امکاں ہے
جو دوشِ محمدؐ پر اک مہر خراماں ہے
جو درد کی پت جھڑ میں ہر دم گل خنداں ہے

یہ عصر کا حیدرؑ ہے یہ وقت کا ہے مہدیؑ
شبیرؑ کی زیبا ہے، اک اس کو ولی عہدی

اور والدۂ ذی جاہ بنت شہ کسریٰ ہے
جو عجم کی ملکہ ہے شہزادیءِ بطحا ہے
ایراں کی بہاروں کا جو اک گل رعنا ہے
پروردۂ عصمت ہے کھلتی شب اسریٰ ہے
نوشیرواں عادل کے اجلال کی مایہ ہے
یہ راج کماری اک وحدت کا کفایا ہے

وہ حسن علیؑ عابد حجت کا سبب جس میں
اک حسن عجم جس میں اک حسن عرب جس میں
مکہ کی سحر جس میں ایران کی شب جس میں
کسریٰ کی نفاست اور سرورؐ کا ادب جس میں
اور جس کے حسیں رخ پر فارس کا صبیح موسم
ہے عجم و عرب کا اک سجادؑ حسیں سنگم

اور دولت حسنی کا سرتاج حسن یہ ہے
حسنینؑ کے تقیاں کا محبوب ملن یہ ہے
اور آٹھ آئمہؑ کا مرکوز چمن یہ ہے
حیدرؑ کی شجاعت کا موہوب وطن یہ ہے
یہ درسِ عبادت کا اک مصحف کامل ہے
یہ آلِ محمدؐ کی زبور کا حامل ہے

www.khrooj.com

خود حسن کے بارے میں کہتے تھے علیؑ اکبر
دیکھیں تو میرے بھیا ہیں مجھ سے حسیں بڑھ کر
اک حُسن مجسم ہے وہ ان کا حسیں پیکر
اکبرؑ کے یہی جملے اس حسن کے ہیں مشعر
ملکوت کے سر جس کی اٹھتے نہیں چوکھٹ سے
ہیں حل و حرم واقف ان قدموں کی آہٹ سے

آغوشِ لطافت میں یہ پلتی امامت تھی
اور پھولوں سے ہاتھوں میں تسکین نفاست تھی
اک روز تھا خط لکھا وہ خط تھا قیامت تھی
ہاتھوں پہ پڑے چھالے اس درجہ نزاکت تھی
گو حلم میں یہ حسنی توقیر کا مظہر تھا
پر دل میں مچلتا اک غیرت کا سمندر تھا

عاشور کی شب جبکہ اک نرغہ تھا ظلمت کا
تھا حکم صحابہ کو قرآں کی تلاوت کا
خیموں میں سنا جس دم آواز یہ قرأت کا
بس کھول گیا دریا سجاد کی غیرت کا
گھبرا کے لگے کہنے کوئی انہیں سمجھائے
میں سہہ نہیں سکتا یوں خیموں میں صدا آئے

www.khrooj.com

سجاؔد کی حالانکہ اس وقت یہ حالت تھی
طاری تھی غشی پیہم اس درجہ علالت تھی
اس حال میں بھی ان کو ناموس کی غیرت تھی
خیموں میں گئی تھی گو ، آوازِ تلاوت تھی
بیٹے کو صدا دی جب آفاقہ ہوا غش سے
بستر پہ تڑپتے تھے غیرت کی کشاکش سے

کہتے تھے یہ رو رو کر ، اے بیٹے ابھی جاؤ
اکبرؑ کو بلا لاؤ غازیؑ کو بلا لاؤ
کیسی ہیں یہ آوازیں مجھ کو ذرا بتلاؤ
اس اونچی تلاوت سے جاؤ انہیں روک آؤ
ناموسِ محمدؐ کا دھیان ان کو نہیں آتا
ان سارے صحابوں کو کوئی نہیں سمجھاتا

شبیرؑ نے تب آ کر صرف اتنا کہا بیٹا
کیوں روتا ہے تو میرا غیرت کا خدا بیٹا
اس شب کو تو چلنے دے تو حکم میرا بیٹا
کل رات سے چلنا ہے قانون تیرا بیٹا
کل تیری ہی مرضی ہے جو چاہنا کر لینا
خیمے میں در آنے کی مہلت نہ کسے دینا

www.khrooj.com

جب شام غریباں میں گھن کفر کے گھن آئے
رنگ آل محمدؐ کے خیموں نے بھی بدلائے
غش طاری تھا عابدؑ پر ناموس تھے گھبرائے
جلتے ہوئے خیموں سے پھر خود ہی اٹھا لائے
اس وقت پریشاں کن ناموس کی حالت تھی
اور فکر کا موجب اک عابدؑ کی علالت تھی

لیکن اسی حالت میں پابند سلاسل تھے
تھا سفر بھی طولانی اور ظلم مسلسل تھے
اک پا بہ براہنہ تھے اور ساتھ ہی پیدل تھے
ہاتھوں میں مہاریں تھیں ناموس کے محمل تھے
دشوار گزر راہیں سنگلاخ چٹانوں کی
سرخی سی پہاڑوں پر قدموں کے نشانوں کی

بیماری میں تب شامل تکلیف سفر ہوتی
ہوتا جو قیام ان کا چشم آپ کی تر ہوتی
ہر رات عبادت میں پر ان کی بسر ہوتی
سب سوتے مگر ان کی سجدے میں سحر ہوتی
اس درجہ عبادت میں بڑھتا تھا قیام ان کا
ہر شب کو سحر آ کر کرتی تھی سلام ان کا

www.khrooj.com

تا زیست رہا ان کی آنکھوں سے لہو جاری
چالیس برس ان کی بڑھتی رہی بیماری
آنکھوں میں رہا ہردم ماحول وہ بازاری
ناموسِ محمدؐ پر کفار کی گل باری
ہر سجدے میں بابا کا یاد آتا تھا جھک جانا
معصوم کے بینوں پر خنجر کا وہ رک جانا

پھر دورِ ولیدی نے اک ظلم نیا ڈھایا
دی زہر امامت کو طوفان الم آیا
اس زہر کی شدت نے بیمار کو تڑپایا
بابا کا لگا ڈھلنے باؑقر سے حسیں سایا
وہ جام ہلاہل کا اس درجہ نحیفی پر
ظالم کو نہ رحم آیا سیدؑ کی ضعیفی پر

خون آنکھوں سے بہتا تھا قے خون کی تھی جاری
ہوتا تھا جگر ٹکڑے منہ سے تھی لہو باری
بستر پہ تڑپتے تھے تھا وقت نزع طاری
کہتے تھے میری بیٹا دنیا سے ہے تیاری
دبتی نہیں اشکوں سے وہ حسرت گریہ ہے
سجاؑد کے سینے میں اک آگ کا دریا ہے

کر لے تو قبول آ قا اسلام کے سجدوں کو
تعظیم محبت کو ، اقوام کے سجدوں کو
اشکوں کے اس ہدیہ کو آلام کے سجدوں کو
بے لوث عقیدت کے انجام کے سجدوں کو
جعفرؔ کی دعاؤں میں غم تیرا بھی شامل ہے
دیں شرفِ قدم بوسی تعجیل کا عامل ہے

قطعہ

انبیاء کی وہ کرے چھپ کے ہدایت تو اسے
کل نبی اور وصی نورِ ھدیٰ کہتے ہیں

شکل انساں میں وہ آئے ، اسے مہدیؑ سمجھے
عرش پہ بیٹھ کے بولے تو خدا کہتے ہیں

......☆......

www.khrooj.com

یامولا کریمؐ

جنابِ فضہؑ

صلواۃ اللہ علیہا

در اصل یہی بابِ نبی بابِ خدا ہے
یہ در ہے کہ جو مبدۂ صد لطف و عطا ہے
مبعوث نبی جو بھی نبوت پہ ہوا ہے
وہ شرفِ نبوت اسے اس در سے ملا ہے
اس در پہ فرشتوں کو نہیں اذنِ تکلم
اور ہوش تخیّل کے بھی اس باب پہ ہیں گم

یہ در ہے جہاں فخر رسل وقف ادب ہے
اس در ہی پہ صلوات کشا دہر کا رب ہے
یہ باب ہی اسلام کا اک شرق و غرب ہے
اس در پہ علم حمد کا ہر آن نصب ہے
یہ در ہے جہاں فخر سے جھکتی ہیں زمینیں
اس در پہ ہیں تابندہ نبیوں کی جبینیں

www.khrooj.com

اس در پہ نبی جھک کے پڑھیں آیۂ تطہیر
آنے کی اجازت لیں ادب سے جد شبیرؑ
اس باب پہ آیات کی بارش سے ہے تنویر
عزت جو ہے قرآن کی اس در کی ہے توقیر
جس باب کی تقدیس میں اک رنگ جلی ہے
سلمان ہی کی ریش سے جاروب کشی ہے

یہ در ہے جہاں جھکنے سے بڑھ جاتی ہے عزت
یہ در ہے سوالی کو بھی حاصل جہاں عظمت
اس در کے بھکاری کی بھی نعلین میں شاہت
نعلین کرے شاہی اسی در کی عنایت
اس در ہی سے انساں کیلئے موت مسیح ہے
کہہ دو جو اسی در کے فضائل میں صحیح ہے

اس باب پہ جو آ کے سر عجز جھکائیں
ملکوت بھی پر ان کے سرِ راہ بچھائیں
جو قلب سلیمی سے اسی باب پہ آئیں
تسخیر جہاں ان کی اطاعت ہی سے پائیں
سائل کی نمازوں میں بھی سن لیں یہ آوازیں
کشکولِ گدائی کو یہ تاجوں سے نوازیں

www.khrooj.com

فضہؑ پہ تو اس در کی غلامی بھی ہے نازاں
مرہون تھا منت کا تو خود خالق امکاں
فضہؑ کا نہ ہو ذکر ادھورا رہے قرآں
وہ فخر یوخابہ کی اور مریم دوراں
سلماں کی طرح آلِ رسولؐ اس کو کہیں گے
جو امتی ہیں سب کی بتول اس کو کہیں گے

اک سمت وہ افریقہ و حبشہ کی حکومت
اور وقف سبھی زنگی اکابر کی اطاعت
وہ تخت و حسیں تاج وسیع راج سلامت
اور دوسری سمت آلِ محمدؐ کی محبت
سرکاؐر کی نعلین میں یاں جلوہ گری ہے
نعلین سر تخت حکومت کو دھری ہے

قرآن بھی فضہؑ کا ہے مرہونِ قناعت
آیات بھی لیں اس سے اترنے کی اجازت
گر فخر رسولاں کو یہ دے کھانے کی دعوت
تب بھیجے خدا خلد سے خود خوانِ ضیافت
وہ شرفِ تقدس اسے اس در سے ملا ہے
حوروں کی جو عصمت ہے وہ فضہؑ کی عطا ہے

www.khrooj.com

حسنینؑ کو فضہؑ کی صداؤں نے سلایا
منہ بولی بہن بنت محمدؐ نے بنایا
اتنا نہ شرف شہپر جبریل نے پایا
جو مرتبہ فضہؑ ہی کی آغوش میں آیا
یہ آلِ محمدؐ کے ہے دکھ درد میں ساجھی
تطہیر کی ناؤ کی ہے یہ شام کی ماجھی

فضہؑ کے حسیں نام میں اک نقرئی جدت
آداب کو ڈھالے تو اسی نام کی حدت
فضہؑ کو تھی یوں آلِ محمدؐ سے محبت
تاریخ مصائب میں ہے یہ ہیرو کی صورت
سادات کے ہر غم کا اثر اس پہ ہوا ہے
اس گھر کے ہر اک فرد پہ سر اس کا کھلا ہے

کچھ عمر کٹی خدمت سرکارؐ امم میں
پھر بنتِ محمدؐ کے شریک ہو گئی غم میں
یہ حیدرؑ و حسنینؑ کے ہمراہ کرم میں
کی خدمت سادات ہر اک رنج و الم میں
سر اس کے ہمیشہ تھا سعادات کا اکلیل
یہ شش جہتِ پنجتنؑ پاک کی تکمیل

www.khrooj.com

جبریل ہے درباں تو حریم اصل یہی ہے
فردوس معطر ہے شمیم اصل یہی ہے
عالم ہیں نبی اور علیم اصل یہی ہے
کھاتا ہے جہاں جس کا کریم اصل یہی ہے
یہ آلؑ کی الفت میں رنگی آلؑ کے رنگ میں
یہ آلؑ کا اک فرد بنی آلؑ کے سنگ میں

یہ محرم صد پردۂ توحید خدا ہے
گھر پاک جو ہے اس کا یہاں ذکر ہی کیا ہے
باقی جو ہیں سادات یا امت کی فضا ہے
فضہؑ ہی حقیقت میں ہی سردارِ نسا ہے
القاب سے ہیں بنت نبیؐ ارفع بہ اکرام
اور سیدہ کونین تو فضہؑ کا ہے اک نام

کونین کے سادات اگر مرتبہ چاہیں
لازم ہے کہ وہ فضہؑ کی نعلین اٹھائیں
گر چاہیں نبی رفعتِ معراج کو پائیں
فضہؑ کی ہی نعلین کو آنکھوں سے لگائیں
جس در سے غلاموں کو بھی یہ شرف ملا ہے
گھر والوں کی عظمت کسے معلوم کہ کیا ہے؟

www.khrooj.com

آئے گی سرِ حشر جو فضہؑ کی سواری
ناقہ پہ رکھی ہو گی بصد شان عماری
انوار کے پردوں میں وہ محشر کی تیاری
صلوات فزا ہو گا تبھی خالق باری
سر سارے نبیوں کے بھی ہو جائیں گے جب خم
ناقہ کی عناں تھام کے تب آئیں گی مریم

جعفرؑ یہ وہ اک راز ہے وہ سرِ نہاں ہے
جس راز میں ادراک گنوانے کا گماں ہے
اس راز ہی کے کشف میں دو طرفہ زیاں ہے
یا قتل کا امکان ہے اور خطرۂ جاں ہے
یا اس سے بشر وقف جنوں ہو کے رہے گا
نقصان ہے جو شخص بھی کچھ آگے رہے گا

......☆......

یامولا کریمؐ

عونؑ و محمدؑ

علیہا الصلواۃ والسلام

عاشور کا دن حشر فزا عرصۂ محشر
اک نقطے پہ مرکوز ہوئی دھوپ سمٹ کر
کیفیت زلزال ہوئی عرشِ بریں پر
اور آبلے ٹیلوں کے تھے دھرتی کے بدن پر
گرمی کی وہ شدت کہ جلا دشت کا سینہ
بہنے لگا پیشانیٔ دجلہ سے پسینہ

پھرتی تھی ہر اک سمت میں لو خاک اڑاتی
سورج کی تمازت بھی تھی کرنوں کو جلاتی
حدت سے دہکنے لگی صحراؤں کی چھاتی
اور گرم ہوا پھرتی تھی شعلے سے اٹھاتی
چھن چھن کے درختوں سے گرے کرنوں کے جالے
اشجار کے سایوں پہ پڑے دھوپ سے چھالے

www.khrooj.com

تھے دشت میں بکھرے ہوئے ہر سمت انگارے
لاوے تھے سرابوں کے تو ذروں کے شرارے
پانی میں نہانے لگے دجلہ کے کنارے
خنجر کی نکل آئی زباں پیاس کے مارے
شمشیر نے سرد آب نیامی میں پناہ لی
اور کرۂ آبی کی ہر اک ابر نے راہ لی

لب جلتے تھے سرد آہ اگر کھینچی کسی نے
رک جاتی تھی گر ایک نظر کھینچی کسی نے
داغ آتا تھا گر تیغ و تبر کھینچی کسی نے
سورج سے بھی سائے کی سپر کھینچی کسی نے
پانی پہ حبابوں سے پڑے آبلے یکدم
اور جل کے سیاہ ہونے لگا شام کا پرچم

خیمے وہ ادھر آلِ محمدؐ کے سرِ دشت
شعلوں کے مد و جزر میں تطہیر کا گلگشت
تقدیس بڑے ناز سے کرتی تھی جہاں گشت
گلہائے محمدؐ تھے سرابوں کے یہ طشت
اک سمت ضیا بار تھا شبیرؑ کا خیمہ
تھا پہلو میں آراستہ ہمشیر کا خیمہ

www.khrooj.com

میدان میں اک معرکۂ حشر بپا ہے
واپس نہیں لوٹا ہے وہاں جو بھی گیا ہے
تعداد میں لاکھوں کی ، ادھر قوم جفا ہے
اور مبنی بہتر پہ اِدھر فوج خدا ہے
انسان بھی سیراب نہ حیوان ہیں پیاسے
اور فوجِ خدا کے تو یہ نادان ہیں پیاسے

خیمہ ہے نبیؐ زادی کا پر درد ہے منظر
بیٹھی ہوئی ہیں بنت علیؑ فرش زمیں پر
بیٹھے ہوئے ہیں سامنے دو لعل برابر
کچھ زرد نظر آتے ہیں ان کے رُخِ انور
فرماتی ہیں بی بی یہ بلانے کا ہے مقصد
میں ماں ہوں تمہاری اے میرے عون و محمدؐ

ماحول کو دیکھو کہ بڑی سخت فضا ہے
اک جم غفیر آج بغاوت پہ تلا ہے
تنہا ہے میرا بھائی ادھر وقف جفا ہے
شبیرؑ ستم گیر چٹانوں میں گھرا ہے
یہ وقت ہے تم اب میرے جذبات کو سمجھو
اے میرے چہیتے ذرا حالات کو سمجھو

www.khrooj.com

میں نے تمہیں تطہیر میں پروان چڑھایا
اور دشت میں سونے کا ہر انداز سکھایا
بچپن میں تمہیں دودھ جوانی کا پلایا
نت تم پہ رہا چادرِ تطہیر کا سایہ
مامور غلامی پہ ہو فرزند نبیؐ کے
عباسؑ کے شاگرد نواسے ہو علیؑ کے

نانا نے مجھے ملکۂ تطہیر کہا ہے
بابا میری تعظیم کو ہر بار اٹھا ہے
بھائی کا نگہباں مجھے اماں نے کہا ہے
قرآں میری تعریف میں خود نغمہ سرا ہے
بابا رہے نازاں مجھے سرہانے بٹھا کر
بھائی کریں تعظیم تو دستار اٹھا کر

کونین سے ممتاز شرف مجھ کو ملا ہے
تقدیس کو خود میں نے کنیزی میں لیا ہے
سجدہ میری دہلیز پہ ملکوں نے کیا ہے
پردہ میرے در پاک پہ دربان کھڑا ہے
کرتے ہیں سدا شرم و حیا میری حفاظت
تعظیم کو جھک جاتی تھی دستار رسالت

www.khrooj.com

گو مرتبہ میں نے ہے زمانے میں یہ پایا
پھر بھی تمہیں آنکھوں پہ سدا میں نے بٹھایا
دکھ سکھ میں بڑے ناز سے ہر ناز اٹھایا
اور آنکھوں کے پلنے میں تمہیں جھولا جھلایا
اک پل بھی نہ تکلیف تمہاری تھی گوارا
پھر آپ کے کردار کی زلفوں کو سنوارا

ماں اپنی نہ سمجھو تو یہ احسان ہی جانو
تم اپنے لڑکپن کی نگہبان ہی جانو
نہ اور اگر کوئی میری شان ہی جانو
دکھ درد میں محصور پریشان ہی جانو
میں یہ تو نہیں کہتی میرا پردہ سنبھالو
اتنی سی گزارش ہے میرا بھائی بچا لو

حق دودھ پلانے کا میرا ایک یہی ہے
ہر حق جو ہے صرف اس کی اطاعت میں خفی ہے
ماموں بھی ہے سردار ہے فرزند علیؑ ہے
بیکس ہے مسافر بھی ہے مظلوم و اخی ہے
واللہ امامؑ عالم امکان کا یہ ہے
مختار میری روح میری جان کا یہ ہے

www.khrooj.com

www.khrooj.com

اب رشتوں کا معیار تو رشتوں سے اجل ہے
گر الفت مولا میں ذرا سا بھی خلل ہے
کوئی بھی نہیں رشتہ نہ رشتوں کا محل ہے
سن لو کہ حقیقت کا یہ قانون اٹل ہے
اب کوئی نہیں رشتہ بجز رشتہءِ الفت
تم میرے ہو تب جبکہ ہو مولاؑ سے محبت

اے عونؑ و محمدؑ ابھی کچھ کر کے دکھاؤ
مولاؑ پہ فدا ہونے کو میدان میں جاؤ
مسلمؑ کے پسر آئے ہیں تم سرخرو آؤ
جو باتیں تہہ قلب ہیں اظہار میں لاؤ
بچپن کی ، لڑکپن کی حدیں پھاند چکے ہو
آغازِ جوانی کے کٹہرے میں کھڑے ہو

بیٹھے تھے مؤدب یونہی سر دونوں جھکائے
ماں کی سنی تقریر تو آنسو نکل آئے
ننھے سے دلوں میں کئی بھونچال سے آئے
خاموش تھے وہ ملکہءِ تطہیر کے جائے
معصوم سے دو دل لگے اک ساتھ دھڑکنے
ہونٹوں پہ رکھا ہاتھ مراتب کی جھجک نے

www.khrooj.com

پھر عونؑ نے خاموشی سے سر اپنا اٹھایا
دل دھڑکا ، گلا رونْدھا ، خوں آنکھوں میں بھر آیا
جذبات کا طوفان زباں پر سمٹ آیا
ہونٹوں پہ پڑا لرزہ کہا میرے خدایا
اک کپکپی طاری ہوئی جذبات کی رو میں
افکار لگے بہنے کسی بات کی رو میں

پھر دھیرے سے کی عرض کہ اے ملکۂِ امکاں
کس درجہ ہے افسردہ حضور آپ کا فرمان
اکبرؑ کی تو نعلین پہ قربان ہے صد جان
آپ اپنے غلاموں کیلئے کیوں ہیں پریشان
خیمے میں حضور آپ ہمیں آنے نہیں دیتے
رن میں ادھر آقاؑ ہمیں جانے نہیں دیتے

فرمایئے پھر آپ کہ کس سمت کو جائیں
لینے کیلئے اِذنِ وغا کس کو بلائیں
اور آپ کا ارشاد ہے خیمہ میں نہ آئیں
ہم درد کی یہ بپتا بھلا کس کو سنائیں
تکلیف دہی معاف کرم کیجئے اماں
خود اِذنِ وِغا ماموں سے لے دیجئے اماں

غیرت سے ہوئے جاتے ہیں یہ قلب شرر بار
ہم ہوتے ہیں مسلمؑ کے یتیموں سے شرمسار
کاندھوں پہ یہ سر دونوں کو لگتا ہے گرانبار
آسان ہے اب موت نہیں جینے پہ تیار
ننھی سی امیدوں نے اثر کرنا ہے اماں
سر دینا ہے، سر لینا ہے، سر کرنا ہے اماں

فرمایا کہ یہ کام بھی کر لو تبھی جاؤں
سر اپنا کف دست پہ دھر لو تبھی جاؤں
آئینۂِ الفت میں سنور لو تبھی جاؤں
جذبہ کی صداقت میں نکھر لو تبھی جاؤں
کس شان سے لڑنا ہے بتا دوں تو میں جاؤں
کچھ جنگ کے انداز سکھا دوں تو میں جاؤں

اے عونؑ تو اس گھر میں ہے اک جعفرؑ طیار
خیمے میں سنوں بیٹے تری تیغ کی جھنکار
اے پیارے محمدؑ تو ہے اک حیدرِؑ کرار
شمشیر تری لپکے بہ اندازِ ذوالفقار
روباہ صفت لشکر کفار ہے بیٹے
خیبر ہی قوی عزم کا معیار ہے بیٹے

www.khrooj.com

آراستہ ہوں گی جو صفیں فوجِ ستم سے
سطریں سی سمجھ لینا جو بنتی ہیں رقم سے
سر کاٹتے ہیں اس طرح اللہ کے کرم سے
الفاظ کٹے جاتے ہیں جس طرح قلم سے
گر شمر کو مارا تو میری عین خوشی ہے
کہتے ہیں میرے بھائی کا قاتل بھی وہی ہے

کچھ سوچ کے سر دونوں نے یک لخت اٹھایا
کی عرض مقدر نے اگر ساتھ نبھایا
کمسن ہیں مگر سر پہ ہے اللہ کا سایہ
دونوں نے سر دشت جو گھوڑوں کو ڈرایا
نیت تو یہی ہے کہ تمہیں شاد کریں گے
کفار کو اس جنگ میں برباد کریں گے

اس شام میں ہم رنگ سحر لائیں گے اماں
سرکارؐ سے جب اِذنِ وغا پائیں گے اماں
ہم سلطنت کفر پہ چھا جائیں گے اماں
اور معرکہءِ احد کو دہرائیں گے اماں
ہم شان سے ٹکرائیں گے تلوار سے تلوار
ہم جعفرؑ طیار ہیں ہم حیدرؑ کرار

ننھے سے کلیجوں پہ غضب ہے یہ جسارت
خیموں کی طرف شوخ نگاہوں کی یہ جرأت
مظلومؑ کو دکھ دینا ہے کس درجہ شقاوت
مر جانا ہے آساں پہ نہیں ضبط کی طاقت
عالم کے شہنشاہ سے یوں بے ادبی ہو
کانٹوں میں اٹکتی ہوئی سروؑر کی کلی ہو

قدموں پہ گرے ماں کے جو معصوم دلاور
وہ علقمۂِ عزمِ مسلسل کے شناور
آنکھوں میں اتر آیا لہو دل کا سمٹ کر
رونے لگی مادر بھی اسی جذبِ وفا پر
بیٹوں کو بھی اس شان سے سینے سے لگایا
دل ایسا بھر آیا کہ کلیجہ نکل آیا

بچوں سے کہا اٹھو تو ، ممتا کی دعا لو
ماموں سے اور آقا سے چلو اِذنِ وغا لو
واپس نہیں آنا مجھے سینے سے لگا لو
اچھی طرح یہ بات دماغوں میں بٹھا لو
پانا ہے تمہیں نصرتِ سرکاؑر سے معراج
اے بچو مرے دودھ کی رکھنا ہے تمہیں لاج

www.khrooj.com

بھائی کی طرف لے کے چلی دُرِّ لآلی
تعظیم کو اٹھنے لگے خود سیدؑ عالی
کی عرض کہ آئی ہوں تری بن کے سوالی
در سے تیرے سائل کبھی جاتا نہیں خالی
حاضر ہیں یہ شہزادۂ کونین کا صدقہ
یہ لعل ہیں آقا تیری نعلین کا صدقہ

کمسن انہیں سمجھا ہے اے سرکاؑر زمانہ
کیا ان کو شہید ہونے کے لائق نہیں جانا
فرمایا یہ کمسن بنیں دردوں کا نشانہ
اور جنگ کا انداز بھی ان کے نہیں آنا
کی عرض تصدق ہوں گے فرزند علیؑ سے
سر دینا بھلا سیکھنا پڑتا ہے کسی سے

کمسن ہیں اگرچہ یہ میرے گوہرِ نایاب
اکبرؑ کی غلامی میں پلے ہیں میرے مہتاب
گو آئے نہیں ان کو ابھی جنگ کے آداب
لیکن مرے تسکین تمنا کے ہیں صد باب
یہ حمزہؑ و جعفرؑ کی شجاعت کے امیں ہیں
عباؑس جواں ہے پہ یہ کم اس سے نہیں ہیں

اب مجھ پہ کرم کیجئے اور اِذنِ وغا دیں
اکبرؑ کا غلام آج انہیں پھر سے بنا دیں
شفقت سے روانہ کریں جرأت بھی بڑھا دیں
دشمن ہے جہاں اب میرے بچوں کو دعا دیں
میں سرخرو ہو جاؤں کہ یہ سرخ قبا ہوں
ارماں میرے پورے ہوں یہ گر تجھ پہ فدا ہوں

فرمایا کہ جاؤ اے میرے شیر شجاعت
خالق کے حوالے ہے یہ مضطر کی امانت
اللہ کرے گا تمہیں دونوں کی حفاظت
آنسو نکل آئے جو کیا بھانجوں کو رخصت
منہ چومتے بھانجوں کا کبھی آنسو بہاتے
سینے سے کبھی اِس کو کبھی اُس کو لگاتے

رخشوں کو اڑاتے ہوئے میداں میں جب آئے
دو ابر فنا بار صف کفر پہ چھائے
ہر چہرے پہ لہراتے تھے مایوسی کے سائے
کفار کے سر ننھی سی تیغوں سے اڑائے
گر ایک قدم آگے جو وہ لاتے صفوں کو
دو نیمچے دونیم کئے جاتے صفوں کو

www.khrooj.com

آگے جو بڑھاتے تھے صفیں عصر کے فرعون
خود عوؑن بھی ہو جاتا محمدؐ کا وہاں عون
ہو جاتی تھی نفری میں کبھی آدھ کبھی پون
شمشیریں بتا دیتی تھیں تو کون ہے تو کون
ہر حملے کی یورش کو تو رد کرتے تھے دونوں
پھر نعرۂ یا موؑلا مدد کرتے تھے دونوں

جنت میں الٹ ڈالی تھیں حوروں نے نقابیں
خود فتح لگی چومنے گھوڑوں کی رکابیں
کاٹیں عمر سعد کے خیموں کی طنابیں
کھلنے لگیں پھر خیبر و خندق کی کتابیں
ہر حملے میں بپھرے ہوئے طوفان کی دھج تھی
ہر نعرۂ تکبیر میں بادل کی گرج تھی

بی بی تھی درِ خیمہ پہ قرآں کو اٹھائے
کہتی تھی مرے بچوں کو اللہ بچائے
اللہ مرے دودھ پہ اب حرف نہ آئے
خالق میری اولاد کو اب خیر سے لائے
بھیا کے یہ فدیہ ہیں مری آنکھ کے تارے
منظورِ شہادت ہوں بڑھاپے کے سہارے

یک لخت ہوئی لشکر کفار کی یلغار
ہر سمت سے پھر ٹوٹ پڑی قومِ ستمگار
بچوں پہ چمکنے لگی تلوار پہ تلوار
زخموں سے ہوا دونوں کے ، ماضی کا یوں اظہار
سر زخمی ہوا حیدرؑ کرار کی صورت
اور بازو کٹے جعفرؑ طیار کی صورت

ادرکنی کی اک ساتھ ہی دونوں نے صدا دی
فضہؑ نے درِ خیمہ کی پھر چوب گرا دی
ناموس کے بینوں نے قیامت سی جگا دی
بی بی نے جبیں سجدۂ خالق میں جھکا دی
کی عرض خدایا یہ ہیں شبیرؑ کا صدقہ
منظور ہوں ، بھائی پہ یہ ہمشیر کا صدقہ

فوراً اٹھے آواز پہ سردارِ زمانہ
دستار فراموش تھی پاؤں تھے براہنہ
رعشہ تھا جو قدموں میں تو تھے پھر بھی روانہ
کہتے تھے کہاں ہیں وہ مرے نورِ یگانہ
دیکھا تو یہ منظر تھا نہ ہٹتی تھیں نگاہیں
چھوٹے کی تھیں گردن میں بڑے بھائی کی باہیں

www.khrooj.com

جب غور سے دیکھا تو وہ دم توڑ چکے تھے
اس دورِ جفا پیشہ سے منہ موڑ چکے تھے
دنیا کی ہر اک بات کو وہ چھوڑ چکے تھے
سانسوں کے حسیں باغ کو وہ جھوڑ چکے تھے
یوں جسم کے زخموں سے لہو تن کا رواں تھا
ہر سمت میں کھلتے سے گلابوں کا سماں تھا

شبیرؑ اسی حال میں خیموں کو جو لائے
ہر سمت سے ناموس نبیؐ دوڑ کے آئے
عباسؑ نے اکبرؑ نے تھے یہ لعل اٹھائے
معصوم کے ہاتھ آنکھوں سے سرورؑ نے لگائے
کہتے تھے کہ کام آئی ہے مضطر کی کمائی
بچوں کے جنازے پہ بہن کیوں نہیں آئی

جب کوئی جواب ان کی طرف ہی سے نہ آیا
ہمشیر کو مولاؑ نے کئی بار بلایا
پھر آگے بڑھے خیمے کے پردے کو اٹھایا
ماں جائی کو شبیرؑ نے پھر سجدے میں پایا
سجدے میں صدا دیتی تھی کرارؑ کی جائی
یارب رہے محفوظ ہمیشہ میرا بھائی

www.khrooj.com

جعفرؑ ہے یہی جذبۂ الفت کا تقاضہ
واللہ یہ ہے موؐلا کی نصرت کا تقاضہ
ہے اصل یہی صدقِ مؤدت کا تقاضہ
مظلوم کی نصرت کا ، حمایت کا تقاضہ
یہ کرب و بلا درسِ گہ جذبۂ حق ہے
یہ نصرتِ مظلومؑ کا اک ابدی سبق ہے

قطعہ

لوگ کہتے ہیں کہ شبیرؑ نے مہلت مانگی
ذہن میں چھوٹا سا نقطہ ہے سماتا ہی نہیں

ایک شب کی انہیں شبیرؑ نے مہلت دی تھی
دینا آتا ہے انہیں مانگنا آتا ہی نہیں

......☆......

www.khrooj.com

یا مولا کریمؐ

سمیاس

امریکہ میں اُڑن طشتری پر سے ایک عورت اُتری جس نے اپنا نام سمیاس اور وطن مریخ بتایا تھا...... یہ نظم اسی کے نام

شہزادیءِ مریخی و اے ملکہ پلپاد
باشندہ خلاؤں کی سیاروں کی تو ایجاد
اے حسنِ سما پیکر یک غمزۂ آزاد
دنیا سے بہت دور کسی شہر میں آباد
آئی ہے اڑن طشتری تیری جو زمیں پر
اک زلف سی لہرائی ہے دھرتی کی جبیں پر

تو ایک عجوبہ ہے یا مریخ کا اعجاز
سائنس کی ترقی سے بھی اوجھل ہیں ترے راز
دھرتی کی خرد سے تو ہے اونچی تری پرواز
چیلنج ہے زمیں والوں کو حق میں تری آواز
سب کچھ تو بتا کر بھی ابھی سرِ نہاں ہے
الجھا ہوا اس گیتی کے انساں کا گماں ہے

www.khrooj.com

ذہنوں کے سبھی گوشوں میں اک حشر بپا ہے
تو سب کیلئے معجزۂ ارض و سما ہے
تو نور ہے یا خاک ہے تو کون ہے کیا ہے؟
سمیاس تو عورت ہے یا پریوں کی ادا ہے
کیوں اتری ہے تو ساکن افلاک ، زمیں پر
ہے عقل بشر دنگ تیرے جسم حسیں پر

اب تیرے ثنا خوان ہیں مغرب کے جرائد
کہتے ہیں سبھی اہل جہاں تیرے قصائد
بے سود ہوئے جاتے ہیں مذہب کے فوائد
اب سوچ کے تالوں میں تڑپتے ہیں عقائد
مذہب تیرا معلوم نہیں ، دین تیرا کیا
کیا تیری عبادت ہے اور آئین تیرا کیا

ہے کون نبی تیرا ، تو یزداں ہے تیرا کیا
ہیں کون آئمہ تیرے ، قرآں ہے تیرا کیا
مسجود تیرا کون ہے ، ایماں ہے تیرا کیا
اور نیکی برائی کا بھی عنواں ہے تیرا کیا
تو موت پہ قادر ہے ، حقیقت ہے تیری کیا
اعمال کی پرسش پہ قیامت ہے تیری کیا

www.khrooj.com

آدم کی سب اولاد تو دنیا میں ہے آباد
اس بابائے آدم کا تو شجرہ ہے مجھے یاد
اور کون سے آدم کی تو سمیاس ہے اولاد
آدم کے زمانے سے ہے صدیوں کی یہ تعداد
بس سات ہزار اس کے برس ہوں گے کم و بیش
سائنس میں ہے تو سیزدہ ہزار برس پیش

قرآن میں جس آدمِ خاکی کا بیاں ہے
سروؐر سے وہ پچاس ہی پشتوں پہ عیاں ہے
ان صدیوں سے آگے تو وہ بے نام و نشاں ہے
لیکن تیرے آدم کا بتا ذکر کہاں ہے
جاتا ہے گماں جب تیرے اجداد کی جانب
انسان لڑھک جاتا ہے الحاد کی جانب

آدم کا جنم اسی (80) ہی صدی کے ہے اندر
اور تیری ترقی تو ہے کچھ سو سے بھی اوپر
کہتے ہیں یہ آثارِ قدیمہ کے مُحِصر
ہیں لاکھوں برس کے یہاں آبادی کے کھنڈر
ہے سوچ سے بالا کہ وہ تھے کون سے افراد
اس آدم قرآنی سے پہلے تھے جو آباد

وہ کون تھے اور کیا تھے یہ معلوم نہیں ہے
سب کہتے ہیں صدیوں سے ہی آباد زمیں ہے
آثارِ قدیمہ کی نظر دور کہیں ہے
کئی لاکھوں برس پہلے کا انسان مکیں ہے
نیوٹن کے تخئیل کی پری سوچ سے روپوش
اسلام بھی خاموش ہے اور کفر بھی خاموش

قرآن تو کہتا ہے بنا ایک تھا آدم
جو اسی (80) ہی صدیوں کے ہے اندر بنا آدم
پیش اس سے بھی ہے دوسرا ثابت ہوا آدم
پلیاد پہ مریخ میں ہے اک تیرا آدم
پلیاد کا اور دھرتی کا آدم جو جدا ہے
ہم ایک سے انسان ہی ہیں ، راز یہ کیا ہے؟

رنگ ایک ہے ، خوں ایک ہے ، انداز و ادا ایک
ہیں ایک خد و خال اور آنکھوں کی ضیا ایک
ہیں فکر و نظر ، صورت و سیرت میں سدا ایک
تعداد میں اعضاء بھی ہیں انسان نما ایک
ان بھول بھلیوں میں میری عقل پھنسی ہے
شاید یہ میرے دین پہ فطرت کی ہنسی ہے

اے کاش تو سمیاس مجھے اتنا بتاتی
تو اپنے مذاہب ہی کی راہ مجھ کو دکھاتی
تو اپنے حقائق سے میرے عقل میں آتی
تو جھوٹے مذاہب سے میرا پیچھا چھڑاتی
سائنس کی ہر اک بات ہے اسلام کی رد میں
مذہب بھی پناہ لیتا ہے الحاد کی حد میں

لکھا ہے حدیثوں میں یہ ہے آلؑ کا فرماں
آدم تو ہزاروں ہیں ، جو ہیں والد انساں
ہم چودہ نے ہر ایک کی مشکل کی ہے آساں
ان سب کے ہر اک حال میں تھے ہم ہی نگہباں
شاید اسی فرمان کی تائید ہے یہ بات
سمیاس تیری گیتی کے بندوں سے ملاقات

اب تو ہی بتا کون سا رکھوں میں عقیدہ
ہر مکتبہءِ فکر ہے عصیان گزیدہ
سائنس کی ترقی میں ہیں اذہان دویدہ
فرسودہ خیالات کا دامن ہے دریدہ
خود ساختہ اسلامی گھروندے ہیں تہہ آب
ہے جہل کو چندھیاتی حقائق کی تب و تاب

www.khrooj.com

اے کاش کوئی پائے میری بات کی تھاہ کو
توفیق ملے اتنی سی عالم کی نگاہ کو
اور دیکھے کوئی حق کی حسیں شہر پناہ کو
ہموار کرے کوئی کنایات کی راہ کو
جعفرؔ یہ خزانہ تو ابھی زیرِ زمیں ہے
اندھا جو نہ دیکھے ، تو قصور اس کا نہیں ہے

قطعہ

تیرا اے میرے منتظَر فضا کو انتظار ہے
زمیں کی شش جہت ، سمک سما کو انتظار ہے

یہ نرگسِ خرد کی چشمِ نم ہے تیری منتظر
دلوں کی دھڑکنوں کی ہر صدا کو انتظار ہے

……☆……

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

ملکہءِ تطہیر

صلواۃ اللہ علیہا

نامِ خالق سے کروں میں ابتدا
جس کی ہو سکتی نہیں مدح و ثنا
بعدہٗ ذکرِ رسولِؐ دوسرا
پھر ہو ذکرِ عترت خیر الوریٰ
ہیں یہ ہادی دو جہاں کے واسطے
راہبر کون و مکاں کے واسطے

ہے عروسِ نظم حیدرؑ کی ثنا
بالیقیں ہیں وہ امامِ اتقیا
ہیں نبیوں کے وہی مشکل کشا
ہیں ملائک کیلئے یہ پیشوا
دو جہاں کا طور ان کے دم سے ہے
اور دمِ عیسیٰ انہی کے دم سے ہے

www.khrooj.com

عرض کرتا ہوں سدا تم سے حزیں
آپ ہی کے دم سے قائم ہے زمیں
آپ ہیں مہر نبوت کے نگیں
گر کرم تیرا نہیں کچھ بھی نہیں
مبدۂ اسلام ہو احساں کرو
ایک ذرہ ، نیّرِ تاباں کرو

دو جہاں پر ہے عنایت آپ کی
مہر و مہ پر ہے سخاوت آپ کی
پھول میں پنہاں طراوت آپ کی
انبیاء کو بھی ہدایت آپ کی
چاند تاروں پر ترے احسان ہیں
مرغزاروں پر ترے احسان ہیں

آپ نے بخشا ہے ہر شے کو اثر
آپ کی ضو سے نکھرتی ہے سحر
حمد کرتے ہیں ترے شیریں ثمر
رات دن رہتی ہے ہر اک کی خبر
وصف ہو سکتی نہیں تیری بیاں
مہر تاباں ، اور یہ ذرہ کہاں

www.khrooj.com

اپنے مقصد کی طرف آتا ہوں میں
فیض تیرے در سے نت پاتا ہوں میں
گیت تیرے رات دن گاتا ہوں میں
واقعہ اک اور سنواتا ہوں میں
اس کے راوی ہیں سلیماں بن بشیر
وہ سناتے ہیں یہ قصہ بے نظیر

مجھ کو مولاؑ نے بلایا ایک دن
شاہِؑ دیں تھے صحن میں جلوہ فگن
مجھ سے فرمانے لگے شاہِؑ زمن
دیں کے مولا والد شاہِ حسنؑ
بات میری سن ذرا اے مرد نیک
تیرے ذمے کام میں کرتا ہوں ایک

آج ہی بغداد ہے جانا تمھیں
کام میرا کر کے ہے آنا تمھیں
راز ہے اک اور بتلانا تمھیں
اہل اس کا میں نے ہے جانا تمھیں
جا کے تم بغداد میں کرنا دھیان
عُمر نامی ایک رہتا ہے جوان

آئی ہیں کافی کنیزیں اس کے پاس
ان کنیزوں میں سے ہو گی اک اداس
پھر بتایا اس کو سارا اقتباس
ان کو لانا ہے یہاں اے حق شناس

لے کے کیسہ زر کا وہ فوراً اٹھا
چل پڑا بغداد کو عبد خدا

جب گیا بغداد میں وہ ذی وقار
ہو گیا وہ راز اس پر آشکار
عَمر سے کہتی تھی بی بی بار بار
غیر محرم تو ہے ، میں ہوں پردہ دار

جب سلیماں نے اسے آگاہ کیا
عَمر بولا ہوں میں راضی بر رضا

جا کے بی بی سے وہ بولا نیک خو
موؐلا کرتے ہیں تمہاری جستجو
آئی بر بی بی کی جو تھی آرزو
خشک تھا جس غم سے بی بی کا لہو

عَمر سے بولی وہ بی بی با صفا
اس کے ہاتھوں بیچ دو بہر خدا

www.khrooj.com

کیسہءِ زر پھر سلیماں نے دیا
ساتھ اپنے اس نے بی بی کو لیا
سامرہ کی سمت فوراً چل پڑا
عرض کی کیا ہے تمہارا واقعہ
آپ آئے کس طرح بغداد میں
مصدرِ فرعونیت بیداد میں

بی بی بولی ہے ملیکہؑ میرا نام
روم کا جو ملک ہے ذی احتشام
میرا دادا اس کا ہے شاہِ مدام
باپ میرا ان کا ہے قائم مقام
دھوم عالم میں ہے جس دربار کی
میں ہوں شہزادی اسی سرکار کی

جب میرے سر سے ہوا بچپن رواں
میرے دادا کو ہوا اس کا دھیاں
کر لیا سامانِ شادی بے گماں
مجھ سے فرمانے لگے اے میری جاں
جو کہ چچا زاد بھائی ہے ترا
تو میری پوتی ہے، وہ پوتا مرا

www.khrooj.com

چاہتا ہوں ہو تری شادی وہاں
جائے یہ محنت نہ میری رائیگاں
ماشا اللہ ہو گئی ہے تو جواں
کر دو شادی کیلئے بس ایک ہاں
ہو چکا ہے کام اب ہر اک تیار
میں ہوئی قصہ یہ سن کر بے قرار

میں رہی خاموش اور مجبور تھی
مرد تھے وہ اور میں مستور تھی
شاہی دادا کی بہت مشہور تھی
بات یہ عالم میں بھی منشور تھی
ختم کرتی ہوں فسانہ ہے طویل
بات طولانی ہے اور وقت ہے قلیل

اس سے جب ہونے لگا میرا بیاہ
جمع تھے ہر مملکت کے بادشاہ
دھوم خوشیوں کی تھی تا حدِ نگاہ
بادشاہ آئے محل میں بے پناہ
تخت زریں درمیاں لایا گیا
اسقفوں کو جلد بلوایا گیا

www.khrooj.com

مجتمع جب ہو گئے سب آدمی
چھا گئی ہر سو انوکھی تازگی
یک بیک گویا قیامت آ گئی
ہو گئی کافور چہروں سے خوشی
سارا سامانِ خوشی ابتر ہوا
تخت زریں مڑمڑا کر گر پڑا

اس کو سمجھا ہر کسی نے فال بد
جو کہ خوشیوں کیلئے کرتے تھے کد
وہ بھی کرنے لگ گئے مجھ سے حسد
وہ میری ہر بات کو کرتے تھے رد
کہتے تھے شادی کی بد نکلی ہے فال
آنے والا ہے مسیحوں پر زوال

بعد اس کے اس کا بھائی اور تھا
عقد میرا اس سے پھر ہونے لگا
پھر مسرت چھا گئی بے انتہا
ڈھول باجے بج رہے تھے جا بجا
قصر شاہی ہو گیا آراستہ
ہو گیا ہر اک بشر پیراستہ

www.khrooj.com

پھر لگایا ایک تخت زر نگار
جس سے تھی اک صنعت حق آشکار
ہو گیا وہ تخت زریں جب تیار
چرخ کرتا تھا وہاں انجم نثار
تخت پر نوشہ کو بٹھلایا گیا
پاپائے روما کو بلوایا گیا

پھر وہ ہیبت سب کا دل دہلا گئی
میں نے سمجھا اک قیامت آ گئی
تیرگی دنیا پہ یک دم چھا گئی
آسماں کانپا زمیں تھرا گئی
گر پڑا وہ تخت اک پل میں تمام
درہم و برہم ہوا سب انتظام

میں اٹھی حجلہ عروسی چھوڑ کر
اپنا رخ سارے جہاں سے موڑ کر
ساری رسمیں اپنے دیں کی توڑ کر
رشتۂِ دل دین حق سے جوڑ کر
دل میرا مسرور تھا اس بات سے
پیار میرا بڑھ گیا اک ذات سے

www.khrooj.com

رک گئی تقریب شادی جس گھڑی
میں محل میں آ کے فوراً سو گئی
پھر بھی میں اتنی صدا دیتی رہی
تلخ میری ہو چکی ہے زندگی
بینا و دانا ہے تو میرے کریم
نحس کہتے ہیں مجھے اہل جہیم

میں نے کی خالق سے یہ آ کر صدا
عاجز و ناچیز ہوں میرے خدا
بے سہاروں کا ہے جب تو آسرا
آپ کر دیں فکر سے مجھ کو رہا
دل قوی ہوتا ہے تیرے ذکر سے
کر مجھے آزاد رنج و فکر سے

میں نے دیکھا نیند میں پھر ایک خواب
آ گئے فخرؑ رسل عالی جناب
عیسیٰ و شمعون بھی تھے ہمرکاب
مجھ سے کرتے ہیں میرے آقا خطاب
تم نہ گھبراؤ کہ ہم ہیں آ گئے
جان لو ابر کرم ہیں آ گئے

www.khrooj.com

ان کو دیکھو جد تری شمعون ہیں
ان کو دیکھو سیدہؑ خاتون ہیں
یہ حسنؑ ہیں جو کہ میرا خون ہیں
ان کے جو دشمن ہیں سب ملعون ہیں
تجھ کو لینے آیا ہوں ان کیلئے
تیری شادی رک گئی جن کیلئے

ان کو پہچانو یہ ہیں عیسیٰ نبی
ان کو دیکھو ہیں یہی مولا علیؑ
باقی جو دس ہیں وہ ہیں میرے وصی
ساتھ ہی پردے میں ہے بنت نبیؐ
پھر یہ فرمایا انہوں نے اے مسیح
مدعا اپنا تو ہے بالکل وضیح

ہنس کے فرمایا کہ اے عیسیٰ نبی
میں سناتا ہوں تجھے حکم جلی
حضرت شمعون ہیں تیرے وصی
یہ ہیں ان کے باغ کی اعلیٰ کلی
مانگتا ہوں اپنے ماہ رُو کیلئے
اپنے اس فرزند خوش خو کیلئے

www.khrooj.com

یہ اشارہ تھا سوئے مولا حسنؑ
میں نے دیکھا جانب غنچہ دہن
تھے مسیح شمعون سے محو سخن
باغِ نبوی کے ہیں یہ سروِ چمن
بولے یہ شمعون ہے مجھ کو قبول
اب کریں تزویج ان کی خود رسولؐ

پھر رسولؐ پاک نے خطبہ پڑھا
عیسیٰ و شمعون بھی شاہد بنا
میں ہوئی حیران کیا ہے ماجرا
جاگنے پر تھی خوشی بے انتہا
کر سکی نہ میں کسی کو اس کا ذکر
زندگانی کی مجھے لاحق تھی فکر

اس طرح گزرے کئی یوں روز و شب
پھر مجھے ہونے لگا جاں کا تعب
ہو گئی بیمار میں تھی جاں بلب
سب نہیں تھے جانتے اس کا سبب
دن بدن ہوتی گئی میں نیم جاں
فکر یہ تھی کب میں پہنچوں گی وہاں

www.khrooj.com

میں نے کی دادا سے اک دن التجا
جو مسلماں قید ہیں ، کر دیں رہا
یہ بھی ممکن ہے ملے مجھ کو صلا
شاید اس ہی سے ملے مجھ کو شفا
میرے دادا نے سنا جب یہ کلام
کر دیئے آزاد وہ قیدی تمام

ہفتہ دو کے بعد دیکھا میں خواب
آئی ہیں یاں سیدہؑ عالی جناب
آ کے مریم نے کیا مجھ سے خطاب
تیرے شوہر ہیں انہیں کے ماہتاب
عسکریؑ ذیشان کی مادر ہیں یہ
معدنِ دیں طاہر و اطہر ہیں یہ

میں لپٹ کر روئی ان سے زار و زار
آپ کے فرزند جو ہیں ذی وقار
جن کے غم میں میں رہی ہوں بے قرار
حال تک میرا نہ پوچھا ایک بار
آئے نہ میری عیادت کیلئے
کیوں نہیں آئے ہدایت کیلئے

www.khrooj.com

ہنس کے بولیں بی بیؑ مجھ سے مرحبا
ایک باعث تھا جو دوں تم کو بتا
کلمہءِ توحید کر دل سے ادا
پھر وہ آئیں گے تجھے ملنے سدا
جب پڑھا کلمہ تو آنکھیں کھل گئیں
کلفتیں ساری کی ساری ڈھل گئیں

پڑھ کے پھر صَلِّ علیٰ سوئی وہاں
عالمِ رویا میں دیکھا یہ سماں
آئے ہیں ملنے مجھے شاہِ جہاں
عرض کی میں نے کہ رہتے ہو کہاں
آپ ملنے بھی نہ آئے کیوں مجھے
ہر گھڑی میں یاد کرتی تھی تجھے

مجھ سے پھر بولے وہ شاہِ نامدار
ہو رہا ہے یاں سے اک لشکر تیار
اور کنیزیں ان میں ہوں گی بے شمار
تم بھی حلیہ ان کا کرنا اختیار
حافظ و ناصر خدا ہے آپ کا
نگہباں خالق سدا ہے آپ کا

www.khrooj.com

نور کے تڑکے ہوا لشکر تیار
میں ہوئی جملہ کنیزوں میں شمار
کر لیا حلیہ انہی کا اختیار
جب ہوئی ان کو مسلمانوں سے ہار
فاتحوں نے پہلے مال و روز لیا
پھر گرفتار آ کے ہم سب کو کیا

یوں ہوئی میں اپنے ہی گھر سے جدا
عُمر تک پہنچی یہی تھا ماجرا
عرض یہ اس دم سلیماں نے کیا
کس نے دی تھی آپ کو عربی پڑھا
بولیں عربی تھی پسند آئی مجھے
اک معلّمہ نے تھی سمجھائی مجھے

سامرہ میں لایا جب وہ نیک خو
پایا بی بیؑ نے کمالِ آبرو
کرتی تھی دن رات جن کی جستجو
جن کی چاہت تھی ، کھڑے تھے رو برو
شہؑ نے فرمایا کہ سن اے پردہ دار
اشرفی دیتا ہوں تجھ کو دس ہزار

www.khrooj.com

کر دیا آزاد میں نے اس کے بعد
جانتا ہوں میں تمہاری روئیداد
زادِ راہ کرتا ہوں میں اس سے زیاد
جاؤ پھر تم سمت روما شاد شاد
کوئی روکے گا نہیں جب جاؤ گی
کہتا ہوں آرام گھر میں پاؤ گی

دوسری جو بات ہے وہ ہے یہی
میرے ماہ رو کی کرو تم زوجگی
ان سے پیدا ہو گا میرا اک وصی
ہو گا بالکل جو کہ ہم شکل نبیؐ
عدل گیتی پر وہ یوں پھیلائے گا
ابر رحمت دہر پر چھا جائے گا

میں نے کی یہ عرض دل مسرور ہے
راج سے یہ نوکری منظور ہے
آپ کی قربت سے ہر غم دور ہے
آپ کی الفت سے دل معمور ہے
میں رہوں گی آپ کے در پاک پر
یہ کریں فیضان مشت خاک پر

www.khrooj.com

لائے مجھ کو گھر میں پھر شاہِ جہاں
گھر میں تھا گویا کہ جنت کا سماں
میں پہنچ کر خوش ہوئی اتنی وہاں
جس طرح عیسیٰ با اوجِ آسماں
جشن کی تیاریاں ہونے لگیں
چرخ برنا ہو گیا سنوری زمیں

ہو گیا میرا بیاہ ذیشان سے
یازدہم مظہر یزدان سے
درد سب جاتے رہے درمان سے
وجد میں انجم تھے شب کی تان سے
میں ہوئی شہزادی ، وہ تھے شاہ دیں
میں تھی مہر روم ، وہ میرے نگیں

جب ہوا شادی کا گھر میں اہتمام
کر رہے تھے خود ملائک انتظام
بٹ رہے تھے بزم میں کوثر کے جام
جامِ کوثر پی رہے تھے خاص و عام
دیکھ کر کوثر کا جامِ لالہ زار
آ گیا گلشن میں لالہ کو خمار

ہو گیا ساماں عروسی جب تیار
تھے سبھی ملبوس وہ جوہر نگار
رقص فرما تھی وہاں صبح بہار
راز جنت ہو گیا تب آشکار
زندگانی میں تھی خوشیوں کی مہک
گوشہءِ دل میں نہ تھی غم کی کسک

یا اِلٰہی یہ دعائیں کر قبول
شاد ہو ملکہ و فرزند رسولؐ
پر مسرت ہو سبھی آلِؐ رسول
اور ہو جعفرؔ کو تمنا کا حصول
پوری جعفرؔ کی یہی فریاد ہو
مادرِؐ شاہؐ زمن آباد ہو

نوٹ

یہ میرے بچپن کی یادگار نظم ہے جس میں میری ذہنی ناپختگی صاف ظاہر ہے لیکن اس کی تصیح اس لئے نہیں کرتا کہ قارئین کمسنی اور جوانی کے کلام میں امتیاز کر سکیں ورنہ اس کی خامیاں میرے سامنے ہیں اور اس نظم کو سنوار بھی سکتا ہوں ...... لیکن مناسب نہیں سمجھتا

جعفرؔ نقوی

www.khrooj.com

يا مولا كريم عجل الله فرجك و صلوات الله عليك

القائم ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی کی مطبوعات

تالیفات وتصنیفات

السیّد مخدوم المخادیم محمدؑ جعفرؑ الزمان نقوی البخاری

(1) انتصارِ مظلوم [اردو مسدس نظمیں]

(2) عرفانِ حجتؑ [شہنشاہ معظم کے اسم حجت عجل اللہ فرجہ الشریف کی شرح پر چودہ خطبات]

(3) کنٹھا المعروف قلندر نامہ [فقر کے موضوع پہ سرائیکی مسدس]

(4) عصمت السیدات [سیدزادی کا کسی غیر سید سے عقد ہرگز جائز نہیں ہے، اس کے متعلق ناقابل تردید دلائل، ثبوت اور حقائق]

(5) گستاخیاں [سادات عظام کے موضوع پہ اصلاحی نظمیں]

(6) طریق المنتظرین [حقوق امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور فرائض مومنین پر ایک جامع کتاب]

(7) دعائے تعجیل فرج

(8) امتیاز العالین عن انواع العالمین

(9) معدن العصمت فی سیرت ام القائم الحجۃ صلواۃ اللہ علیہا

(10) اسرار العبدیات یعنی عملی روحانیات

(11) افکار المنتظرین [غوامض الٰہیات پر خطبات]

(12) The Last Reformer of the World

[دنیا کے تمام مذاہب میں آخری دور میں ایک آنے والی ذات کا تصور]

(13) باادب بامراد

www.khrooj.com

(14) عرفانیے [مدحیہ اردو نظموں قطعات و رباعیات کا مجموعہ]

(15) شرح دعائے عہد

(16) انتصارِ ولایت عصرؑ [کربلا نے ہمیں انصار سازی کا کیا درس دیا ہے؟]

(17) مجالس المنتظرین فی مقتل المظلومین پانچ جلدیں، اُردو، سرائیکی

[محققانہ مجالس، ایک تاریخ، ایک جغرافیہ، ایک روضہ نگاری جو ہزاروں کتابوں سے بے نیاز کر دیں]

(18) نہج المعرفت فی اسماء القائمؑ تین جلدیں [امامؑ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے اسماء مبارکہ پر خطبات]

(19) دین نصرت

(20) مصباحِ شیعت [شیعیت کے اصول وفروع پر جامع کتاب]

(21) وحدانیت مطلقہ [امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے بارے میں مولا امیرؑ المومنین کے چالیس فرامین]

(22) کرچیاں [اردو قطعات، رباعیات، سلام]

(23) کشکول [السید مخدوم محمد باقرالزمان نقوی البخاری المعروف ببلہ سائیں کا سرائیکی مجموعہ کلام]

(24) کاروانِ ادعیہ [بارگاہِ امام عصرؑ میں استغاثے اور دعاؤں کا مجموعہ]

(25) موعود الرسلؑ [دنیا کے تمام مذاہب میں آخری دور میں ایک آنے والی ذات کا تصور]

(26) محسنین اسلام [عقد محسنہ اسلام صلوات اللہ علیہا کے موضوع پر جامع کتاب]

(27) داغ ماتم [فن نوحہ نگاری 4 جلدیں]

(28) عرفانِ امامت

www.khrooj.com

(29) ہیلاں [سرائیکی مسدس]

(30) صحیفہ نصرت [اردو مسدس نظمیں]

(31) کنوزِ قصائد [قصائد پاک و عارفانہ کلام]

(32) لذتِ درد [سرائیکی ڈوہڑے]

(33) زرپارے اقوال و آرٹیکلز

(34) آہیں غزلیات

(35) دہکتے احساس اردو نظمیں

(36) گوہر روحانیات روحانیت پہ مبنی خطبات

(37) زمان پامسٹری ہاتھ کی لکیریں، علم قیافہ

....

مصنف ادیم نقوی

(38) محسن عالم

(39) اہل البیتؑ

(40) خونِ ناحق

(41) مشعلِ نور

(42) ہل من ناصر ینصرنا

(43) جاہلیت کی موت

(44) مدح اولیاء

(45) راہِ ارم

(46) مجالس الصادقین

(47) الحسینؑ والبکاء

www.khrooj.com

مصنف ابوالفارق واسطی

(48) تعلیم الاسلام

(49) جامع الانوار

(50) انوارالایقان

مصنف ابومنصور

(51) القرآن..........مترجم

(52) تعلیم بذریعہ ادعیاء معصومینؑ

(53) عرفان

(54) حقائق واسرار

(55) دعائے ابوحمزہ ثمالی

(56) امت منقاد

(57) جادہ منزل

(58) نشانِ منزل

(59) ''سرِخودی'' (علامہ اقبال کے اشعار کی تشریح)

مصنف شبیر بلگرامی

(60) سورۃ فجر اور کربلا

(61) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن حکیم کے متعلق غیر مسلم مشاہیر کی آراء

(62) غم حسینؑ اور تزکیہ نفس

www.khrooj.com

(63) مکتوب غم

(64) Grief Purifies The Self

(65) Beacon Light

(ادیم نقوی کی الہامی نظم ''مشعل نور'' کا انگریزی ترجمہ)

(66) Glories of Belief

(ادیم نقوی کی معرکۃ الآراء کتاب ''انوار ایقان'' کا انگریزی ترجمہ)

(67) The First Word of Islam

(ادیم نقوی کی کتاب ''اسلام کا پہلا کلمہ'')

مصنفہ عذرا مسعود

(68) رموز

مصنف حکیم سید محمود گیلانی

(69) ایلی علیہ السلام

مترجم لیفٹیننٹ کرنل (ر) مظفر علی ہمدانی

(70) ''پھر حضرت علی آئے'' یہ ترجمہ ہے ڈی۔ایف۔کراکا کی کتاب Then Came Hazrat Ali کے دو ابواب 19، 21 کا ہے اور اسی مصنف کے ایک مضمون کا بھی جو بمبئی کے انگریزی جریدے ''کرنٹ'' 23 ستمبر 1976ء کی اشاعت میں ''علیؑ عظیم کے روضہ نجف میں آج بھی معجزے ہوتے ہیں'' کی سرخی کے تحت شائع ہوا

www.khrooj.com